بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (الضحیٰ ۱۱)

اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو

ولی نعمت مسعودِ ملت

محمد علی عبداللہ سومرو نقشبندی مجددی مسعودی

ناشر

مدرسہ سومرو شوراسٹر

[illegible] (سندھ)

(۱۴۲۶ھ / ۲۰۰۵ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (الضحٰی:۱۱)

(اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو)

ولی نعمت مسعودِ ملت

محمد علی عبداللہ سومرو نقشبندی مجددی مسعودی

ناشر

مدرسہ سومرو شوراسٹر

جماعت خانہ، جوناگڑھ، محلہ، بلدیہ ٹاؤن، کراچی (سندھ)

(۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء)

جملہ حقوق محفوظ بحق ناشر

نام کتاب............... ولیِ نعمت مسعودِ ملت

تحریر.................. محمد علی عبداللہ سومرو مسعودی

نظرثانی............... صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد

تقدیم................. ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

حروف ساز.............. سید شعیب افتخار مسعودی، محمد عدیل

صفحات................ ۹۶

سنہ اشاعت............ ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء

ناشر.................. مدرسہ شوراسٹر سومرو جماعت بلدیہ ٹاؤن کراچی

تعداد................. ایک ہزار

ھدیہ..................

ملنے کے پتے

۱۔ ادارۂ مسعودیہ ۲/۶، ۵۔ ای ناظم آباد، کراچی۔ فون نمبر ۶۶۱۴۷۴۷

۲۔ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز۔ ضیاء منزل (شوگن مینشن) آف محمد بن قاسم روڈ، کراچی۔ فون نمبر ۲۲۱۳۹۷۳۔۲۶۳۳۸۱۹

۳۔ فرید بک اسٹال: ۳۸۔ اردو بازار، لاہور۔ فون نمبر ۷۳۱۲۱۷۳

۴۔ ضیاء القرآن: ۴۔ انفال سینٹر، اردو بازار، کراچی۔ فون ۲۲۱۰۲۱۲۔۲۶۳۰۴۱۱

۵۔ مکتبہ غوثیہ: پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ، پولیس چوکی محلہ فرقان آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون نمبر ۴۹۱۰۵۸۴۔۴۹۲۶۱۱۰

۶۔ مکتبہ الجامعہ نقشبندیہ بستان العلوم: کنڈہالہ (مجاہد آباد) براستہ گجرات، آزاد کشمیر

فہرس

۱۔ منقبت — پروفیسر فیاض احمد کاوش علیہ الرحمہ ۴

۲۔ تاثرات — مولانا جاوید اقبال مظہری ۵

۳۔ منقبت — غلام مصطفےٰ مجددی ۸

۴۔ تقدیم — ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری ۹

۵۔ ولیِ نعمت مسعودِ ملت ۱۳

۶۔ اختتامیہ — محمد علی سومرو مسعودی ۹۴

۷۔ منقبت — سید عارف محمد محمود رضوی ۹۷

بحضور حضرت مسعود ملت

☆☆

حضرت مسعودِ ملت افتخارِ سنیت
پیکرِ حُسنِ عمل، سرمایۂ روحانیت
شخصیت ہے آپ کی علمِ طریقت کی کتاب
آپ ہیں گویا دبستانِ شریعت کا نصاب
آپ ہیں علمِ تصوف کے وہ بحرِ بیکراں
آپ سے ہے نقشبندی فیض کا دریا رواں
آپ کا سایہ مریدوں پہ ہے گویا سائبان
آپ کی محفل میں ہوتا ہے بہاروں کا سماں
آپ ہیں اسرارِ علمِ معرفت کے راز دار
آپ کے طرزِ طریقت کا شریعت پر مدار
آپ کی تلقین ہے اِک جادۂ منزل نشاں
آپ کی تبلیغ اِک دفترِ حُسنِ بیاں
بارشِ نورانیت ہم پر یونہی دائم رہے
آپ کی شفقت، محبت تا ابد قائم رہے
شیخ احمد کے گلستاں کے گُلِ تر آپ ہیں
کاوشِ خستہ کو غم کیا، بندہ پرور آپ ہیں

(حضرت پروفیسر فیاض احمد کاوش علیہ الر؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تاثرات

حضرت مولانا جاوید اقبال مظہری

○

قرآن کریم محبوبوں کے ذکر سے بھرا ہوا ہے، قرآنِ کریم کھولتے ہی محبوبوں کا ذکر شروع ہو جاتا ہے، نماز کی ابتداء میں سورہ فاتحہ کی تلاوت کے ساتھ ہی' محبوبوں کا ذکر اذکار شروع ہو جاتا ہے اور اختتام بھی محبوبوں کے ذکر پر ہوتا ہے...... محبوبوں کا ذکر کرنا بڑے سعادت کی بات ہے اور وہ بھی مُرشد کامل کا ذکر، اور مرشد کامل بھی ایسا جو رہبر شریعت ہو، شہبازِ طریقت ہو، صاحبِ علم وعرفان ہو، انبیاء علیہم السلام کے علوم کا وارث ہو، جس کے علم وفضل کا چرچا اکنافِ عالم میں ہو اور احیاء دین سے متعلق جس کے تجدیدی کارناموں کا ساری دنیا میں اعتراف کیا جاتا ہو اور جس کو مجدد مأۃ حاضرہ تسلیم کیا جاتا ہو، جس کی ذاتِ گرامی اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا فاضلِ بریلوی علیہ الرحمہ پر اتھارٹی ہو اور دنیا جس کو رضویات کا بین الاقوامی ماہر یعنی ''ماہر رضویات'' تسلیم کرے۔ جس کی رگ رگ مجددی نسبت سے سرشار ہو اور جس کی نگرانی میں ''جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی'' کے عظیم انسائیکلوپیڈیا پر ایک ایسا علمی، تحقیقی اور تاریخی کام مکمل ہوا ہو، جس کی اشاعت کا انتظار ساری دنیا کرے...... بلاشبہ وہ عظیم ہستی حضرت مجدد الف ثانی پر نہ صرف اتھارٹی ہے بلکہ

نائب امام ربانی بھی ہے جس کی تعظیم و توقیر تمام سلاسل کے علماء و مشائخ اور مریدانِ باصفا کریں، جو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ کا شیخ طریقت' اپنے جدِ امجد اعلیٰ حضرت فقیہ الہند شاہ محمد مسعود محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا مظہر اور اپنے والد ماجد اور مرشد کریم حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ کی آرزوں و تمناؤں کی مراد باصفا ہو اور سب سے بڑھ کر سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ہو...... جس کو دنیا محسنِ اہلسنت، تاجدارِ اہلسنت، نبھانی العصر سعادتِ لوح وقلم اور مسعود ملت کے القاب سے یاد کرتی ہو یعنی طریقت پناہ حضرت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد دامت برکاتہم العالیہ......

حضرت قبلہ مسعود ملت کی سیرت وکردار اور فضائل وکمالات پر تقریباً بیس سال سے صاحبانِ علم وفضل اپنے قلم کے جوہر دکھا رہے ہیں، جن میں برادرم محمد عبد الستار طاہر سرفہرست ہیں جبکہ درج ذیل تصانیف / تالیفات منظرِ عام پر آ چکی ہیں۔

۱...... جہانِ مسعود، مرتبہ آر بی مظہری

۲...... منزل بہ منزل، مرتبہ عبد الستار طاہر

۳...... تخصصات حضرت مسعود ملت، مرتبہ عبد الستار طاہر

۴...... تذکارِ مسعود ملت، مرتبہ عبد الستار طاہر

۵...... حضرت مسعود ملت کے آثارِ علمیہ، مرتبہ صاحبزادہ ابو السرور محمد مسرور احمد

۶...... مکاتیب مسعودی، مرتبہ عبد الستار طاہر

۷...... مکتوبات حضرت مسعود ملت بنام جاوید اقبال مظہری، مرتبہ عبد الستار طاہر

۸...... امام احمد رضا اور مسعود ملت: نبیلہ اسحٰق چودھری

۹...... ڈاکٹر محمد مسعود احمد اور نثرِ اردو: ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی

۱۰...... پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، (مقالۂ ڈاکٹریٹ) حیات، علمی اور ادبی خدمات ڈاکٹر اعجاز انجم لطیفی

برادرم جناب محمد علی سومرو مسعودی قابل مبارکباد ہیں جو اپنے پیرومرشد حضرت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کے تذکرہ نگاروں میں شامل ہوگئے ہیں وہ اپنے مرشدِ کریم سے قوی نسبت رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنے مشاہدات کو صفحہ قرطاس کی زینت بنایا اور کتاب کا نام

''ولی نعمت مسعود ملت''

رکھا...... مرشد کریم اللہ کی عظیم نعمت ہے کیونکہ وہ کائنات کی سب سے بڑی نعمتِ عظمٰی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشقِ صادق اور متبع شریعت ہوتا ہے...... اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایسا مرشدِ کریم تمام طالبینِ طریقت کو عطا فرمائے، آمین اور برادرم محمد علی سومرو مسعودی کو اپنی محبت اور معرفت عطا فرمائے اُن کے قلب کو نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے روشن فرمائے اور الفتِ مرشد سے شاد وآباد رکھے۔

آمین

احقر العباد

جاوید اقبال مظہری

(خلیفۂ حضرت مسعود ملت

خاکپائے خانوادہ مسعودیہ مظہریہ)

۲۰ ر فروری ۲۰۰۵ء

۱۰ ر محرم الحرام ۱۴۲۶ھ

حضرت مسعود کے نام

☆☆

اے کہ مسعود ومکرم قوم کے درد آشنا
بالیقیں تو ہے شریک زُمرہ لایَحزَنُونْ
شہسوارِ عرصۂ تحقیق تیری ذات ہے
توڑ ڈالا ہے قلم نے تیرے بدعت کا فسوں
پڑرہی ہے نت نئی دُنیاؤں پر تیری نظر
تُو ہے شاہیں فضائے آسمانِ نیلگوں
تیرا نقشِ پا ہے راہِ حُریّت کا سنگِ میل
تیرا اندازِ وفا ہے وجہ آرام وسکون
ہوگئی ہے آشنائے رازِ تسلیم ورضا
عقل کو جب سے سکھائے تُونے آداب جنوں
ہو فلسطیں، وادیٔ کشمیر ہو، افغان ہو
اہلِ حق ہیں پنجۂ کفار میں صیدِ زبوں
درد بڑھتا جارہا ہے زندگی بے چین ہے
کچھ تو ہو اے چارہ گر اب مرہم زخم دُروں
حضرتِ والا غلامِ مصطفٰے ہوں بے نوا
آنسوؤں میں ڈھل رہے ہیں خواب کیا لکھوں
السّلام اے اہلِ سُنّت کے نقیب بے مثال
السّلام اے عاشقِ محبوبِ ربِّ ذوالجلال

(احقر.....غلام مصطفٰی مجددی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

صدائے محبت

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

○

ہرکس کہ کمالِ اولیاء را نہ شناخت
ایں نعمتِ خاص بے بہارا نہ شناخت
پس شکر نہ گفت و حبِ ایشان گزید
میزاں بہ یقیں کہ او خدا را نہ شناخت

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے ایک فردِ کامل محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں.....

جب انسان اہلِ کمال کی صحبت اور عارفوں کے دیدارِ جمال سے بہرہ ور ہو جائے تو اُن بزرگوں کے حالات سے باخبر رہنا بھی باعثِ ہمت افزائی اور تاریکیوں کو دور کرنے والا ہے..... ان کے حالات سے واقف ہونے سے بھی وہی اثر ہوتا ہے جو اُن کی صحبت سے، کیوں کہ درحقیقت یہ بھی اُن کی صحبت میں رہنے کے مترادف ہے اس لیے کہ جمال کدورتِ انسانی اور صورتِ عنصری کے حجاب سے زیادہ صاف ستھرا ہے، اگر حسنِ عقیدہ ہو تو ہر چیز مشاہدہ بن جاتی ہے، اسی وجہ سے ہر زمانے میں بزرگوں کے اخلاق وعادات کو ضبطِ تحریر میں لاکر محفوظ کرلیا

جاتا ہے...... اس سے طمانیت اور عبرت ونصیحت کے علاوہ اور بھی بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں جن میں سب سے پہلا یہ ہے کہ اولیائے کرام کا وجود ایک ہمہ گیر ''رحمت'' اور ''عام نعمت'' ہے اور بموجب حکم خداوندی

وَاَمَّا بِنِعْمَتِہٖ رَبِّکَ فَحَدِّثْ

(اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو)

ان بزرگوں سے محبت رکھنا اور ان کے حالات بیان کرنا دراصل اس عظیم نعمت کا شکر بجالانا ہے

(اخبار الاخیار (مترجم) مطبوعہ کراچی، ص ۲۸)

پیش نظر کتاب کی تدوین میں یہی جذبہ کارفرما نظر آتا ہے...... کتاب کیا ہے ایک محب صادق کی ''صدائے محبت'' ہے، ہر جگہ محبوب کی جلوہ گری ہے...... کوئی ترتیب نہیں، دیوانگی وجنوں میں جو دل میں آیا لکھتے چلے گئے...... کتاب کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ مؤلف نے اپنے موضوع پر بہت کچھ پڑھا بھی ہے اور دیکھا بھی ہے...... جگہ جگہ اہل علم اور اہل محبت کے تاثرات ہیں جوش جنوں حوالوں کی اجازت نہیں دیتا مگر پھر بھی اہتمام کیا گیا ہے...... مضامین میں تسلسل نہ ہونا وارفتگی کی علامت ہے اور اس عدم تسلسل کی وجہ سے کتاب کی فہرس بنانا بھی ممکن نہیں، مضامین آپس میں گندھے ہوئے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے باتیں کر رہے ہیں...... تحریر میں خلوص شامل ہے اس لیے کتاب تاثیر سے خالی نہیں...... حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی بھرپور انداز میں اپنے موضوع کے حوالے سے ذکر کیا ہے......

یہ کوئی باقاعدہ سیرت یا سوانح کی کتاب نہیں بلکہ مشاہدات وخیالات کے گلہائے رنگارنگ کا ایک حسین گلدستہ ہے جسے برادرم محمد علی سومرو مسعودی نے ''ولیِ نعمت مسعودِ ملت'' کے نام سے سجا کر اہل محبت کو محظوظ کرنے کا سامان کیا ہے اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ موصوف کی اپنے مرشد سے قوی نسبت ہے، نسبت نے

قطرہ کو دریا اور ذرّے کو صحرا بنادیا..... نسبت نے حضرت بلال حبشی کو کہاں سے کہاں پہنچادیا (رضی اللہ عنہ)..... نسبت نے ایک پتھر (حجر اسود) کو سب کی آنکھوں کا تارا بنادیا..... نسبت بڑی چیز ہے......

حضرت مسعود ملت سیدی استاذی پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کو بھی بڑی بڑی نسبتیں حاصل ہوئیں اور ان نسبتوں نے کہاں سے کہاں پہنچادیا...... دیگر نسبتوں سے قطع نظر آپ کے نام نامی اسم گرامی ''مسعود'' کو حضرات پنجتن سے عددی نسبت ہے کہ ''پنجتن'' میں پانچ حرف ہیں (پ + ن + ج + ت + ن) اور ''مسعود'' میں بھی پانچ حرف ہیں (م + س + ع + و + د)

پنجتن سے عیاں ہے اس کا جمال
وہ انہی آئینوں میں رہتا ہے
(رشید)

غور کریں تو پانچ حرف کائنات کی ہر شے میں جلوہ گر ہیں، جناب رشید وارثی نے اپنی ایک مسدس میں بہت پیارے انداز میں کائنات کی ہر شے کا جائزہ پیش کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ پانچ حرف کی نسبت بڑی عظیم نسبت ہے چند بند ملاحظہ فرمائیں۔

ہیں مصطفیٰ میں اور رسالت میں پانچ حرف
اور مرتضیٰ میں پانچ نیابت میں پانچ حرف
ہیں فاطمہ میں اور طہارت میں پانچ حرف
حسنین میں ہیں پانچ سیادت میں پانچ حرف
یہ پانچ نام کیسے جمیع الصفات ہیں   عزو شرف میں حاصل کل کائنات ہیں

بوبکر میں ہیں پانچ صداقت میں حرف پانچ
فاروق میں ہیں پانچ عدالت میں حرف پانچ
عثمان میں ہیں پانچ سخاوت میں حرف پانچ
اور شیر حق میں پانچ شجاعت میں حرف پانچ

اصحاب میں ہیں پانچ خلافت میں پانچ حرف آل نبی میں پانچ امامت میں پانچ حرف

اسلام کے ہیں پانچ تو کردار کے ہیں پانچ
اخلاق کے ہیں پانچ تو تلوار کے ہیں پانچ
ہیں قافلہ کے پانچ تو سالا ر کے ہیں پانچ
کل انبیاء کے پانچ تو سرکار کے ہیں پانچ

جبریل میں ہیں پانچ صحائف میں پانچ حرف اوراد میں ہیں پانچ وظائف میں حرف پانچ

(رشید وارثی، خوشبوئے التفات، مطبوعہ کراچی)

ماشاء اللہ نہ صرف حضرت مسعود ملت کے اسم گرامی کو یہ نسبت حاصل ہے بلکہ آپ کے فرزند و جانشین صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد زید عنایۃ کے اسم گرامی ''مسرور'' میں بھی پانچ حرف (م + س + ر + و + ر) ہیں...... مرتب برادرم محمد علی سومرو مسعودی زید حبہٗ کے عرف ''سومرو'' میں بھی پانچ حرف (س + و + م + ر + و) ہیں اور زہے نصیب کہ راقم الحروف کے نام ''اقبال'' میں بھی پانچ حرف (ا + ق + ب + ا + ل) ہیں...... سبحان اللہ! غور کیا تو معلوم ہوا کہ پیش نظر رسالے کا نام ''ولی نعمت مسعود ملت'' کے ۱۵ حروف بھی پانچ پر پورے پورے تقسیم ہو رہے ہیں جو کہ مرتب کی نسبت قوی ہونے کی علامت ہے۔

(و ل ی ا ن ع   م ت م س ع   و د م ل ت)

۵   ۵   ۵

مولائے کریم ان کی نسبت کو اور قوی سے قوی فرمائے اور ان کی کاوش کو مقبول فرما کر اسے اہل محبت کی نسبتیں قوی کرنے کا ذریعہ بنائے۔ آمین

۹ رجنوری ۲۰۰۵ء

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری
ایل۔۳۱۷/۵۔بی۔۲ نارتھ کراچی
کراچی۔۷۵۸۵۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولی نعمت مسعودِ ملت

○

سعادت لوح وقلم' ماہر رضویات' نائب مجدد الف ثانی' مجدد مأۃ حاضرہ' مسعودِ ملت' سیدی مرشدی حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد دامت برکاتہم العالیہ دورِ حاضر کی ایک عظیم علمی' دینی' ادبی اور روحانی شخصیت ہیں' آپ اُس خاندان کے چشم و چراغ ہیں جو علمی' دینی و روحانی وجاہت میں اپنی مثال آپ تھا...... آپ کے خاندان میں شروع سے ہی عالم فاضل علماء و مشائخ ہوتے آئے ہیں...... آپ کے والد ماجد شیخ الاسلام مفتیٔ اعظم ہند حضرت شاہ محمد مظہر اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م۔ ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء) چودھویں صدی ہجری کی ایک عظیم علمی و روحانی شخصیت تھے...... مفتیٔ اعظم علیہ الرحمہ ایک جلیل القدر عالمِ دین اور محدث وقت تھے، تقویٰ و پرہیزگاری میں بے مثال تھے، آپ کی حیات طیبہ کا ہر پہلو سُنتِ مبارکہ کا چلتا پھرتا نمونہ تھا، عظیم المرتبت، فقید المثال عارف اور شیخ طریقت تھے، آپ اہلِ سنت و جماعت کے علماء و مشائخ کا مرجع تھے، آپ کے پاس بڑے بڑے علماء و مشائخ آتے اور فیض حاصل کرتے، آپ کا بہت ہی ادب و احترام کرتے تھے...... آپ دہلی کی مشہور مسجد جامع فتح پوری کے امام و خطیب تھے، یہ فرائض تقریباً ستر سال تک سر انجام دیئے، آپ فتویٰ نویسی میں بھی مہارت رکھتے تھے، آپ کے فتاویٰ پاک و ہند میں اور بڑی بڑی عدالتوں میں بھی تسلیم کیے جاتے تھے، آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ

''فتاویٰ مظہریہ'' کے نام سے تین جلدوں پر مشتمل شائع ہو چکا ہے۔ فتاویٰ مظہریہ کے مطالعہ کرنے سے آپ کے علم وتقویٰ کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے، آپ کی روحانی شخصیت سے ہر کوئی متاثر ہوتا تھا، آپ نے بے شمار غیر مسلموں کو بھی مشرف با سلام کیا، مفتیٔ اعظم علیہ الرحمہ علوم منقولہ ومعقولہ سے آراستہ تھے اور علم الفرائض، علم توقیت میں خاص مہارت رکھتے تھے...... فسادات کے زمانے میں (۱۹۴۷ء) جب دہلی ویران ہورہی تھی تو آپ نے اپنے صبر واستقامت سے آباد رکھا، آپ کے فتاویٰ اور مکاتیب زندگی کیلئے رہنما اصول فراہم کرتے ہیں...... حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کی ولادت شریف ۱۵/رجب المرجب ۱۳۰۳ھ مطابق ۲۱/اپریل ۱۸۸۶ء کو دہلی ہی میں ہوئی، اور وصال مبارک ۱۴/شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ ۲۸/نومبر ۱۹۶۶ء کو ہوا...... اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

حضرت مسعود ملت دامت برکاتہم العالیہ کے جدامجد بھی اپنے وقت کے فقیہ ومحدث تھے...... فقیہ الہند اعلیٰ حضرت شاہ محمد مسعود محدث دہلوی علیہ الرحمہ (م ۱۳۰۹ھ/۱۸۹۱ء) کی شان ومنزلت کا تو اُن القاب سے بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے، جو ان کے پیرو مرشد، پیر برحق حضرت سید امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۸۲ھ/۱۸۶۵ء) نے مکتوب گرامی میں ارشاد فرمائے......

''مظہر صفاتِ ربانی' موردِ اخلاقِ سبحانی، صدر مسندِ ارشاد وہدایت' جامع نعوت ولایت فضائل وکمالات مرتبت''[۱]...... آپ کوئی معمولی شخصیت نہ تھے، اپنے دور کے ایک سچے عاشقِ رسول تھے، ایک ولیٔ کامل اور عظیم عارف تھے، آپ اُن عظیم علماء وصوفیہ میں تھے جنہوں نے چالیس سال تک اپنے علم وفضل اور روحانیت سے دہلی کی سرزمین کو منور رکھا...... اعلیٰ حضرت شاہ محمد مسعود محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ۱۲۵۰ھ/۱۸۳۴ء کو ہوئی، جب ۱۸۵۶ء میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے تو اعلیٰ حضرت شاہ محمد مسعود محدث دہلوی

رحمۃ اللہ علیہ علوم نقلیہ اور عقلیہ سے فارغ ہو چکے تھے۔ آپ مسجد جامع فتح پوری کے امام وخطیب تھے، اور اس سے پہلے یہ سلسلہ آپ ہی کے سسرال میں شاہان مغلیہ کے عہد سے چلا آرہا تھا اور آپ سے ہوتا ہوا اب مفتی اعظم دہلی حضرت علامہ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد دامت برکاتہم العالیہ تک پہنچا' آپ حضرت مسعود ملت کے بھتیجے ہیں اور مسجد جامع فتحپوری، دہلی کے شاہی امام وخطیب، اعلیٰ حضرت محمد مسعود شاہ محدث دہلوی نے ہی مسجد فتح پوری میں خانقاہ مسعودیہ کی بنیاد قائم کی اور یہ سلسلہ پاکستان میں حضرت مسعود ملت سے جاری وساری ہے، آپ سارے عالم کو علمی اور روحانی فیض سے مستفیض فرمار ہے ہیں......

بیشک آج آپ کی علمی دینی وادبی خدمات سے سارا جہاں فیض حاصل کر رہا ہے...... بلاشبہ آپ نے کتابوں کے ذریعے لوگوں کو دین کی طرف گامزن کیا اور کر رہے ہیں۔ بے شمار لوگ آپ کی کتابوں کے شیدائی ہیں' بہت ہی شوق و ذوق سے کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ جہاں آپ اپنے ملفوظات سے لوگوں کو دین کی طرف راغب کر رہے ہیں وہاں اپنی روحانی تربیت سے بھی لوگوں کو دین اسلام کی طرف گامزن کر رہے ہیں...... آپ سب سے محبت فرماتے ہیں اور ساتھ ہی شفقت سے بھی پیش آتے ہیں۔ سب کا خیال فرماتے ہیں' چاہے وہ مریدین ہوں، چاہے وہ آپ کے احباب و رشتے دار ہوں...... حضرت مسعود ملت کے سب برادران عالم و فاضل تھے اور برادرزادگان عالم و فاضل ہیں، الحمدللہ آج آپ علوم قدیمہ وجدیدہ کے جامع اور اپنی تحقیقی وتخلیقی تصنیفات وتالیفات کے سبب دُنیائے علم ودانش اور اپنے ہم عصروں میں نہایت محترم اور قدآور شخصیت کے مالک ہیں...... بلکہ یوں کہئے کہ آج آپ کی ذات گرامی اور علمی وادبی شخصیت سوادِاعظم اہلسنت کیلئے ایک نعمتِ خداوندی ہے، آج سے چالیس برس پہلے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبۂ دینیات کے صدر اور ڈین پروفیسر ڈاکٹر محمد رضوان اللہ مرحوم نے مسعودِ ملت کو لکھا تھا اور حق لکھا تھا!......

''یوں ہی کسی کی تعریف کرنا قطعاً میرا شیوہ نہیں مگر اس پورے خاندان میں خدا کے فضل سے جو راہ آپ نے اختیار کی ہے وہ تمام برادران میں ایک ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔ آپ نے مولوی نہ ہو کر جو مولوی کا حق ادا کیا ہے اس کا اجر انشاء اللہ آپ کو ضرور ملے گا''۔ [۲]

حضرت مسعود ملت کے ملفوظات شریف اور صحبت سے ہزاروں بھٹکے ہوئے لوگ فیض پا رہے ہیں...... آپ کی ولادت باسعادت ۱۳۴۸ھ / ۱۹۳۰ء کو دہلی کی مقدس سرزمین میں ہوئی، آپ نے قرآن کریم اور عربی و فارسی کی کتابیں اپنے والد ماجد حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ قدس سرہ العزیز اور مدرسہ عالیہ مسجد فتحپوری، دہلی میں پڑھیں حضرت مسعود ملت ۱۹۵۶ء میں اپنے والد ماجد علیہ الرحمہ سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ میں بیعت ہوئے، خلافت و اجازت نقشبندیہ مجددیہ میں حضرت مفتی محمد محمود الوری رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہے، سلسلہ عالیہ قادریہ میں حضرت پیر سید زین العابدین شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت و خلافت حاصل ہے، بیعت آپ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ میں فرماتے ہیں،......

آپ کو ۱۹۹۱ء میں حج اکبر کی سعادت حاصل ہوئی پھر پانچ بار عمرہ شریف کی سعادت نصیب ہوئی...... ۱۹۹۴ء میں مدینہ طیبہ حضرت علامہ سید محمد علوی مالکی مکی سے خرقہ اِلبَاس کا اعزاز بھی حاصل ہوا، حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ حضرت علامہ سید محمد علوی مالکی مکی اب تک بے شمار کتابیں تحریر فرما چکے ہیں اہم بات یہ ہے کہ حضرت مسعود ملت سے آپ نے تنہائی میں رات ۱۲ بجے تفصیل سے ملاقات فرمائی، حضرت سید محمد علوی مالکی مکی فرماتے تھے، ''حضرت مسعود ملت ایک نورانی بزرگ ہیں، اُن کے چہرۂ مبارک پر بہت ہی نور ہے'' ...... بہرحال آپ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ کے جام پلا پلا کر عالم اسلام کو سیراب

کر رہے ہیں، آپ کی حیاتِ مبارکہ سنت کا کامل نمونہ اور اسلاف کرام کی یادگار ہے، آپ چلتے پھرتے ایک اسوۂ حسنہ نظر آتے ہیں، آپ کو دیکھ کر کوئی بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا......

○

حضرت مسعود ملت نے ۱۹۴۰ء میں مدرسہ عالیہ مسجد فتحپوری دہلی میں داخلہ لیا اور باقاعدہ علوم عربیہ کی تحصیل شروع کی، حضرت مفتیٔ اعظم علیہ الرحمہ سے رہنمائی حاصل فرمائی، مدرسہ مذکورہ میں تقریباً چار سال عربی علوم وفنون کی تحصیل کے بعد ۱۹۴۵ء میں اورینٹل کالج مسجد فتح پوری دہلی میں داخل ہوکر دو سال فارسی زبان وادب کی سند حاصل کی، ۱۹۴۸ء میں آپ نے مشرقی پنجاب یونیورسٹی (سولن) سے منشی فاضل کا امتحان پاس کیا، سترہ سال کی عمر میں علوم عربیہ اور فارسیہ سے فارغ ہوئے۔ ۱۹۵۲ء میں پنجاب یونیورسٹی، لاہور سے میٹرک کا امتحان پاس کیا، ۱۹۵۳ء میں یونیورسٹی سے ادیب فاضل کا امتحان پاس کیا، پھر انٹرمیڈیٹ کا...... ۱۹۵۶ء میں، پنجاب یونیورسٹی سے بی۔اے، کے امتحان میں کامیابی حاصل فرمائی پھر اسی سال سندھ یونیورسٹی میں آپ نے ایم۔اے اُردو کا داخلہ لیا اور ۱۹۵۸ء میں سندھ یونیورسٹی میں آپ سب سے اوّل آئے، جس کے صلے میں گورنر مغربی پاکستان کی طرف سے گولڈ میڈل دیا گیا، اور وائس چانسلر کی طرف سے سلور میڈل دیا گیا...... آپ نے ۱۹۷۱ء میں ''قرآن پاک کے اُردو تراجم وتفاسیر'' کے عنوان سے ایک ضخیم مقالہ پیش کر کے سندھ یونیورسٹی سے پی۔ایچ۔ڈی (Ph.d) کی سند حاصل فرمائی......

آپ نے ۱۹۵۸ء میں گورنمنٹ کالج میر پور خاص سے بحیثیت لیکچرار ملازمت کا باقاعدہ آغاز فرمایا اور تھوڑے ہی عرصے میں اپنی علمی صلاحیتوں کے سبب پرنسپل کے عہدہ پر فائز ہوئے، آپ سندھ اور بلوچستان کے مختلف کالجوں میں پرنسپل

کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیتے رہے، اور مختلف یونیورسٹیوں کے ممتحن اور تعلیمی بورڈوں کے ممبر رہے، پبلک سروس کمیشن کے بھی ممتحن رہے۔ آجکل شاہ عبداللطیف یونیورسٹی، خیر پور اور کراچی یونیورسٹی کراچی کے شعبہ اسلامک اسٹڈیز اور شعبۂ اردو کے ڈائریکٹر ریسرچ ہیں...... حضرت مسعودِ ملت کو دینی و علمی خدمات پر پانچ گولڈ میڈل، ایک سلور میڈل اور دیگر تمغات وانعامات سے بھی نوازا گیا اور اس کے علاوہ صدر پاکستان کی جانب سے اعزازِ فضیلت ایوارڈ (۱۹۹۲ء) سے بھی نوازے گئے، مگر آپ کبھی خود یہ ایوارڈ لینے نہ گئے" کیونکہ آپ کی توجہ صرف اللہ و رسول کی طرف تھی، یہی فرماتے کہ یہ تو دنیاوی ایوارڈ ہیں اور یہیں کے ہوکر رہ جاتے ہیں...... ۱۹۹۱ء میں ایڈیشنل سیکریٹری (اکیڈمک) وزراتِ تعلیم سندھ کے منصب پر فائز ہوئے اور ۱۹۹۲ء میں ریٹائر ہوئے اور خود کو خدمتِ دین کے لیے وقف کر دیا...... کالج و یونیورسٹی کے مصروفیات کے باوجود آپ نے علمی و دینی خدمات کو ہمیشہ جاری وساری رکھا...... کالجوں میں بھی طالب علموں کو ہمیشہ دین کی تعلیم فرماتے تھے، یہی وجہ تھی کہ اساتذہ وطالب علم آپ کے علمی وروحانی اثرات سے بہت ہی متاثر ہوتے، اور آپ کا بہت ہی ادب و احترام کرتے، درحقیقت آپ کی تربیت نے بھی انہیں بہت متاثر کیا، بلکہ یوں کہیے آپ نے بھی اپنی روحانی ونورانی تربیت واثرات سے انہیں دین کی طرف گامزن کیا...... کالج کے اساتذہ کرام، طلباء اور دوسرے ملازمین بھی آپ کے حسنِ خلق اور حسنِ انتظام کے اس قدر گرویدہ تھے کہ بعض حضرات نے تو یہاں تک فرمادیا تھا کہ:......

"یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے خلافتِ راشدہ کا دور آ گیا ہو"...... دیکھا جائے تو انہیں آپ کی نورانی شخصیت نے بے انتہا متاثر کیا، اور ماشاءاللہ آپ کے اندازِ تبلیغ نے بھی سب کو بے حد متاثر کیا اور اللہ اللہ! اندازِ گفتگو نے تو انہیں آپ کا دیوانہ بنا رکھا تھا...... اس کے علاوہ آپ کی محبت وخلوص سے بہت ہی متاثر ہوتے

آپ سے بے پناہ محبت وعقیدت رکھتے، بلکہ یوں کہیے کہ آپ کے اندازِ تبلیغ سے آپ کے سچے عقیدت مندوں میں شامل ہو چکے تھے...... بلکہ ایک عالم دین نے تو حضرت مسعودِ ملت کی شخصیت سے متاثر ہو کر یہاں تک فرمایا کہ "مولانا محمد مسعود احمد کی صحبت میں قرون اولیٰ کی یاد تازہ ہو گئی...... بخدا ہم تو اب مسلمان ہوئے ہیں"[۳۰]

اللہ اللہ...... صحبت کامل ہو تو زندگی میں انقلاب آتا ہے...... زندگی بننے اور سنورنے لگتی ہے...... حضرت مسعود ملت اتباعِ سُنت میں سرشار ہیں کہ اِن کو دیکھ کر خود انسان، انسان نظر آتا ہے...... مسلمان' مسلمان نظر آتا ہے...... بیشک حضرت مسعود ملت کی صحبت آج ایک کامل صحبت ہے' جہاں رہ کر انسان' انسان بن رہا ہے...... وہاں بگڑی زندگی سدھرنے اور سنورنے لگتی چلی جاری ہے...... ماشاءاللہ یہ حضرات بھی آپ کے اندازِ تعلیم وتبلیغ سے بے پناہ متاثر تھے، آپ خود بھی شریعت وسنت کے خلاف کوئی عمل اور بات نہ فرماتے، بلکہ ہر لمحہ شریعت وسُنت کا لحاظ وپاس رکھتے اور اپنے خلوص محبت اور ایمان افروز گفتگو سے انہیں دینِ اسلام کی طرف راغب کرتے، یہ بہت ہی اہم کام سرانجام فرمایا' یہ بہت کم دیکھا گیا کہ کسی سے اساتذہ اور طلباء اِس طرح متاثر ہوئے ہوں' مگر یہاں تو معاملہ ہی کچھ اور ہے، متاثر بھی ہو رہے ہیں اور بن بھی رہے ہیں، حالانکہ آپ ریٹائر ۱۹۹۲ء میں ہوئے ہیں مگر آج بھی یونیورسٹی اور کالج کے لوگ آپ کو اِس طرح یاد کر رہے ہیں جیسے آپ اُن کے دل کے قریب ہوں۔ ہاں انہیں میں مریدین بھی ہیں اور دوست واحباب بھی آپ کا رابطہ اِن سے ہر لمحہ جاری وساری ہے...... ۲۵ فروری ۲۰۰۱ء کو (کوچنگ سنٹر) ڈاکٹر صفی الدین صدیقی کے ہاں محفل پاک منعقد ہوئی۔ جس میں حضرت مسعود ملت نے اپنے دورانِ (روحانی) خطاب میں صحبت کے متعلق بہت ہی خوب فرمایا جو یاد رکھنے اور ذہن میں بیٹھانے کے قابل ہے۔ طالب علموں کو تلقین فرماتے ہوئے کیا ارشاد فرماتے ہیں...... جنہوں نے اپنی زندگی سنواری ہے

اور سنورے ہوؤں کے حالات پڑھے ہیں وہ آپ سنورتے چلے گئے ...... آپ یہاں پڑھتے ہیں بیشک تعلیم بھی اپنی جگہ اہم ہے لیکن جو سب سے زیادہ اہم ہے وہ ہے تربیت، اس کا آپ کو ابھی سے احساس ہو جانا چاہیئے' ڈاکٹر اقبال نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ مسلمانوں میں تعلیم کم ہے میں کہتا ہوں کم ہے یا نہیں لیکن اس کی ضرورت اتنی نہیں، جتنی تربیت کی ضرورت ہے...... اس موضوع پر حضرت مسعود ملت جو فرماتے ہیں وہ غور کرنے کے قابل ہے ''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کس یونیورسٹی میں پڑھا؟ کس کالج میں پڑھا؟ کس اسکول میں پڑھا؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں وہ بن گئے اور بننے کے بعد انھوں نے سارے عالم کو بنایا...... حضرت عُمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کس یونیورسٹی میں پڑھا؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل فرمائی' اس صحبت نے اُن کو بنا دیا اور ایسا بنایا، ایسا بنایا کہ خلیفۃ المسلمین کی حیثیت سے ہمارے سامنے آئے ...... ایک مرتبہ خود فرمایا کہ میں تو بکریاں چرایا کرتا تھا اللہ نے فضل فرمایا...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نے کہاں سے کہاں تک پہنچایا...... وہی صحابی جو اسلام لانے سے پہلے کتنے کمزور تھے وہی صحابی اسلام لانے کے بعد کتنے قوی ہو گئے' اسلام لانے سے پہلے اس خطے کو کوئی دیکھنے والا بھی نہیں تھا اور اسلام لانے کے بعد سب دیکھنے لگے...... اُس زمانے میں دو سُپر پاور تھیں ایک ''روم'' اور دوسری ''فارس'' یہ دو سپر پاور تھیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں' سب اِن کو دیکھتے رہتے تھے' پھر سب نے ان کو دیکھنا چھوڑ دیا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے لگے ...... غور کریں وہ کیا چیز ہے' صحبت و تربیت...... یہاں سب استادوں کی قدر کریں، خصوصاً وہ جو پڑھے ہوئے بھی ہیں اور بنے ہوئے بھی ہیں' پڑھے ہوئے ہونا کوئی کمال کی بات نہیں' جب کسی استاد سے پڑھیں دیکھیں کہ بنا ہوا ہے یا نہیں' کیوں کہ بگڑا ہوا استاد اثر انداز ہوتا ہے طالب علم پر اور بنا ہوا استاد بھی اثر انداز ہوتا ہے طالب علم پر یہ (بنا ہوا اُستاد) بناتا ہے اور وہ

(بگڑا ہوا اُستاد) بگاڑتا ہے......اس لیے جب بھی استاد کو دیکھیں کہ بنا ہوا ہے ......تو اللہ کا شکر ادا کریں کہ بنا ہوا ہے...... اللہ اللہ! تعلیم و تلقین کتنی قوی ہے...... پروفیسر فیاض کاوش نے خوب فرمایا۔

آپ کی تلقین ہے اِک جادۂ منزل نشاں
آپ کی تبلیغ اِک دفترِ حُسنِ بیاں
بارشِ نورانیت ہم پر یونہی دائم رہے
آپ کی شفقت محبت تا ابد قائم رہے

○

اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ تعلیم و تلقین سب کے لئے ہے...... چاہے طالب علم ہو، چاہے اساتذہ کرام ہوں اور چاہے ہر وہ شخص جو دینی و دنیاوی تعلیمات سے محروم اور واقف نہیں، مطلب یہ کہ آپ کے اندازِ تعلیم سے طالب علم کے علاوہ اساتذہ کرام بھی متاثر ہوتے ہیں اور بنتے سنورتے چلے جارہے ہیں...... آپ کی گفتگو و خطاب سننے اور غور کرنے کے قابل ہیں جس نے دل سے سنا اور توجہ سے سنا وہ تو الحمدللہ بن گیا، ورنہ فقیر کی زندگی اس سے پہلے کیا تھی غفلت میں پڑی ہوئی تھی نہ دین کی معلومات اور نہ ہی اسلام و اسلاف کرام کی معلومات...... اللہ اللہ! یہ تو حضرت مسعودِ ملت کی کتابیں تھیں جس نے غفلتِ زندگی سے نکالا، علم کی روشنی عطا کی، یہ کوئی معمولی بات نہیں بہت بڑی بات ہے فقیر ہی نہیں بلکہ ایسے بے شمار لوگ ہیں جو حضرت مسعودِ ملت کی کتابیں پڑھتے پڑھتے دین کی طرف گامزن ہوگئے اور ہو رہے ہیں کیوں کہ آپ کی کتابوں میں نصیحت و تلقین زیادہ ہوتی ہے اور تحریروں میں محبت و عقیدت اس قدر غالب ہوتی ہے کہ پڑھنے والا ضرور متاثر ہوتا ہے، جس طرح آپ کی تحریر میں کشش ہے...... الحمدللہ آپ کے خطاب میں بھی بہت کشش ہے جو

بھی سنتا ہے متاثر ضرور ہوتا ہے آپ کے ایک ایک جملے میں ایمانیات' جذبۂ محبت اور جذبۂ عشق ہے۔۔۔ہاں اندازِ خطاب کہ روحانیت ہی روحانیت ہے' اللہ اللہ آپ کے اندازِ گفتگو میں بھی کیف ہی کیف ...... سرور ہی سرور ہے ...... چھوٹے چھوٹے جملوں میں آپ بہت ہی اہم اہم بات فرماتے چلے جاتے ہیں' آپ کے اندازِ گفتگو اور روحانی خطاب میں غور اور خوب غور کرنا چاہئے' کیوں کہ یہ باتیں بنانے والی اور خود کو سنوارنے والی ہیں ...... دیکھا گیا ہے آپ کے خطاب میں اکثر دینی موضوع ہوتا ہے' اللہ عزوجل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری باتیں زیادہ ہوتی ہیں' صحابہ کرام واسلاف کرام کے متعلق زیادہ گفتگو فرماتے ہیں' دوسری اہم بات یہ ہے کہ آپ نصیحت زیادہ فرماتے ہیں' جو کہ کامل ہوتی ہیں ...... غور کرنے والا ہو اور عمل کرنے والا ہو' یقیناً بگڑی زندگی سنور جائے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جو خود کامل ہوتے ہیں ان کی باتیں بھی کامل ہوتی ہیں' بہر حال آپ کی گفتگو میں حکایات و حکمت بھرپور ہوتی ہے' وہ روحانی خطاب کہ جس کا سننے والوں پر بہت اثر ہوتا ہے' آپ اپنے خطاب میں اللہ عزوجل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وپیروی کا زیادہ ذکر فرماتے ہیں ...... ایک مقام پر خود یوں فرمایا کہ...... ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اس طرح کریں جس طرح ایک عاشق اپنے معشوق کی اطاعت کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو ایسی اطاعت مطلوب ہے ایسی نہیں جیسے کوئی محکوم' حاکم کی اطاعت کرتا ہے'' ...... حضرت مسعودِ ملت نے اپنے ارشادِ گرامی میں خاص کر شریعت وسنت کے عمل کرنے پر زیادہ تلقین فرمائی ...... جو یاد رکھنے کے قابل ہے' ایک اور مقام پر یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ...... ''موجودہ حالات کے تناظر میں اپنے حالات کا جائزہ لینا چاہئے اور سرکشی کا رویہ ترک کر کے اطاعت وفرمانبرداری کا ایسا جذبہ پیدا کرنا چاہئے کہ ہم کو وہی اچھا لگے جو اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھا لگتا ہے اور

وہی بُرا لگے جو اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا لگتا ہے، ہماری محبت و نفرت اور پسند و ناپسند اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تابع ہو جائے اور نفس کی حکمرانی ختم ہو جائے ...... مولیٰ تعالیٰ ہم کو جذبہ محبت و اطاعت سے سرشار فرمائے'' آمین ۔

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ است
اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است

O

اللہ اللہ! نصیحتیں کتنی کامل ہیں کہ محبت و عشق میں ڈوب کر تلقین فرمائی' بلاشبہ حضرت مسعود ملت جس پر عمل کرتے ہیں دوسروں کو بھی اس طرف راغب کرتے ہیں اس اندازِ تبلیغ اور کامل اتباع سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت مسعود ملت کو اللہ عز وجل و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے انتہا محبت و عشق ہے ...... اللہ اللہ! عشق کتنا کامل اور سچا ہے' کہ ان کی صحبت میں رہ کر دوسرے بھی عاشق بنتے جارہے ہیں اور اپنے دلوں کو عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے روشن کررہے ہیں' درحقیقت جو خود عاشق ہوتے ہیں وہ باتیں بھی عاشقوں والی کرتے ہیں' جو فرمانبردار ہوتے ہیں وہ دوسروں کو بھی فرمانبردار بناتے ہیں اور جو خود بنے ہوئے ہوتے ہیں وہ دوسروں کو بھی بناتے ہیں...... اب چاہے اپنے عمل سے ہو' چاہے اندازِ تحریر سے ہو اور چاہے وہ اپنے بیان و تقریر سے ہو مگر یہاں تو حال ہی کچھ اور ہے یہاں عمل بھی ہے' خلوص بھی ہے' محبت بھی ہے' شفقت بھی ہے' اور یہاں سنت کی اتباع بھی ہے' الحمد للہ آپ کی تربیت کامل ہے کہ لوگ بن بھی رہے ہیں' اور سنور بھی رہے ہیں آپ کے اندازِ خطابت و تبلیغ اس بات کے شاہد ہیں' آپ کی دعا بھی کس قدر کامل ہے اور اس میں کتنا درد ہے' اس میں اپنے جذبۂ محبت و عشق سے لبریز ہوکر التجا کی اور سب کو شامل

کیا کہ مولیٰ تعالیٰ ہم کو جذبہ محبت واطاعت سے سرشار فرمائے' سبحان اللہ! ہاں ۔

دید روئے مصطفیٰ کی آپ کے دل میں تڑپ
عاشقِ شمعِ رسالت حضرتِ مسعود ہیں
(مہجور)

حضرت مسعود ملت جب گفتگو فرماتے ہیں وہ بھی عشق میں ڈوب کر فرماتے ہیں اکثر دیکھا گیا ہے کہ اللہ عزوجل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے نظر آتے ہیں' دورانِ گفتگو کوئی فضول بات نہیں ہر بات کام کی ہوتی ہے...... اللہ اللہ! یہ مشاہدے کی بات ہے' افسانہ نہیں حقیقت ہے جو حضرات آپ کی صحبت میں ہیں وہ جانتے ہیں کہ آپ کی ہر بات میں کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہوتی ہے' گفتگو مختصر فرماتے ہیں مگر مفہوم جامع ہوتا ہے آپ خود فرماتے ہیں کہ بات جب کی جائے تو مختصر جو بآسانی سمجھ میں آجائے لمبی لمبی باتیں کرنا پھر بھی بات سمجھ نہ آئے تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں' ہاں بات ضرور کریں مگر جو بات کہنی ہو یا سمجھانی ہو مختصر لفظوں سے کہتے چلے جائیں ...... حضرت مسعود ملت لمبی لمبی باتیں زیادہ نہیں فرماتے وہی بات فرماتے ہیں جو اس وقت کہنی ہوتی ہے' وقت ضائع نہیں کرتے بلکہ نصیحت یہ فرماتے ہیں کہ وقت کی قدر کریں ایک ایک لمحہ ہمارے لئے قیمتی ہے...... الحمدللہ! بلاشبہ کہا جاسکتا ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام مبارک کے آئینہ ہیں حضرت مسعود ملت سنت مبارکہ پر عمل فرماتے ہوئے گفتگو فرماتے ہیں...... سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک تھی کہ ہمیشہ کلام مختصر فرماتے' لیکن کلام جن کا مفہوم طویل ہوتا تھا اور آج ہم حدیثوں کی صورت میں ملاحظہ کرتے ہیں...... سنت کی باتیں کرنا تو آسان نظر آتا ہے مگر اس پر عمل کرنا بہت مشکل ہے...... ماشاء اللہ حضرت مسعود ملت کو اللہ نے ان خوبیوں سے نوازا ہے...... اللہ اللہ! کیا بات کی

جائے آپ کے اندازِ تبلیغ کی بلکہ یوں کہیے کہ الحمدللہ آپ کی ہر ہر ادا سبحان اللہ' ماشاء اللہ آپ کی گفتگو سن کر لوگ محبت و عشق کی طرف راغب ہونے لگتے ہیں بلاشبہ آپ خود عشقِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور ہیں آپ کا دل اللہ عزوجل و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت کی طرف ہر لحہ کوشاں ہے...... جو سنتا ہے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا آپ کی ہر بات دل میں اُترتی چلی جاتی ہے کہ...... ہاں ؎

معجز بیانی و معجز نگاری
نہ ہے کوئی ثانی، کہے یہ بلاغت
خامشی بھی جن کی تقریر سے بڑھ کر
مسعود نام، صفت حق و صداقت

(فاطمہ مسعودی)

○

فقیر کے ہاں الحمدللہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تین محفلیں منعقد ہو چکی ہیں اور اس پاک اور عظیم محفل کا آغاز حضرتِ مسعودِ ملت کی تشریف آوری سے ہی ہوا یہ اللہ کا بڑا کرم ہوا اور بڑا ہی فضل ہوا حضرت مسعودِ ملت کی شخصیت درحقیقت اس دور کیلئے ایک عظیم اور اہم سرمایہ ہے ابھی حال ہی میں جو محفل ہوئی محفل کیا تھی سراپا مجلسِ ادب تھی' مجلس میں روحانیت و نورانیت سی چھائی رہی محفل کا ماحول عام محفلوں سے بالکل الگ اور اس روحانی محفل کا رنگ ہی کچھ اور تھا درحقیقت یہ روحانیت بھی کیوں نہ ہو کہ اس محفل کی رونق تو حضرت مسعود ملت ہی تھے' جو خود ایک سراپا محبت ہیں' سراپا اخلاص ہیں...... سراپا عشق ہیں' سراپا ادب ہیں اور سراپا روحانیت و نورانیت ہیں تو الحمدللہ پھر محفل کا ماحول کیوں نہ جدا ہو' کہ جہاں خاموشی ہی خاموشی سناٹا ہی سناٹا اور ادب ہی ادب ہو...... ہاں' جب اللہ کے فضل و کرم اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضانِ نظر حضرت مسعود ملت کو عطا ہو تو ماحول میں

تبدیلی آ ہی جاتی ہے' مختصر یہ کہ آپ کے روحانی بیان وخطاب نے سب کو متاثر کیا سب توجہ سے سنتے رہے دورانِ محفل کوئی شور و شرابا نہ ہوا سب حضرات' حضرت مسعود ملت کے خطاب کی طرف راغب نظر آئے...... الحمد للہ آپکے خطاب نے سب کو مستفیض کیا' آپ کی ہر بات دل میں اُترتی چلی گئی بلکہ یوں کہیے کہ آپ کے اندازِ خطاب اور گفتگو نے سب کو متاثر کیا' محفل میں آپ نے شریعت وسنت مبارکہ پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ...... ''آج سنت پر بہت ہی کم عمل ہو رہا ہے ہمیں اس طرف فوری رجوع ہو جانا چاہیئے'' اور ساتھ ہی آپ نے اپنے خطاب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کرنے پر زور دیا اور عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت کو اُجاگر کیا...... دورانِ خطاب نعت شریف ونعت خوانی کے آداب کا بھی ذکر فرمایا بلکہ سلام کے بعد نعت خوانی کے ادب واحترام کے متعلق اصلاح فرماتے ہوئے فرمایا کہ نعت کا ادب یہ ہے کہ دھیمی آواز سے پڑھی جائے...... حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نعتیں پڑھیں...... قرآن کریم میں جو آیا کہ ''اپنی آوازوں کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو''...... تو خود آپ سوچ سکتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کس آواز سے نعتیں پڑھی ہوں گی...... ہم جب نعت پڑھتے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل کو فراموش کرتے ہیں...... صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کی یہ حالت تھی کہ جیسے حدیث میں آیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم محفل میں ایسے جھکے ہوئے ہوتے تھے جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہوں...... جب نعت شریف ہو رہی تھی جب بھی یہی حالت تھی...... کس طرح نعت شریف ہوتی ہوگی خود سوچ لیں آیۃ کریمہ کی روشنی میں (يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۝) الحجرات: ۲

"اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو"۔

اس لئے جہاں علماء ہوں، فقراء ہوں وہاں ایسی اونچی آواز سے نعت نہ پڑھے اور وہاں بناوٹ بھی نہ ہو اور جب بھی نعت پڑھے اپنی آواز میں پڑھے'......اس دوران آپ نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نعت خوانی اُس وقت جائز ہے جب کہ اہلِ طریقت موجود ہوں الحمدللہ یہاں اہلِ طریقت موجود ہیں ......حضرت مسعود ملت نے آدابِ نعت خوانی کو یوں اُجاگر فرمایا کہ نعت اپنی اصل آواز سے پڑھیں بناوٹ نہ ہو (یعنی آواز میں اپنی اصل آواز ہو) نعت بناوٹ سے نہ پڑھیں یعنی اس قسم کی نعت خوانی جائز ہے' جہاں یہ معلوم ہو کہ اپنی آواز سے زیادہ اُس نے آواز بلند کی اور ہاتھ پیر ہلانے لگا ہے جو اکثر آج کل عام طور پر رواج ہے یہ نعت خوانی عوام الناس کی نعت خوانی ہے لیکن علماء فقراً کی نعت خوانی نہیں ہے ہم نے دیکھا ہے اپنے والد ماجد مفتیٔ اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں محفل میں نعت خوانی ہوتی تھی ایک سناٹا ہوتا تھا۔

شمع چپ پروانے ششدر، اہل محفل دم بخود
ہائے کیا تصویر کا عالم تیری محفل میں ہے!

کیفیت یہ بھی، ہم نے تو یہ نظارے دیکھے ہوئے ہیں...... یہ وہی کیفیت تھی جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مشاہدہ فرمائی ......وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی راہ پر چلتے ہیں انہی کی راہ کو اختیار کرتے ہیں اپنی راہ نہیں نکالتے'...... حضرت مسعود ملت اسی مقام پر یوں فرماتے ہیں'......کہ جب بھی نعت پڑھیں تو یہ ذہن میں رکھیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ

تعالیٰ عنہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کس طرح نعت پڑھی ہوگی؟ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کسطرح سنی ہوگی؟ یہ سب باتیں موجود ہیں علماء سے معلوم کرلیا کریں اور عوام الناس میں جو نعت پڑھتے ہیں وہ بھی اس بات کو سمجھ لیں نعت خوانی کا لطف دوبالا ہوجائے اور باطنی لطف آنے لگے یہ تو ظاہری لطف ہے...... محفل میں نعت خواں نے دورانِ نعت شریف میں کہا کہ ''ایک شعر ملاحظہ فرمائیں''...... گویا ہم اپنی توجہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہٹا کر شعر کی طرف کرلیں......

اللہ اللہ! سلام کے بعد حضرت مسعود ملت نے جو اصلاح فرمائی وہ ذہن میں اور دل میں رکھنے کے قابل ہے اور جو آپ نے بات فرمائی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نعت کا بھی ایک ادب ہے اور ایک سلیقہ کہ نعت بڑی ہی توجہ سے پڑھنی چاہیں' دوران نعت شریف کوئی بات نہ ہونی چاہیے...... کسی قسم کا شور شرابا بھی نہ ہونا چاہیے' ادب کا یہ عالم ہو کہ نگاہ ہماری صرف دربار رسالت کی طرف ہونی چاہیے'...... اگر غور کیا جائے تو یہ آپ کے عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں کامل ہونے کا زندہ ثبوت ہے بیشک اس طرح کی اصلاح عاشق ہی کرسکتا ہے جو عاشق اور باادب نہ ہو وہ اس طرف متوجہ نہیں کرسکتا......

میں سمجھتا ہوں کہ اُن نعت خوانوں کو جو ادب سے واقف نہیں' انہیں اس طرف توجہ کرنی چاہیے...... جو حضرت نے نعت خوانی کے آداب کا ذکر فرمایا اِس بات پر غور کرنا چاہیے اور جو آپ نے تلقین فرمائی کہ باادب بننے کی کوشش کرے...... حضرت کی نظر وسیع ہے آپ کی نگاہ صرف محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے' آپ کی توجہ دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے' آپ کا عشق ایک کامل عشق ہے' آپ صرف عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہیں'...... آپ نے جو فرمایا یقیناً سب نعت خواں حضرات کے لئے ایک اہم بات اور ایک سچی ہدایت ہے اس موقع پر آپ نے فرمایا کہ ''ہمیں نعت شریف ادب و احترام سے پڑھنی چاہئے اور

توجہ صرف حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہونی چاہئے'' آپ کی اس بات پر نعت خوانوں کو سمجھ لینا چاہئے کہ نعت پڑھنے کا بھی ایک ادب اور ایک سلیقہ ہے...... اگر نعت خواں اس ارشاد کے مطابق نعت شریف پڑھے تو اس کا کیف ولطف ہی کچھ اور ہوگا' یہی رنگ آپ کے ہاں جو محفلیں ہوتیں ہیں دیکھا ہے...... وہاں ادب ہی ادب ہوتا ہے' اور خاموشی ہی خاموشی ہوتی ہے...... حضرت مسعود ملت کیا خوب ارشاد فرمارہے جو کہ..... نعت خواں نعت پڑھتے ہوئے کہتے ہیں ''ایک شعر ملاحظہ فرمائیں''...... ہماری نگاہ تو حضور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے اب تمہارے شعر کو دیکھیں یہ کیسی عجب بات ہے نعت کا مطلب یہ ہوتا ہے ہماری نگاہ سرکار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہو جائے کسی شعر پر نہ ہو' کسی لفظ پر نہ ہو' بلکہ اس دربار (یعنی دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم) میں پہنچ جائے یہ ہے نعت خوانی، اب اس دربار سے واپس آنے کی بات ہے ایک شخص محو ہو چکا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں اور ہم نے کہا کہ ''شعر ملاحظہ فرمائیں'' ارے بھئی کیا ملاحظہ فرمائیں ہم تو وہاں پہنچ گئے

جستجو دی لے گئی کہاں مجھ کو

دیر سے انتظار ہے اپنا

ہم کو وہاں حاضر ہونے دو...... تو اس کا خیال رکھیں کہ اپنے باطن کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کیلئے بالکل کھلا رکھیں اور وہی ادب سامنے رکھیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا...... تو اس محفل کا کیف و سرور بھی کچھ اور ہی ہوگا جب یہ روش اختیار کریں گے تو کیف و سرور بیان نہیں ہو سکتا...... اللہ اللہ! ہے

ہاں عاشق و صادق ہیں حضرت مسعود ملت

کہ ادب کے پیکر وسرتاج ہیں حضرت مسعود ملت

میں ایک کشش ہے...... جو بھی پڑھتا ہے اثر ضرور ہوتا ہے' بس یہی کہیے کہ حضرت مسعودِ ملت کی تحریریں کیا ہوتیں ہیں...... عشق ومحبت سے لبریز باتیں...... پڑھنے والا ضرور متاثر ہوتا ہے۔ بیشک عام شخص تو کیا آپ کی تحریر سے ہر قاری بھی متاثر نظر آتا ہے'...... ہمارے برادر عزیز ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری زید مجدہ نے ایک موقع پر خوب نکتہ بیان فرمایا کہ اکثر علماء کی تحریروں میں قلم کی نوک لکھنے کی حد تک ہوتی ہے۔ یعنی قلم کی نوک رُک جاتی ہے۔ مگر حضرت مسعودِ ملت کی تحریر کی یہ بات ہے جو لکھتے ہیں ابھی قلم کا کام ختم نہیں ہوتا کہ اُس کی نوک سے نکلی تحریر سیدھی دل پر جا کر لگتی ہے'...... کیا ہی خوب فرمایا کہ دل کی بات کہہ دی'......

ایک مقام پر علامہ عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی (جامعہ اسلامیہ، لاہور) اپنے اظہار خیال میں یوں فرماتے ہیں کہ...... ''پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کا قلم جس قدر موضوع کی طرف جس طرح متوجہ ہوتا ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس طرف گل پاشی کر رہا ہے، روشنی بکھیر رہا ہے اور مشام جاں کو معطر کرنے والی خوشبو کا سپرے کر رہا ہے۔ الحمدللہ! ہمارے ہاں کچھ عرصے سے لکھنے پڑھنے کا شعور بڑھا ہے، لیکن عموماً قلم کار اُن ہی موضوعات پر خامہ فرسائی کرتے ہیں جس پر پہلے ہی بہت کچھ لکھا جا چکا ہے، لیکن ڈاکٹر صاحب کی فکر عالی اُن ہی نئے نئے موضوعات کو منتخب کرتی ہے جن کی بین الاقوامی سطح پر مسلمانوں کو ضرورت ہے''۔[۲۴]

علامہ موصوف نے خوب فرمایا یہ بات حقیقت ہے کہ راقم نے آپ کی تقریباً ساری کتابیں پڑھی اس میں جو خوبی نظر آئی کہ ان کتابوں میں نقل کم تحقیق زیادہ ہوتی ہے...... جو لکھتے ہیں شواہد ودلائل کے ساتھ...... آپ کی ہر تحریر میں جان ہوتی ہے...... آپ کا مضمون پڑھنے اور غور کرنے کے قابل ہوتا ہے...... لکھنے سے پہلے خود غور فرماتے ہیں...... پھر تحریر فرماتے ہیں اور خاص بات کہ اپنی کتابوں میں حوالے جات کے انبار لگاتے چلے جاتے ہیں...... کسی کو معلوم کرنا ہو' مطالعہ کرنا ہو' وہ

اِن کتابوں سے معلومات وحوالہ جات پیش کیے جاسکتے ہیں...... الحمدللہ آپ کے انداز تحریر نے اہل ذوق کو بہت متاثر کیا ہے...... انداز تحریر سبحان اللہ' ماشاء اللہ کہ جس کو پڑھنے سے دل میں محبت وعقیدت ضرور پیدا ہوتی ہے...... تحریر میں وہ بات ہے کہ جو حضرات بدعقیدہ اور محبت وعشق سے ناآشنا ہوتے ہیں' وہ بھی آپ کی کتابیں پڑھ کر عقیدت' محبت وعشق کی طرف راغب ہونے لگتے ہیں...... بلاشبہ آپ کی کتابوں ونگارشات نے بے شمار لوگوں کے دلوں میں ''عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم روشن فرمادی ہے''...... اللہ اللہ! حضرت مولانا جاوید اقبال مظہری مجددی مدظلہ العالی نے ایک مقام پر خوب فرمایا کہ!......

''آپ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری' سراپائے مبارک سیرت مبارکہ اور شان ومنزلت پر بکثرت کتابیں اور رسائل تحریر فرمائیں اس طرح آپ نے احیائے دین کا کام کیا کہ مردہ دلوں کو عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے آباد فرمادیا' وہ بدعقیدہ جن کے دلوں میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر نہ تھی وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کرنے لگے''......

سچ فرمایا کہ بلاشبہ آپ کی کتابوں نے ہزاروں لوگوں کو متاثر کیا اور کررہی ہیں...... آپ نے جو بھی کتابیں ورسائل تحریر فرمائی ہیں...... وہ عاشقانہ انداز میں تحریر فرمائی ہیں...... آپ کی ہر تحریر میں عشق کی جھلک نظر آتی ہے...... سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک پر ہر بات آپ عشق میں کرتے چلے جاتے ہیں...... حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت آپ کے دل میں ہر لمحہ موجود رہتی ہے یہی وجہ ہے کہ آپ کی تحریریں عاشقانہ انداز میں ہوتی ہے' اور ظاہر بھی ہے کہ جب آپ کو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بے انتہا محبت وعشق ہے' تو یہی وجہ ہے کہ آپ کی کتابوں میں یہ جھلک نظر آتی ہے'...... ''موج خیال'' آپ کی کتاب پڑھی یہ ایک اچھی اور بہت ہی بہترین کتاب ہے...... کتاب ایک تأثرات کا مجموعہ ہے......

مجموعے میں ۱۳۰ ذیلی عنوانات پر مؤثر و دل نشین انداز میں اظہار خیال کیا گیا ہے اور اِن عنوانات میں معاشرے کی ہر خرابی کی طرف نشاندہی کی گئی ہے...... اللہ اللہ موج خیال کیا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خیالوں کا ایک مجموعہ ہے جس کے پڑھنے سے انسان خود خیالوں میں ڈوب جاتا ہے اور اپنی بگڑی ہوئی زندگی خیالوں ہی میں بنانے اور سنورنے لگتا ہے...... فقیر نے تقریباً تین چار بار پڑھی ہے...... مزا اور لطف ہی آتا رہا ہے اور دل میں دینی جذبہ پیدا ہوتا رہا...... دل علم وعمل کی طرف گامزن ہونے لگا حضرت کی کتابوں نے یہ شوق بڑھایا...... موج خیال کتاب جس کی سب سے بڑی خوبی یہ کہ معاشرے میں جو حالات پیدا ہوئے ہیں اور ہور ہے ہیں...... اس کے بارے میں صحیح معنوں میں معلومات حاصل ہوتی رہی...... کتاب ایسے لوگوں کی بھی نشاندہی کر رہی جو خود بھی گمراہ ہور ہے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں ...... کتاب خبردار کر رہی ہے کہ ایسے بے دین وگمراہ لوگوں سے بچا جائے...... اس کے علاوہ اس معاشرہ میں بے شمار لوگ جو غفلت میں ہیں اور غلط کاموں میں پڑے ہوئے ہیں کتاب ان کی نشاندہی کر رہی ہے میں سمجھتا ہوں کہ آج اس معاشرہ میں ہر شخص جو غفلت میں ہے اس کتاب کو ضرور پڑھنا چاہیئے، اور اس سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے خود کو بنانا اور سنوارنا چاہیئے...... قابلِ غور بات کہ اس کتاب میں آپ کے ہر مضمون پڑھنے اور یاد رکھنے کے قابل ہیں'...... مولانا سیّد عبدالرحمٰن شاہ (شہر بنوں، سرحد) نے ایک جگہ خوب دل لگتی بات کہی کہ موج خیال کیا ہے بیش قیمت کا ھار ہے' جس کا ہر موتی خوبی وکمال اور حسن و جمال میں دوسرے سے بڑھ کر ہے' دل سوزی' اعتدال پسندی اور حق گوئی کا شکار ہے' میٹھی زبان اور شیریں بیانی نے اس کی قدر قیمت کو بڑھا دیا ہے'۔[6]

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد عادل صاحب اپنے مکتوب گرامی (۱۹۷۸ء) میں خوب اظہار پیش کیا کہ آپ کی کتاب ''موج خیال'' نے ایک بحر ذخار کو موجزن

کر دینے کی کوشش کی ہے، موج در موج خیالات کے تلاطم موجودہ دور کی بے راہ روی کو روکنے کی نئے اسلوب کے ساتھ کوشش ہے یہ نتیجہ ہے آپ کی خداداد طبیعت، ذہنِ رسا اور وہ تربیت جو ورثہ میں پائی، اذہان اگر ان اصولوں سے مسلح ہو کر تعمیر انسانیت میں لگ جائیں تو کیا کہنا...... موجِ خیال نے جو تموج ذہنِ انسانی میں پیدا کیا اُس نے معاشرہ کو ہلا کر رکھ دیا کوئی عنوان، معاشرے کا کوئی پہلو شاید ہی بچا ہو جو خیال کی بے راہ روی کو بہا کر نہ لے گیا ہو...... آپ نے حیرت کدہ ''مٹھی'' (ضلع میر پور خاص، سندھ) کے ریگستان کی خلوت نشینی کے دوران جلوت کو مات کر دیا اور نفس نفس کو موج بنا کر کام لیا......

ہر نفس موجِ محیط بے خودی ہے
ہم اس کے ہیں ہمارا پوچھنا کیا

''موج خیال'' نے نوجوان طالب علم کو جگایا ہے، یہ موج خیال بجلی کا کڑکا ہے، صوتِ ھادی ہے یا ایقظ ہے...... بزرگوں کے کردار کی جھلکیاں اس انداز سے پیش کی گئیں کہ قرونِ اولیٰ کی یاد تازہ ہو گئی...... ''موجِ خیال'' قدرت کی طرف سے ایک عطیہ ہے جو آپ کے ذریعے منصہ ظہور پر آیا، یے بہر حال بات یہ ہو رہی تھی کہ آپ کی تحریر میں محبت ہے' عقیدت ہے...... عشق ہے...... فقیر خود شروع شروع بہت متاثر ہوا بلکہ آج آپ ہی کے انداز تحریر نے مجھے اس قابل بنایا کہ لکھنے اور کچھ کہنے کے قابل ہوا...... اب الحمد للہ آپ کی محبت و شفقت نے فقیر کو یہاں تک پہنچایا...... یہ اللہ کا بڑا کرم اور فضل ہوا اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کی کامل دعائیں بھی ہر لمحہ حائل رہیں ہر بگڑا کام آسان ہوتا چلا گیا کرم ہے اللہ تعالیٰ کا کہ آپ کے وسیلے سے مشکلات آسان ہوئیں......

آپ کی تحریر کی کیا بات کی جائے کہ جس کو پڑھ کر انسان' انسان بنتا ہے...... جس کی زندگی بگڑی ہوئی اور غفلت میں ہوتی ہے...... وہ آپ کے ملفوظات پڑھنے

سے متاثر ہو کر سچے دین کی طرف گامزن ہوتے ہیں...... آپ کی تحریریں حکمت و نصیحت سے بھرپور ہوتی ہیں...... تحریریں کہ جن میں حکایات و تلقین زیادہ ہوتی ہیں...... یہ بات حقیقت ہے جس نے کتابیں پڑھی ہیں اور مطالعہ کی ہیں وہ تو واقف ہی ہیں...... مختصر یہ کہ حضرت مسعود ملت کی لکھی گئی کتابیں جن سے صحیح معنوں میں دین اسلام کی طرف پڑھنے والے گامزن ہوتے ہیں ...... کیونکہ آپ دینی موضوعات کو بہت ہی اچھے انداز میں پیش کرتے ہیں...... الحمدللہ یہ خوبی ہے آپ میں...... اس کے علاوہ حضرت مسعود ملت کے انداز تحریر سے قلب حضور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پیارے محبوبوں کی محبت سے معمور ہونے لگتا ہے...... ایک ایک لفظ...... ایک ایک جملہ کہ دل میں جذبۂ ایمان پیدا ہوتا ہے اور تحریریں کیا ہی خوب کہ محبت وعشق سے لبریز ہوتی ہیں...... کسی بھی موضوع پر لکھتے ہیں اس کا حق ادا کر دیتے ہیں...... سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارک ہو...... صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سیرت پاک ہو...... اولیاء وصوفیاء کرام کی سیرت ہو...... چاہے اکابر اہلسنت کے حالات ہوں آپ اپنا پورا حق ادا کرتے ہیں...... بیشک آپ کو اکابر اسلام سے بھی بے انتہا محبت وعقیدت ہے...... انہیں ادب ومحبت نے اللہ نے آپ کو بڑا مقام دیا...... دیکھا گیا ہے کہ آپ جن ہستیوں پر بھی لکھتے ہیں اپنی محبت و عقیدت کا ضرور اظہار فرماتے ہیں...... آپ کی تصانیف وتالیفات اس کی شاہد ہیں ...... اللہ تعالیٰ نے آپ پر بڑا کرم اور بڑا فضل فرمایا ہے...... دعا ہے اللہ سے کہ یہ عاشقانہ وعالمانہ سلسلہ یونہی جاری وساری رہے اور آپ کے عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اتباع شریعت وسنت میں، انداز تبلیغ، انداز تحریر، انداز خطاب وبیان میں مزید اضافہ فرمائے آپ کی روحانیت ونورانیت کو اور اس عملی سفر کو اس عظیم سلسلہ کو بھرپور انداز میں جاری وساری رکھے۔ (آمین)

ہاں کہ ۔

بارش نورانیت ہم پر یونہی دائم رہے
آپ کی شفقت، محبت تاابد قائم رہے
(کاوش)

○

شیخ ممتاز احمد سدیدی صاحب (ریسرچ اسکالر، پی ایچ ڈی جامعہ ازہر، قاہرہ) ایک جگہ آپ کے اندازِ تحریر و علمی شخصیت پر خوب لکھتے ہیں کہ!...... ''حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ العالی کا قابل تقلید، سنجیدہ، علمی اور فکری انداز تحریر اپنی دلکشی کو ایک دنیا سے منوا چکا ہے جہاں اخلاص، للّٰہیت اور اصلاح کا جذبہ قلم کو جنبش میں لائے وہاں اثر آفرینی لازمی امر ہے، حضرت پروفیسر صاحب مدظلہ ایک علمی اور روحانی خانوادے کے چشم و چراغ ہونے کے علاوہ اعلیٰ تعلیم یافتہ شخصیت کے مالک بھی ہیں، آپ نے عمر عزیز کا ایک قیمتی حصہ تعلیم و تربیت کی دنیا میں گزارا، ایک معلم کی حیثیت سے ہزاروں طلبہ کو علم و حکمت کا درس دیا، جبکہ ایک سراپا اخلاص مربّی کی حیثیت سے ایک وسیع حلقے کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت کی چاشنی اور لذت سے آشنا کیا، حضرت کی شخصیت اور آپ کی قیمتی نگارشات کو اس تناظر میں دیکھنے سے آپ کی وسعت علمی، بالغ نظری اور فکر رسا کا کچھ اندازہ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ آپ کی شائستہ، سنجیدہ اور فکری تحریریں پڑھے لکھے طبقوں میں دلچسپی سے پڑھی جاتی ہیں، اور جب بات ایک مخلص اور اللہ کی یاد میں دھڑکنے والے دل سے نکلی ہو پھر تاثیر بھی الگ ہوگی، [۵] ......اللہ اللہ! حضرت مسعود ملت کے انداز تبلیغ و تحریر سے اہل قلم اور اہل علم بھی متاثر ہیں...... بے شمار لوگ ایسے ہیں جو آپ کو صرف کتابوں کے حوالے سے جانتے پہچانتے ہیں اور ایسے لوگ جو براہ راست آپ سے فیض حاصل کر رہے ہیں...... حقیقت میں وہ بن بھی رہے ہیں اور سنور بھی رہے ہیں...... الحمد للہ

آج آپ ہزاروں لوگوں کو اپنے ملفوظات شریف سے فیض پہنچا رہے ہیں اور لوگ بھی آپ کے ملفوظات سے لطف اندازو فیض حاصل کرر ہے ہیں......

اللہ اللہ! محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا سرمایہ حیات ہے...... آج حضرت کا دم بڑا غنیمت ہے'...... تحریر وخطاب کا منفرد انداز ہے...... تحقیق وتنقید میزان عدل میں تلی ہوئی ہوتی ہے...... آپ کا انداز نگارش جس میں حسن و جمال' پاکی ودرخشانی اور دریائے تحقیق میں آبِ حقیقت افروز کی طربناک روانی اور اندازِ و اسلوب میں سلیم الفطرت طبع مومنانہ کی عاشقانہ جولانی ایک ایک سطر میں اور پھر آسمان صحافت کے درخشندہ تابناک ستاروں کی ضوفشانی ایک ایک حرف جھلمل جھلمل کرتی نظر آتی ہے اور تحقیقی اندازفکر کے ساتھ ساتھ طرز تحریر میں بھی حضرت مسعود ملت کے یہاں انفرادیت کا رنگ جھلکتا نظر آتا ہے...... بلاشبہ آپ کے علم وقلم کو عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی منور روشنی عطا ہورہی ہے...... اللہ عزوجل نے آپ کی آنکھوں میں بھی وہ نور عطا فرمایا ہے جو عاشقوں کو عطا کیا جاتا ہے...... آپ کے قلم کو بھی وہ نور عطا ہوا ہے' کہ جس کی روشنی سے سارا عالم آج روشن ہورہا ہے' اور فیض حاصل کررہا ہے...... یہ نور اللہ عزوجل جس کو دیتا ہے...... وہ بھی اسی نور سے دیکھتا ہے جو ان کو عطا ہورہا ہوتا ہے...... یہ سب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے نوازا جاتا ہے'...... اللہ اللہ! حضرت جاوید اقبال مظہری مدظلہ العالی کی ایک بات یاد آئی آپ نے ایک مقام پر اس کا اظہار یوں فرمایا کہ!......

''سعادت لوح وقلم مسعود ملت حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب' دامت برکاتہم العالیہ کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انبیاء کی وراثت علم میں سے حصہ علم عطا فرمایا ہے' نیز آپ کو چشم بینا بھی عطا فرمائی اور قلب سلیم بھی عطا فرمایا اور قلم ایسا عطا فرمایا جس کی ضوفشانی سے عشق ومحبت کی قندیلیں روشن ہورہی ہیں' عشق ومحبت کے نئے نئے عنوان رقم ہورہے ہیں ہرطرف علم وفضل کی بارش ہورہی

ہے‘‘...... آگے فرماتے ہیں کہ...... ’’حضرت مسعود ملت کو علم وعرفان کی اس منزل میں منزلت حاصل ہوئی ہے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل صحبت سے حاصل ہوئی‘ آپ کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں عزت وشرف اور قرب خاص حاصل ہے آپ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب بھی ہیں اور نور نظر بھی اور یہ مقام ومرتبہ آپ کو اپنے والد ماجد شیخ الاسلام مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ کے فیض نظر سے ملا اور امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ پر مسلسل تحقیق نے اس اقربیت ومحبوبیت میں چار چاند لگا دیئے‘‘[9]......

اللہ اللہ! یہ ہیں محبت وعقیدت کی باتیں اور بیشک اللہ عزوجل نے حضرت مسعود ملت کو یہ مقام عطا فرمایا ہے...... الحمد للہ! آج تمام ملکوں میں آپ کے علم کا چرچا بلند ہو رہا ہے اور آئندہ بھی ہوتا رہے گا‘ انشاء اللہ تعالیٰ......

سید علم الدین شاہ الازہری صاحب نے بھی ایک جگہ سچ فرمایا اور خوب فرمایا کہ ’’نظر بھی روشن ہے...... دل بھی روشن ہے...... دماغ بھی روشن ہے...... قلم بھی روشن ہے...... ہاں ؎

شہسوار عرصۂ تحقیق تیری ذات ہے
توڑ ڈالا ہے قلم نے تیرے بدعت کا فسوں

(غلام مصطفےٰ مجددی)

اللہ اللہ! حضرت مسعود ملت کو اللہ عزوجل نے یہ عظیم دولت عطا فرمائی...... جو کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے...... آپ کی شخصیت بھی روشن ہے...... اور آپ کا وجود مسعود بھی روشن ہے...... سچ فرمایا تھا‘ آپ کے نانا جان شیر اسلام حضرت میر سید واحد علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے کہ......

’’اگر دین کا چراغ روشن ہوگا تو میری صاحبزادی سے ہوگا‘‘[10]...... کیوں کہ آپ کی صاحبزادی حضرت مسعود ملت کی والدہ ماجدہ تھیں...... آج دیکھ لیں حضرت

مسعود ملت نے اس پندرہویں صدی میں جو کام سرانجام دیا ہے اور جو دے رہے ہیں، ...... یہ سب اہل علم جانتے ہیں ...... الحمدللہ آج اس مشکل اور نفس پروری کے دور میں جو آپ نے خدمت کی ہے، وہ آپ ہی کا حصہ ہے ...... یہ ایک روشن بات ہے کہ آپ نے اپنے انداز تبلیغ سے اور انداز تحریر سے سارے عالم کو روشن کیا ہوا ہے شریعت و سنت پر صحیح معنوں میں اس مشکل دور میں عمل پیرا ہیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عشق کو زندہ رکھا ہوا ہے، ...... آپ دیکھ لیں کہ کس عاشقانہ انداز میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک پر لکھا ہے اور عوام الناس کو بھی اس طرف متوجہ کیا ہے اور یہ بات اہم بھی ہے، یہ کام عاشقوں کا ہی ہے، اور یہی لوگ کر سکتے ...... کیوں کہ محبت کا وجود اول ہے اور اسی سے نکل کر انسان عشق کی طرف چل نکلتا ہے، ...... الحمدللہ آپ کے انداز تحریر نے بھی وہی کام کیا، جو محبت سے نا آشنا تھے ...... آپ نے محبت کی طرف راغب کیا اور محبت سے نکال کر عشق کی طرف گامزن کیا، ...... بہت عظیم کام کیا یہ معمولی بات نہیں بہت بڑی بات ہے بلکہ اس نفس پروری دور میں بہت ہی اہم کام انجام فرمایا ...... الحمدللہ! آپ کی پوری زندگی ایک روشن کتاب کی طرح ہے ...... خود بھی روشن ہو رہے ہیں دوسروں کو بھی روشن کر رہے ہیں اور بلکہ یوں کہئے کہ اپنی نورانی شخصیت اور قلم سے سارے عالم کو بھی روشن کر رہے ہیں ...... حضرت مسعود ملت جن کی شخصیت آج روشن ہے آئندہ سالوں میں اس سے بھی زیادہ روشن ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ، ...... سچ کہا کہ ؎

حب احمد کی فضاؤں میں ثناء خوان رسول
کون کہہ سکتا ہے اس دنیا میں مفقود ہے وہ

(بدر)

کہاں تک بیان کریں حضرت مسعود ملت کی شخصیت اور انداز تحریر کی ...... تحریر کیا ہے علم کا ایک خزانہ ہے ہر شخص اس سے فیض پاتا ہے...... بلکہ دیکھا گیا ہے کہ آپ سے اہل قلم بھی اور نئے قلمکار بھی رہنمائی حاصل کرتے ہیں...... یہ ناچیز خود آپ سے رہنمائی حاصل کر رہا ہے ورنہ اُس قابل کہاں...... لیکن یہ بھی ایک سعادت ہے کہ ہمارا نام آپ کے ساتھ آ رہا ہے یہ بڑا کرم ہے اللہ کا اور ایک انعام ہے' دُعا ہے اللہ سے کہ یہ انعام ہمیشہ آپ کے وسیلے جاری و ساری رہے...... (آمین)۔

علامہ جمیل احمد نعیمی صاحب آپ کے اندازِ تحریر پر فرماتے ہیں کہ!...... "اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے جہاں اور خوبیوں سے نوازا ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ کا انداز تحریر بڑا ہی شگفتہ اور دل نشین ہوتا ہے[11]...... مولانا قمرالزمان اعظمی ایک جگہ رقمطراز ہیں!......

"آپ کی ذات عصر جدید میں اہل سنت کا قیمتی سرمایہ ہے، آپ اہل سنت کے ماحول میں لٹریچر کے فقدان کے اس خلا کو پُر کر رہے ہیں جو بظاہر پُر ہوتا نظر نہیں آ رہا تھا' خدائے پاک آپ کو آپ کی خدمات جلیلہ کا صلہ عطا فرمائے۔ جس قدر تندہی کے ساتھ آپ مذہب اہل سنت کی خدمت کر رہے ہیں وہ آپ ہی کا حصہ ہے' آپ کی ذات پر دنیائے سنیت جس قدر فخر کرے کم ہے"[12]

آپ کی کتابوں کے متعدد زبانوں میں تراجم ہو کر ساری دنیا میں پھیل چکے ہیں اور پھیل رہے ہیں ...... جن میں عربی، فارسی، سندھی، انگریزی، ہندی، پشتو، گجراتی، سواحلی اور بنگالی، ڈچ وغیرہ خاص قابلِ ذکر ہیں...... آپ کی تصنیفات و تالیفات کی تعداد تقریباً ۱۵۰ سے زائد ہیں، جن میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک پر آپ نے خوب لکھا ہے...... پڑھ کر یقین جانئے کہ دل سے محبت و عشق کے چشمے اُبلنے لگتے ہیں...... آپ کی ساری کتابیں عشقِ آفرین اور دل گداز قلم سے نکلی ہیں...... جن میں مثلاً جانِ جاں صلی اللہ علیہ وسلم...... جانِ جاناں صلی اللہ

علیہ وسلم...... جانِ ایمان...... بہارِ جہاں فزا...... تعظیم وتوقیر...... جشنِ بہاراں...... علم غیب...... نامعلوم خبریں...... رحمۃ للعالمین...... عیدِ کونین...... عیدوں کی عید...... ادب و بے ادبی...... سلام وقیام...... نسبتوں کی بہاریں...... قبلہ...... سعادت...... مصطفوی نظام معیشت...... نئی نئی باتیں...... بدعات ...... صراط مستقیم...... تقلید...... محبت کی نشانی...... محبت کی باتیں...... لباس حضور صلی اللہ علیہ وسلم...... آخری پیغام...... معارفِ اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم...... رُوح اسلام...... دُعائے خلیل...... رواداری...... حج وعمرہ اور موجِ خیال وغیرہ وغیرہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں...... فقیر نے تقریباً یہ سب کتابیں مطالعہ کی ہیں، بلکہ یوں کہیے کہ انہی کتابوں سے رہنمائی حاصل ہوئی ہے' یہ کتابیں حقیقت میں ایمان افروز اور عشق میں ڈوب کر آپ نے لکھی ہیں...... جس کو پڑھ کر ایمان تازہ ہوا اور سب سے اہم بات کہ سرکارِ دو عالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک کے متعلق صحیح معلومات حاصل ہوئیں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت دل میں بیٹھی...... کتابیں پڑھنے سے سچ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلافِ کرام سے سچی محبت وعقیدت حاصل ہوئی...... دل عشق کی طرف راغب ہوا یہ افسانہ نہیں ایک حقیقت ہے...... کیوں کہ احقر اس سے پہلے غفلت کی زندگی گزار رہا تھا یہ کتابیں ہی تھیں کہ جس سے سچی راہ ملی حضرت مسعود ملت سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور ان سے محبت وعقیدت ہوئی ، یہ اُسی کا ایک صلہ ہے کہ فقیر اس سے پہلے نعتوں کا مجموعۂ مرتب کرنے کی سعادت حاصل کر چکا ہے اور حضرت نے ہی اِس کتاب کا نام ''نغماتِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم'' تجویز فرمایا، اور اپنے چند قیمتی الفاظ سے اس ناچیز کو نوازا' حوصلہ افزائی بھی فرمائی اور دعاؤں سے بھی نوازا' اللہ کا بڑا شکر ہے کہ اس نے سچی شخصیت سے ملا دیا اور اللہ نے ولی نعمت عطا فرمایا' بیشک انہی رہنمائی وحوصلہ افزائی نے مجھ ناچیز کو کچھ لکھنے کے قابل بنایا' اللہ عزوجل کے فضل وکرم سے آج حضرت

مسعود ملت مجدد ملت کے علمی حالات و دینی خدمات پر مختصر لکھنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، حضرت مسعود ملت کی فیضانِ نظر نے مجھ ناچیز کو اس قابل بنایا...... ورنہ اس سے پہلے ایسے نیک کام میں نے کہاں کیے، بیشک اچھی صحبت انسان کو اچھا بناتی ہے اور کامل و نیک صحبت ملے تو انسان کی بگڑی ہوئی زندگی ہی تبدیل ہو جاتی ہے، بلاشبہ حضرت مسعود ملت بھی انہی نیک و عظیم شخصیتوں میں ایک شخصیت ہیں' یہ تو بڑی خوش نصیبی ہوئی کہ حضرت مسعود ملت جیسی عظیم روحانی شخصیت اس دور میں اللہ کی طرف سے عطا ہوئی جو سادہ اور سادگی پسند مزاج کے مالک ہیں'......

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا سایۂ ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے، آمین...... عرض یہ کر رہا تھا کہ حضرت مسعود ملت نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر خوب اچھے اور عاشقانہ انداز میں تحریر فرما کر ایک عظیم کارنامہ سر انجام دیا ہے، اس موضوع پر اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک و شان مبارک پر بہت سوں نے لکھا ہے الحمد للہ سب حق ہے اور علماء حق اپنی اپنی جگہ اہم ہے یہاں آپ کے انداز تحریر کی بات ہے' بات زیادہ کشش کی ہے الحمد للہ یہ بات حضرت مسعود ملت کے تحریر میں ہے اور آپ کے لکھنے کے انداز ہی کچھ اور ہے کہ پڑھ کر صحیح محبت و عقیدت ہوتی ہے اور تحقیقی اور سچی معلومات حاصل ہوتی ہیں...... ویسے ہر دور میں اللہ ایسی شخصیتوں کو بھیجتا ہے جس سے دین کی ترویج اچھے انداز میں ہو...... الحمد للہ! حضرت مسعود ملت اس دور میں سب سے اعلیٰ نظر آتے ہیں یہ حقیقت ہے ورنہ آپ حضرت کو دیکھ سکتے ہیں اور مل سکتے ہیں...... بہر حال یہی نہیں بلکہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جدید انداز میں علمی و تحقیقی کتب کی تصنیف و ترتیب کا سہرا بھی آپ کے سر ہے...... آپ نے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی شخصیت پر بہت لکھا اور کثیر تعداد میں مقالے و مضامین تحریر فرما چکے ہیں...... چند کتب منظرِ عام پر آچکی ہیں مثلاً "سیرت

مجدد الف ثانی''...... ''مجدد الفِ ثانی حالات افکار و خدمات''...... ''مجددِ الفِ ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال''...... ''مجدد ہزارۂ دوم''...... ''تجلیات امام ربانی'' اور ''صراطِ مستقیم'' قابل ذکر ہیں، اس کے علاوہ آپ کے سرپرستی میں امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس ہر سال صفر کے مہینے میں منعقد ہوتی ہے، جس میں متعدد علماء ومشائخ اور اسکالرز ودانشور حضرات حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی ودینی خدمات پر نہایت علمی وتحقیقی مقالات پیش کرتے ہیں جنہیں ادارۂ مسعودیہ کراچی ''یادگارِ مجدد'' کے عنوان سے ایک کتابی صورت میں شائع کرتا ہے...... حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی سیرت پاک، حضرت مسعود ملت کے دل ودماغ میں سمائی ہوئی ہے، اور ہر لمحہ اسی فکر میں رہتے ہیں کہ اس عظیم ہستی کے حالات عوام الناس تک ضرور پہنچنے چاہئیں...... آپ کی شخصیت کو اُجاگر کرنے میں حضرت مسعود ملت ہر لمحہ کوشاں رہتے ہیں...... محبت وعقیدت سے اِس روحانی شخصیت کے روحانی فیض کو جاری وساری کئے ہوئے ہیں......

پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی ایک مکتوب میں اس کا اظہار یوں پیش کرتے ہیں!...... ''مجلہ المظہر'' کی دو کاپیاں اور جہانِ مجدد الف ثانی کی فہرست موصول ہوئی۔ دسترخوانِ مسعودِ ملت کے ریزہ خواروں کے یہ حسین اور عظیم کام عہدِ حاضر کی اہم ضرورت ہیں، حضرت مسعود ملت ادام اللہ ظلہ علینا فی الدارین نے محققین و مفکرین کی جو قابل قدر جماعت تیار کی ہے، اس کے اثرات وثمرات سے ساری قوم مستفیض ہوگی۔ ''جہانِ مجدد الف ثانی'' تو اپنی نوعیت کا منفرد کام ہے، یوں محسوس ہوتا ہے جیسے چار سو سال سے ہند کے بند میخانۂ معرفت کے جام چھلک پڑے ہیں اور تشنہ کاموں کی پیاس کا دور ختم ہونے والا ہے۔ جہانِ مجدد الف ثانی میں حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے اجتہادات پر بھی ایک جامع مضمون ہونا چاہیئے۔ حضرتِ اقبال نے انہیں عرفان کا ''مجتہد اعظم'' قرار دیا ہے۔ اس پہلو پر کام کی ضرورت ہے۔

حضرت مسعود ملت کی بارگاہ میں دست بستہ سلام نیاز پیش کردیں باقی احباب طریقت کو بھی سلام نیاز [۱۳]...... بہت ہی خوب فرمایا حضرت مسعود ملت امام ربانی پر کام کررہے ہیں...... اس سے پہلے حضرت مسعود ملت نے اپنے استادِ محترم پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب مدظلۂ العالی کے ایماء پر حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی رضی اللہ عنہ کی عظیم علمی و روحانی شخصیت پر لکھنا شروع کیا اب تک لکھ رہے ہیں'...... حضرت مسعودِ ملت ایک مقالہ میں اس کا اظہار خود یوں فرماتے ہیں کہ!......

''دورِ جدید کے کمزور دلوں کے لئے اُولیاء کے حالات مایہ صد قوت وطمانیت ہو سکتے ہیں، جھوٹے سچے قصے کہانیوں سے زندگی نہیں بنا کرتی زندگی کے لئے جیتی جاگتی اور سچی سیرتوں کی ضرورت ہے، اس لئے ہم دسویں صدی کے عظیم بزرگ حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ (۱۰۳۴ھ/۱۶۲۴ء) کی سیرت مبارک اور اصلاحی کارنامے پیش کررہے ہیں، عقیدت کی نگاہ سے نہیں، حقیقت کی نظر سے۔ وہ مقلب القلوب ہے، جب چاہتا ہے دلوں کو پھیر دیتا ہے۔ [۱۴]

کوئی ہے مجھ میں کہ مجھ سے لئے جاتا ہے مجھے

دوسری جگہ یوں رقمطراز ہیں کہ!......

''اس میں شک نہیں کہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے اصل کارنامے عرصے تک مخفی رہے بلکہ خود آپ کی حیاتِ مبارکہ ایک ایسا عظیم الشان کارنامہ ہے جس نے عالم وعامی، صوفی وفقیہ، شاہ وگدا سب ہی کو متاثر کیا اور ایک ایسا انقلاب برپا کیا جس نے سرزمینِ پاک وہند میں سلطنتِ اسلامیہ اور ملّتِ محمدیہ کی کایا پلٹ کر رکھ دی ڈاکٹر اقبال مرحوم (م۔ ۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء) نے حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے تجدیدی اور اصلاحی کارناموں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے!

وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان
اللہ نے بر وقت کیا جس کو خبردار [۱۵]

حضرت مسعود ملت نے حضرت شیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی شخصیت و علمی حالات پر طویل مقالہ تحریر فرمایا تھا...... جس پر آپ کے والد ماجد شیخ اسلام حضرت مفتیٔ اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ محدث دہلوی قدس سرہٗ العزیز نے خود یہ دُعا فرمائی تھی کہ..... ''حضرت مجدد صاحب رحمہ المولی القوی کے حالات پر مقالہ تحریر کرنا مبارک ہو، اللہ تبارک و تعالیٰ کما حقہٗ اس میں کامیاب فرمائے اور ایسے امور میں تحاریر تم سے ہمیشہ کرائے'' [16]

ایک دوسرے مکتوب میں یوں دعا فرمائی کہ!......

حضرت شیخ قدس سرہٗ کے مقالے کی خبر نے نہایت درجہ محظوظ کیا، مولیٰ تعالیٰ تمہیں تمہارے جد امجد کا مظہر بنائے۔ [17]

دعا کامل تھی اور کیوں نہ ہو کہ وہ خود ایک ولی کامل..... اللہ والے اور سچے عاشق رسول تھے..... انہی دعاؤں نے آج حضرت مسعود ملت کو کہاں سے کہاں تک پہنچایا..... اللہ نے آج آپ کو وہ مقام عطا فرمایا ہے جو ہر صدی میں کسی ایک کو ملتا ہے الحمدللہ اس موضوع پر کافی طویل مضمون لکھا جا سکتا ہے بہر حال حضرت مسعودِ ملت خود اس کامل دُعا کا اظہار ایک مقام پر یوں فرماتے ہیں کہ:

''دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے، پھر ایک کامل دل سے نکلی ہوئی بات کیوں نہ اثر رکھتی؟ تنگ دامانی اور کم علمی کے باوجود تکمیلِ آرزو کے اسباب پیدا ہوتے چلے گئے اور بفضلہٖ تعالیٰ جون ۱۹۶۱ء میں مقالے کی پہلی قسط (بعنوان شیخ احمد سرہندی) ماہنامہ معارف (اعظم گڑھ) میں منظرِ عام پر آ گئی ہے۔''

شکر کدام فضل بجا آورَ کسے
عاجز بماند ہر کہ دریں افتکار کرد [18]

اہلِ علم و فضل نے اس مقالے کو قدر کی نگاہ سے دیکھا اور ہمت فزائی کی.....

اس مقالے پر جن جن اہلِ علم و اہلِ قلم والوں نے سراہا اور اپنے تاثرات پیش

کیئے......ان میں آپ کے استادِ محترم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان مدظلہٗ العالی نے جب یہ مقالہ مطالعہ کیا تو آپ کو یوں تحریر فرمایا کہ 'آپ کا مضمون معارف (جون) میں حضرت مجدد قدس سرہٗ کے متعلق پڑھ کر بہت جی خوش ہوا، بارک اللہ! بارک اللہ! اللہ پاک خوب خوب نوازے! آمین [19]

دوسرے مقام پر یوں فرمایا...... ''حضرت مجدد قدس سرہٗ کے متعلق آپ کا مضمون باہر کے لوگوں نے یعنی ہندوستان والوں نے بھی سراہا ہے۔ ماشاء اللہ۔

آپ کے استادِ محترم دامت برکاتہم العالیہ نے جب یہی مقالہ ماہنامہ الفرقان (لکھنؤ) میں ملاحظہ فرمایا تو بے ساختہ اپنی مشفقانہ دعاؤں سے نوازا اور تحریر فرمایا:......

''ماشاء اللہ آپ کا مضمون معارف سے اب الفرقان (لکھنؤ) میں ستمبر اور اکتوبر کی قسطوں میں نکل رہا ہے، آپ یقیناً قابل فخر ہیں اور باعثِ صد افتخار ہیں، دُنیا میں یہ مقبولیت ہے تو روحانیت اور عقبیٰ میں کس قدر نہ ہوگی، اللہ پاک خوب خوب نوازے، اور حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کے الطاف اقربیت سے بہرہ مند فرمائے آمین۔ [20]

یہ طویل مقالہ ماہنامہ معارف (اعظم گڑھ) مسلسل نو قسطوں میں شائع ہونے کے بعد ماہنامہ الفرقان (لکھنؤ) میں برابر آٹھ قسطوں میں شائع ہوتا رہا...... اس مقالہ پر تاثرات اور اس کی مقبولیت پر تفصیل سے ''تخصصاتِ حضرت مسعودِ ملت'' اور ''سیرتِ مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ'' میں ملاحظہ کر سکتے ہیں' راقم نے مختصر بیان کر دیا ہے......اس میں شک نہیں کہ حضرت مسعودِ ملت کے ساتھ یہ عظیم دعائیں تھیں...... انہی دعاؤں اور آپ کی انتھک محنت نے یہ عظیم سفر طے کیئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت ہی ہمت عطا فرمائی ہے...... اب آپ کی عمر شریف ۷۰ سال سے زائد ہوگئی ہے...... مگر آپ نے علمی کام اسی طرح جاری وساری کیئے ہوئے ہیں' اتنی عمر ہونے

کے باوجود بھی اس علمی کاموں کو جاری رکھنا یہ ہمت کی بات ہے' حالانکہ یہ تحریری کام کتنا مشکل ہے مگر یہ سفر جاری وساری ہے اللہ کا بڑا فضل ہے آپ پر......اس کے علاوہ آپ محفل پاک میں بھی شرکت فرماتے ہیں......مریدین واحباب کی خواہش پر محفل میں تشریف لے جاتے ہیں......اپنے مریدین واحباب پر بہت ہی بہت محبت وشفقت فرماتے ہیں'......دعا ہے اللہ عزوجل آپ کو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم و پیارے محبوبوں کے صدقے مزید آپ میں ہمت پیدا فرمائے اور آپ کے علم وعمل میں بھی یوں ہی اضافہ فرماتا رہے اور اسی طرح ہمیں بھی آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین'

عرض یہ کررہا تھا کہ حضرت مسعودِ ملت نے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی روحانی شخصیت پر جو تحقیقی کام شروع کیا ایک عظیم سلسلہ چل نکلا اور اب تک بے شمار اہل قلم نے بھی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی شخصیت پر لکھنا شروع کیا' اور پی۔ایچ۔ڈی کی سند حاصل کی۔ یونیورسٹی وکالجوں میں تو حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی شخصیت تو روشن ہی ہے......مگر ۲۰۰۲ء کے بعد صحیح معنوں میں کام کا آغاز ہوا اور اس نئے جدید انداز میں حضرت مجدد الف ثانی کی شخصیت کو اجاگر کرنے کا سہرا حضرت مسعودِ ملت کو ہی جاتا ہے......حضرت مسعودِ ملت کی کتابوں میں ایک جامع شواہد ودلائل ہوتے ہیں' جو لکھتے ہیں تحقیق وثبوت کے ساتھ ......حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے متعلق جو لکھا شواہد و دلائل کے ساتھ لکھا......جو واقعات وحالات لکھے اور پیش کئے ثبوت کے ساتھ......بلاشبہ آپ نے آج حضرت مجددِ الف ثانی علیہ الرحمہ کی عظیم شخصیت کی عام انسانوں کو پہچان کرائی......ان کی عظمت دل میں بیٹھتی چلی جاتی ہے سچی محبت وعقیدت بڑھتی چلی گئی ہے'......حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کوئی معمولی شخصیت نہ تھے......دسویں صدی ہجری کی عظیم شخصیت تھے......آج حضرت مسعودِ ملت نے عالمِ اسلام میں

ایسی ہستی کی پہچان کرائی اس وقت دین کا احیاء کیا جس وقت دین سے لوگ دور ہوتے جارہے تھے اور شریعت وسنت کا نام لینے والا کوئی نہ تھا...... ہر طرف کفر وبت پرستی عام ہو رہی تھی......ان حالات میں حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے اللہ عزوجل ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغامات کو روشن فرمایا......اپنے مکتوبات شریف سے دین کی تعلیمات دیتے رہے اور اپنی روحانی ونورانی تربیت سے پھر سے لوگوں کو دین کی طرف گامزن کیا یہ کوئی معمولی بات نہ تھی بلکہ بہت بڑی بات تھی......اللہ نے آپ کو یہ حوصلہ عطا فرمایا کہ یہ عظیم کام آپ سے ہوا ڈاکٹر علامہ اقبال نے سچ فرمایا تھا۔

وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

الحمدللہ آج حضرت مسعودِ ملت کی شخصیت بھی کوئی معمولی نہیں اللہ نے آج آپ کو قوت عطا فرمائی......دین وشریعت کو صحیح معنوں میں آپ جاری وساری کیے ہوئے ہیں ورنہ آج اس معاشرہ میں ہر کوئی اپنی اپنی بات کرتا ہے' الحمدللہ حضرت مسعود ملت خود بھی انہیں عظیم ہستیوں کے نقشِ قدم پر چل کر دین اسلام کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ مختصر یہ کہ آپ نے جدید اور عاشقانہ انداز میں حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی شخصیت پر کام کیا اور کر رہے ہیں، آپ کے زیر سرپرستی ''جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)'' کے عنوان سے بہت ہی اہم کام ہو رہا ہے تقریباً نو (۹) جلدوں پر مشتمل ہوگا' سات (۷) جلدیں عنقریب منظرِ عام پر آنے والی ہیں،......مزید تفصیل ''جہاں نما'' میں ملاحظہ فرمائیں،......اس کے علاوہ آپ برادرانِ طریقت کیلئے مکتوباتِ امام ربانی کا درس بھی دیتے ہیں اسی درس میں حضرت مسعود ملت رب کائنات اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شانِ مبارکہ کا بھی ذکر فرماتے ہیں......اسی درس مبارک میں اولیاء علماء کا

بھی تذکرہ فرماتے ہیں اور سب سے اہم یہ کہ قرآن و حدیث مبارکہ پر جو حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے جو اپنی زندگی مبارک میں اسرار و معارف بیان فرمائے اس درس میں حضرت مسعودِ ملت تفصیل سے بیان فرماتے ہیں یہ درس ایک تربیت گاہ ہے جہاں بگڑی ہوئی زندگی بنتی ہے' بلکہ یوں کہئے کہ انسان سے انسان بنتا ہے' اور اس درس میں کامل سے کامل بنتا ہے...... حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے ایک مکتوب شریف تحریر فرمایا جن میں انہی نصیحتوں کا ذکر کیا گیا جس کے معارف کا بیان حضرت مسعود ملت نے فرمایا کہ......

یہ مکتوب شریف چند نصیحتوں پر مشتمل ہے جن سے زندگی بنتی اور سنورتی ہے...... اچھی نصیحتوں پر عمل کرنے اور بری عادتوں کو ترک کرنا بڑی سعادت ہے...... خلاصہ مکتوب یہ ہے...... علمائے اہل سنت و جماعت کی رائے کے مطابق عقائد درست کرنے چاہئیں،...... جن کاموں کے کرنے کا شریعت میں حکم دیا گیا ہے ان کو بجالانا چاہئے اور جن سے منع کیا گیا ہے اُن سے بچنا چاہئے...... پانچوں وقت کی نماز سستی کے بغیر وقت پر پورے آداب کے ساتھ بجالانا چاہیئے...... نصاب کے حاصل ہونے پر زکوٰۃ ادا کرنا چاہئے...... حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کے زیورات پر بھی زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا ہے...... اپنے اوقات کو لہو لعب میں صرف نہ کرنا چاہئے اور بیکار کاموں میں عمر عزیز کو ضائع نہ کرنا چاہئے...... خصوصاً ایسے کاموں میں جن سے شریعت میں روکا گیا ہے اور بچنے کے لئے کہا گیا ہے ہرگز مشغول نہ ہونا چاہئے...... موسیقی اور گانوں سے رغبت نہ رکھنی چاہئے اور ان کی لذت پر فریفتہ نہ ہونا چاہئے کیونکہ یہ ایک ایسا زہر ہے جس میں شہد ملایا گیا ہے...... لوگوں کی غیبت نہ کرنی چاہئے یعنی لوگوں کے ایسے برے کام بیان نہ کرنے چاہئیں جو ان میں ہیں اور سخن چینی اور عیب جوئی نہ کرنی چاہئے یعنی دوسروں کے عیبوں کی تلاش میں نہ رہنا چاہئے۔ ان برائیوں پر شریعت میں سخت تنبیہہ کی گئی ہے

اور بڑی وعیدیں آئی ہیں...... جھوٹ بولنے اور بہتان لگانے سے بھی بچنا چاہئے یہ دونوں خراب عادتیں تمام مذاہب میں حرام ہیں اور ان کے کرنے والوں کے لئے شریعت میں سخت وعیدیں ہیں...... مخلوق کے عیبوں کو چھپانا اور ان کے قصوروں اور گناہوں سے درگزر کرنا بڑی ہمت کے کام ہیں...... غلاموں، کنیزوں، نوکروں پر مشفق ومہربان رہنا چاہئے...... ان کے قصوروں پر مواخذہ نہ کرنا چاہئے۔ موقع بے موقع ان کو مارنا، برا بھلا کہنا، تکلیف پہنچانا نامناسب ہے...... اپنے قصوروں اور کوتاہیوں پر نظر رکھنی چاہئے، جو اللہ تعالیٰ کے حضور ہم سے ہر وقت سرزد ہوتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کوتاہیوں پر مواخذہ نہیں فرماتا اور نہ ہمارا رزق روکتا ہے...... تصحیح عقائد اور احکام الٰہیہ کی بجا آوری کے بعد اپنے اوقات کو ذکرِ الٰہی میں مشغول رکھنا چاہئے (قول وعمل سے)...... جس قدر امورِ شرعیہ میں احتیاط برتی جائے گی اُس قدر ذکر میں لذت آئے گی اور جس قدر سستی کی جائے گی ذکر کی لذت اور شیرینی برباد ہوجائے گی، مولیٰ تعالیٰ ہم کو اِن نصیحتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ [۲۱] ہاں۔

شیخ احمد کے گلستان کے گلِ تر آپ ہیں
کاوشِ خستہ کو غم کیا، بندہ پرور آپ ہیں

اللہ اللہ! درس کا ماحول کیا ہوتا ہے ایک روح پرور سماں ہوتا ہے اور بلاشبہ کہا جاسکتا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا روحانی فیض اس درس ماحول میں حضرت مسعود ملت سے جاری وساری رہتا ہے...... حضرت مسعود ملت کے اندازِ درس سے سب متاثر ہوتے ہیں آپ کے روحانی درس سے سب مستفیض ہوتے ہیں ...... آپ کی بتائی ہوئی ہر بات دل میں اُترتی چلی جاتی ہے...... حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے ارشادات کو اتنے اچھے انداز میں اجاگر فرماتے ہیں کہ شاید ہی کوئی ایسا نظر آتا ہو...... اسی درس مبارک میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی

عظیم ہستی کے حالاتِ زندگی و دینی خدمات کو اجاگر فرماتے ہیں اور اُن مکتوبات کو اُجاگر فرماتے ہیں جو حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے وزراء، علماء و مشائخ کو لکھیں...... حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے انہیں دینی تعلیمات سے پھر سے شریعت و سُنت کی طرف راغب فرمایا جبکہ اُس دور میں یعنی اکبر و جہاں گیر بادشاہ کے دور میں جب لوگ دین سے بالکل دور ہوتے جا رہے تھے...... شراب عام ہو چکی تھی...... زنا کاری جیسے خیال عروج پر تھے جو اعام ہو چکا تھا...... یہاں تک کے بتوں سے مدد طلب کرنا شروع کر دیا تھا اکبر بادشاہ کا حال تو بہت ہی برا ہو چکا تھا، غرض یہ کہ نہ جانے کیا کیا غلط کام اُس دور میں عام ہو چکے تھے...... ایسے میں حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی ہی شخصیت تھی کہ جن کے مکتوبات اور ان کی روحانی و نورانی اثرات سے لوگ پھر سے دین کی طرف گامزن ہونے لگے...... حضرت مسعود ملت نے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی شخصیت کو اتنے اچھے انداز میں پیش کیا ہے جس کو پڑھ کر حضرت مجدد الف ثانی کی اہمیت و عظمت معلوم ہوتی ہے، اس میں شک نہیں کہ آپ پر حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا روحانی و علمی فیض جاری و ساری ہے، ...... آج حضرت مسعودِ ملت نے آپ کے علمی و دینی کارنامے کو روشن کرنے کا بیڑا اُٹھایا ہوا ہے، الحمد للہ اسی اہم کام کا بیڑا اٹھانے کے لیے ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء میں امام ربانی فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھی گئی جس کے سرپرست اعلیٰ حضرت مسعودِ ملت ہی ہیں...... بانی حضرت جاوید اقبال مظہری اور چیئرمین صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسعور احمد ہیں، اس کے علاوہ کئی اراکین بھی اس علمی مہم میں شامل ہیں...... اس فاؤنڈیشن کے قیام کا مقصد صرف یہ ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی علمی و دینی شخصیت کو روشناس کرایا جائے...... اور آپ کے فکری، علمی اور اسلامی نظریات کو عالمی سطح پر متعارف کرایا جائے...... الحمد للہ! اب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی شخصیت پر بہت کام ہو رہا ہے دیکھا جائے تو یہ سب حضرت مسعودِ ملت ہی کے سر

جاتا ہے'...... صاحبزادہ گل آغا سرہندی (گلزار خلیل، سامارو سندھ) اپنا اظہارِ خیال یوں پیش کرتے ہیں کہ آپ نے جس طریقے سے مسلک مجدد الف ثانی کی خدمت کی ہے وہ سب کے لئے اظہر من الشمس ہے واقعی آپ نے حضرت مجدد پاک رضی اللہ عنہ کے سچے اور بے لوث خادم ہونے کا حق ادا کیا ہے آپ کا اسم گرامی یقیناً حضرت مجدد کے محبوبوں کی لسٹ میں لکھا جائے گا۔ [۲۲]

خلیفہ حضرت سید محمد یحییٰ مجددی مدظلہ العالی (سجادہ نشین خانقاہ عالیہ مجددیہ، سرہند شریف، بھارت) ایک مکتوب میں یوں فرماتے ہیں کہ'!......سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی جو گرانقدر خدمات آپ نے انجام دی ہیں وہ باعثِ صد افتخار ہیں، حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی توجہات و تصرفاتِ خصوصی ہمیشہ آپ پر شامل حال رہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ فقیر آپ کیلئے اور تمام متوسلین حضراتِ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ و تمام برادرِ اسلام کیلئے بارگاہِ مجددیہ میں دعا گو ہے [۲۳]

در حقیقت آپ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی سیرت کے آئینہ بنے ہوئے ہیں۔ الحمد للہ آپ کا بھی وہی انداز ہے جو حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے انداز تھے' بلکہ یہ سمجھ لیں کہ بالکل حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے اندازِ تبلیغ بنے ہوئے ہیں...... بلاشبہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ آج ان کی محبت و عقیدت نے حضرت مسعود ملت کو کہاں سے کہاں پہنچادیا ہے...... اللہ نے آپ کو بھی بڑے بڑے اہم مقام عطا فرمادیئے اور آج آپ نے بھی وہی راہ اپنائی ہوئی ہے جو حضرت مجدد الف ثانی نے اپنائی تھی بہر حال عرض یہ کرنا ہے کہ آپ کے مشن میں ایک مشن یہ بھی ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی عظیم شخصیت اور عظیم دینی خدمات و کارنامے عوام میں اُجاگر کیئے جائیں...... آپ کی تحریر کی گئی کتاب ''سیرت مجدد الف ثانی'' (مطبوعہ کراچی: ۱۹۷۷ء) پڑھنے اور غور کرنے کے قابل ہے اس کتاب میں

آپ نے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے حسب ونسب، طفولیت وشباب، سیر و سلوک، گرد وپیش، تبلیغ واصلاح، نتائج واثرات، وصال وفراق، باقیات صالحات، رد وقدح اور صعود وعروج کا تفصیلی سے ذکر فرمایا...... یہ کتاب پڑھنے سے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی عظمت کا معلوم ہوتا ہے اور آپ کی خدمات علمی ودینی خدمات کے بارے میں صحیح معلومات حاصل ہوتی ہیں......

اِسی طرح آپ نے چودھویں صدی ہجری کی اہم اور عظیم شخصیت امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ پر بھی بہت کام کیا اور کر رہے ہیں...... حضرت مسعودِ ملت دامت برکاتہم العالیہ کو حکیم اہل سنت حکیم حضرت محمد موسیٰ امرتسری، حضرت علامہ محمد عبدالحکیم خان اختر شاہجہان پوری رحمۃ اللہ علیہما اور شیخ محمد عارف قادری ضیائی نے تقریباً آج سے ۳۵ سال پہلے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی طرف متوجہ کیا...... الحمدللہ آپ اعلیٰ حضرت کی طرف کیا متوجہ ہوئے اب سارے عالم کو اس طرف متوجہ فرما دیا...... اللہ نے یہ کام بیشک آپ سے کرایا...... اللہ اللہ! حضرت مسعود ملت خود ایک مقام پر کیا خوب فرما رہے ہیں کہ!......

"محسنین اہل سنت محترم حکیم محمد موسیٰ امرتسری اور علامہ عبدالحکیم خاں اختر شاہجہاں پوری مظہری کی تحریک پر ۱۹۷۰ء میں راقم نے امام احمد رضا پر کام کا آغاز کیا...... یہ وہ زمانہ تھا جب جامعات وکلیات اور تحقیقی اداروں میں محققین اور دانشور امام احمد رضا کے علمی مقام سے واقف نہ تھے...... بلکہ اِن ادروں میں امام احمد رضا کا ذکر وفکر بھی معیوب سمجھا جاتا تھا اور خود راقم بھی حقائق سے باخبر نہ تھا، لیکن جب ۱۹۷۰ء میں امام احمد رضا کے حالات اور علمی خدمات پر تحقیق شروع کی تو یوں محسوس ہوا کہ جیسے راقم ایک عظیم الشان خزانے تک پہنچ گیا ہو...... جو نہ معلوم کب سے زیرِ زمین دفن کر دیا گیا تھا...... ۱۹۷۰ء سے اب تک (۱۹۷۹ء) انیس سال گزر چکے

ہیں۔ یہ خزانہ برابر نکلنے چلا آ رہا ہے اور نہ جانے کب تک نکلتا رہے گا...... اس خزانے کے علمی جواہرات جب بازارِ عالم میں جوہر شناسوں کے سامنے پیش کیے گئے تو ہر طرف سے تحسین کی صدائیں بلند ہونے لگیں جہاں سناٹا اور ہُو کا عالم تھا وہاں ایسی چہل پہل ہوگئی کہ آبادیاں رشک کرنے لگیں، [۲۴]...... اللہ اللہ یہ بات ۱۹۷۰ء سے ۱۹۸۹ء تک کی ہے...... اندازہ لگائیں کہ آج تک اعلیٰ حضرت پر آپ نے کتنا کام کیا، آپ نے جو تحقیق شروع کی جس پر آج سارے اہل قلم اس طرف متوجہ ہوئے اس کے بعد اہل قلم واہل علم حضرات اعلیٰ حضرت کی طرف ایسے گامزن ہوئے کہ یہ سلسلہ اب چل نکلا اور اب اعلیٰ حضرت کا ہر جگہ ذکر ہونے لگا' الحمد للہ یہ سب حضرت مسعودِ ملت کا احسانِ عظیم ہے کہ آج لوگ اعلیٰ حضرت جیسی عظیم شخصیت سے واقف ہوئے...... راقم الحرف سمجھتا ہے کہ اس پر عالمِ اسلام بالخصوص عالم سنیت جتنا فخر کرے کم ہے...... یہی بات ایک مقام پر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری مدظلہ العالی نے خوب فرمائی اور الحمد للہ یہ سچ بھی ہے' آپ نے فرمایا کہ'!...... مسعود ملت کا دُنیائے رضویت ہی پر نہیں بلکہ تمام دنیائے سنیت نہیں بلکہ تمام دنیائے اسلام پر احسان ہے [۲۵]

ماہنامہ ''جہانِ رضا''...... لاہور ایک جگہ لکھتا ہے کہ حکیم اہلسنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے ایماء پر پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے اعلیٰ حضرت پر پہلا مقالہ ''فاضل بریلوی اور ترک موالات'' لکھا جسے مجلس رضا نے ہزاروں کی تعداد میں (۱۹۷۰ء) میں شائع کیا (یعنی یہ پہلا رسالہ تھا جس نے امام احمد رضا کو عوام الناس میں روشناس کرایا اور اسے پسند کیا گیا بھرپور انداز میں لوگوں نے پڑھا ایک نئی تحقیقی معلومات حاصل ہوئیں اور اسی طرح اس کے پڑھنے سے اعلیٰ حضرت کی اہمیت کا بھی علم ہوا) ۱۹۷۳ء میں مسعودِ ملت کا دوسرا مقالہ ''فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں'' شائع

ہوا پھر تو کام کی رفتار میں تیزی آ گئی اب تک ۱۸ لاکھ سے زائد لٹریچر مرکزی مجلس رضا نے رضویات پر شائع کر کے بلا قیمت تقسیم کیا ہے ۱۹۹۱ء میں مجلس رضا نے ماہنامہ ''جہانِ رضا'' جاری کیا یہ ماہنامہ اب تک باقاعدہ نکل رہا ہے'......

○

حضرت مسعود ملت خود اب تک بے شمار کتابیں، رسائل، مقالات و مضامین تحریر فرما چکے ہیں...... عزیزم محمد عبدالستار طاہری مسعودی صاحب نے ''آئینہ رضویات'' (جلد چہارم) میں اسی طرف توجہ دلائی ہے اور حضرت مسعودِ ملت نے جو اعلیٰ حضرت پر تحقیق شروع کی اور اس وقت کیا حالات تھے جب آپ نے کام شروع کیا اس کتاب میں مختصر تذکرہ کیا گیا ہے......مطالعہ کیلئے یہ کتابیں ضرور پڑھیں...... ماشاءاللہ اعلیٰ حضرت کی شخصیت پر اتنا کام کرنے پر حضرت مسعود ملت کو برابر فیض عطا ہوا اور ہو رہا ہے' یہی وجہ ہے کہ اللہ نے آپ کو اعلیٰ حضرت کے خاندان سے قرب عطا فرمایا......۲/دسمبر ۱۹۹۲ء کو آپ شہرِ رضا مرکز اہل سنت بریلی شریف اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پاک کی حاضری کے لئے محلہ سوداگران رضا نگر حاضر ہوئے تو خانوادۂ امام احمد رضا کے افراد اور وہاں کے علماء و دانشوروں نے ماہرِ رضویات، مسعودِ ملت، مجدد ملت حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد دامت برکاتہم العالیہ کا شاندار استقبال کیا اور آپ کو علمی و ادبی خدمات نیز رضویات پر کئے گئے کاموں کو سراہا اور ہدیۂ تحسین پیش کیا' جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف کے مہتمم نبیرۂ اعلیٰ حضرت مولانا منان رضا خاں مدظلہ نے ادارۂ ہذا میں آپ کو استقبالیہ دیا اور صدر المدرسین مولانا محمد حنیف خاں رضوی نے مہتمم جامعہ اساتذہ وطلبہ کے شہریوں کی جانب سے آپ کو خوش آمدید کہتے ہوئے اِمتنان وتشکر کا ہدیہ پیش کیا'...... [۲۶]

حضرت مسعودِ ملت جب ۲۰۰۰ء میں بریلی شریف حاضر ہوئے، تو اس موقع پر بھی بہت ہی پذیرائی ہوئی ہدیۂ تبریک پیش کیا گیا...... جامعہ منظر اسلام، بریلی شریف میں آپ نے خطاب فرمایا...... منظرِ اسلام کے اساتذہ وطلبہ نے خراجِ عقیدت پیش کیا اور سپاس نامہ بھی پیش کیا گیا...... صاحب سجادہ علامہ سبحانی میاں مدظلہ العالی کے بھائی علامہ تسلیم رضا خاں نے بھی سپاس نامہ پیش کیا[۲۷]...... سپاس نامہ جو پیش کیا گیا اس میں یہ تحریر موجود ہے کہ عالم اسلام کو رضویات کے اسرار و رموز سے آشنا کرنے والے صاحبِ علم و قلم و تحقیق ماہرِ رضویات مسعودِ ملت قبلہ دامت برکاتہم العالیہ کی آستانہ عالیہ رضویہ پر آمد مسعود اور ہم عاشقانِ رضا کے درمیان جلوہ گری پر مسرت وشادمانی کا اظہار کرتے ہیں' امام احمد رضا لائبریری ومرکز اہلِ سنت جامعہ رضویہ منظر اسلام اور حاضرین بزم کی جانب سے آپ کی خدمت بابرکت میں خوشبوئے ایمان سے معمور فضا میں عقیدت ومحبت کے گلدستے سے نچھاور ہیں...... مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت میں جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں وہ آپ ہی کا حصہ ہیں بلاشبہ یہ حقیقت ہے یہ در دعطا تب ہوتا ہے جب خاص عنایت ہوتی ہے...... آپ کی تحریر میں زندگی اور حرارت پائی جاتی ہے۔ اسلامیات اور خصوصاً رضویات کے موضوع پر آپ کی علمی وفنی کاوشیں، اندازِ نگارش، استدلال نشین مؤثر اور پرکشش ہے حسن و جمال کی پاکی و درخشانی، طبع مومنانہ کی عاشقانہ جولانی ایک ایک جملے اور ایک ایک حرف میں جھلملاتی نظر آتی ہے آپ کا شاہکار قلم جس سے علم وادب کے رازہائے سربستہ حل ہوتے ہیں۔ رموز ونکات اس طرح لکھتے ہیں جیسے عقل خود انہیں ناخن تدبیر سے سلجھا رہی ہے علم وعمل اور حکمت و دانائی کا درس بھی ہے علم وادب کے دامن پر ایسی گلکاریاں ہیں کہ دماغ کے لئے افزائش علم اور ذہن کے لئے مشعل راہ ہے۔ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت سیدنا امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں مقبولیت ایسی کہ دنیائے سنیت ''ماہرِ رضویات'' سے پہچانتی ہے۔ آج

رضوی گلی کے درودیوار جھوم جھوم کر کہہ رہے ہیں۔

جسے چاہا در پہ بلالیا جسے چاہا اپنا بنالیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے [۲۸]

علامہ محمد حنیف خاں رضوی (جامعہ نوریہ رضویہ بریلی) نے اپنے سپاس نامہ (۱۹۹۳ء) میں یوں فرمایا کہ یہ پر مسرت خیز لمحات اور مبارک و مسعود دن ہمارے لئے سرمایۂ افتخار اور ہماری خوش بختی کی تابندہ علامت اور واضح نشانی ہے کہ آج ہم یہاں جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف میں ایسی باوقار ہستی کو استقبالیہ دینے، ہدیہ تشکر، خراج عقیدت اور اپنے تاثرات وجذبات پیش کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں جس نے امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز کی عبقری شخصیت اور ان کی علمی و دینی خدمات کو اجاگر کرنے اور ساری دنیا کی عوام و خواص بلکہ کالجوں اور یونیورسٹیوں تک پہنچانے میں اپنی تمام تر توانائیاں صرف کردی ہیں'...... [۲۹]

اللہ اللہ!

؎ تو نے صیقل کیا آئینۂ رضویت کو
شک شکن، ریب ربا تیرا بیانِ مسعود
(بدر القادری)

○

ابھی ۵ رمئی ۲۰۰۴ء کو بریلی شریف میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضۂ مبارک پر چوتھی بار حاضری دی، سجادہ نشین علامہ سبحان رضا خاں سبحانی مدظلہ العالی نے استقبالیہ دیا، بڑا کرم فرمایا، چادر شریف عنایت فرمائی...... حضرت مسعود ملت کو حضرت مجدد الف ثانی اور اعلیٰ حضرت کا برابر فیض عطا ہو رہا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ نائب مجدد الف ثانی اور آئینہ رضا کے حیثیت سے جانے و پہچانے جاتے ہیں......

ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی زید مجدہ اپنے ایک مقالہ ''مسعودِ ملت اور امام احمد رضا'' (۱۹۹۳ء) میں یوں تحریر فرماتے ہیں ایشیاء کی سب سے بڑی مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں آج سے بیس سال قبل نہ تو امام احمد رضا کا کوئی نام لیوا تھا اور نہ ہی وہاں امام احمد رضا کے کام سے کسی کو کوئی دلچسپی تھی۔ ۱۹۷۶ء میں البتہ ماہنامہ المیزان کے امام احمد رضا نمبر میں پروفیسر ڈاکٹر نسیم قریشی اور ڈاکٹر حامد علی خاں جیسے لوگوں کے مقالات اور تاثرات شائع ہوئے۔ ڈاکٹر مختار الدین آرزو اور حکیم خلیل احمد جائسی تو اپنے تھے بہر حال اِن حضرات کے مضامین و مقالات ماہنامہ المیزان ہی میں دیکھنے کو ملے، بہت پہلے پروفیسر افتخار اعظمی نے امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری پر اپنا ایک تاثر پیش کیا تھا اور ڈاکٹر سر ضیاء الدین اس سے بھی بہت پہلے خدمت امام میں حاضر ہوئے تھے ریاضی کے لاینحل مسئلہ کے حل کے لئے بہر حال علی گڑھ یونیورسٹی میں ان کے سوا امام احمد رضا یا امام احمد رضا والوں کے لئے کوئی گنجائش نہ تھی۔ ہاں ۱۹۷۰ء کے بعد اِس یونیورسٹی میں بھی ایک دھماکہ محسوس کیا گیا۔ رضا کے نام پر جبکہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے قلم اٹھایا اور رضا پر ان کی پہلی اور تحقیقی کتاب ''فاضل بریلوی اور ترکِ موالات'' منظرِ عام پر آئی۔ علامہ سید ظہیر احمد زیدی، حکیم محمد خلیل احمد جائسی اور چند طلبہ جو شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خان کے مرید تھے، نے مل کر تعلیمات نامی ایک سہ ماہی رسالہ نکالا اور امام احمد رضا پر مضامین اس میں چھپنے لگے۔ نیز چند لوگ مل کر ہفتہ، پندرہ روزہ اور کبھی کبھی ایک ماہ میں امام احمد رضا کے سلسلے میں مذاکرہ وغیرہ کرنے لگے، تو کچھ چرچا امام موصوف کا وہاں ہونے لگا اور پھر مولانا محمود احمد بریلوی کا امام احمد رضا کی مرثیہ شاعری پر ایم فل کرنے کا رجسٹریشن ہوا اور انھوں نے یہ کام مکمل کیا...... اللہ کا شکر ہے کہ برف پگھلنے لگی ہے۔ کچھ کچھ جمود ٹوٹ رہا ہے اور اب دسمبر ۱۹۹۲ء میں پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب علیگڑھ یونیورسٹی میں پہنچے تو اُن کا شایانِ شان استقبال

ہوا۔ امام احمد رضا پر تقریریں ہوئیں اور پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب نے خود بھی امام موصوف پر علمی و تحقیقی اور پُر مغز تقریر فرمائی اور دانشورانِ علی گڑھ حیرت و مسرّت سے سنتے رہے۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے مسلم طلبہ کی تنظیم ''مسلم اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن'' (ایم۔ ایس۔ او) آف انڈیا، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی یونٹ نے ۲۸/ نومبر ۱۹۹۲ء کو کینڈی ہال میں استقبالیہ دیا، جو کہ زیر سرپرستی پروفیسر ایم۔ این۔ فاروقی وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علیگڑھ اور زیر صدارت پروفیسر اے۔ ایچ۔ صدیقی پروائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ منعقد ہوا۔ پروگرام شام ساڑھے سات بجے شروع ہوا۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے خصوصی خطاب فرمایا اور امام احمد رضا کا تعارف کراتے ہوئے اُن کے دینی، تجدیدی، اصلاحی، علمی و ادبی کارناموں پر روشنی ڈالی غالبًا یہ پہلا موقع ہے کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں امام احمد رضا کا اس شاندار طریقے سے چرچا ہوا اور امام احمد رضا پر کام کرنے والے کسی دانشور کی اس طرح پذیرائی ہوئی اور اس کی باتوں کو بغور سُنا گیا اور کسی نے بھی کوئی سوال و جواب یا تنقید دورانِ تقریر یا بعداز تقریر نہیں کی بلکہ کھلے دل سے امام احمد رضا کی عبقریت اور اُن کی عظمت کو تسلیم کیا گیا...... یہ بھی پروفیسر مسعود احمد کا ایک کارنامہ ہے کہ پہلی بار برصغیر کی اس عظیم یونیورسٹی میں امام احمد رضا کا بھرپور تعارف ہوا اور غلط فہمیوں کے غُبار و گُہر چھٹے اور امام احمد رضا پر کام کئے جانے کی فضاء اس یونیورسٹی میں ہموار ہوئی'' ......[30]

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ پر ۱۹۶۸ء سے تحقیق کا جو سلسلہ شروع ہوا...... اب تک جاری و ساری ہے بلکہ جیسے جیسے وقت گزر رہا ہے...... اس میں تیزی آتی چلی جارہی ہے...... الحمدللہ حضرت مسعودِ ملت نے یہ تحقیقی کام کا آغاز فرمایا اور اب تک بے شمار قلمکاروں نے امام احمد رضا کی شخصیت پر تحقیقی مقالے و مضامین لکھ چکے ہیں بلکہ یہاں تک کہ بے شمار اہلِ قلم نے اعلیٰ حضرت کی شخصیت پر کام کیا ڈاکٹریٹ کی

سند حاصل کی اور کر رہے ہیں اس کے علاوہ کئی اسکالرز ایم۔فل بھی کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں۔ سچ فرمایا تھا حضرت مسعود ملت نے کہ ''یہ خزانہ ہے کہ برابر نکالا جا رہا ہے۔ ختم ہونے کا نام نہیں''...... آپ نے اعلیٰ حضرت کی شخصیت کو اُجاگر کر کے ایک عظیم کارنامہ سرانجام فرمایا تاریخ اس کو دہراتی رہے گی ان شاء اللہ تعالیٰ......

ڈاکٹر پروفیسر مجید اللہ قادری زید مجدہ (اُستاد شعبہ ارضیات، جامعہ کراچی اور سیکریٹری جنرل ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی) نے یہ بات خوب فرمائی کہ ......''ڈاکٹر محمد مسعود صاحب تو اس زمانے کے وہ انمول موتی ہیں جن کو دنیا صدیوں دعائیں دیتی رہے گی، کیونکہ آپ نے جس عاشقِ صادق پر ۲۵ سال قبل قلم اٹھایا تھا، آج اس کی بہاریں الحمد للہ وہ خود زندگی میں دیکھ رہے ہیں اور اب آپ ''فنا فی الرضا'' کے مقام سے آگے ''فنا فی الرسول'' کی منزل کی طرف گامزن ہیں اور آپ نے اپنی زندگی میں یہ ثابت کیا کہ ''فنا فی الرسول'' کا مرتبہ بغیر اولیائے کاملین کی محبت کے حاصل ہو ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ انھوں نے جب کامل ولی کا دامن تھاما تو اللہ نے آپ کو یہ مقام دیا کہ ہر جگہ اب آپ کی ذات آئینہ رضا بن گئی ہے اور احقر کیونکہ بہت قریب سے حضرت کو دیکھ رہا ہے اس لئے بلا مبالغہ یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ پورے کراچی میں علماء کی صفوں میں چند میں سے ایک ہیں اور اتباع رسول میں سرشار ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس ولی کامل سے ہمیں دیر تک مستفیض ہونے کا موقع عطا فرمائے آمین۔ آپ خوش نصیب ہیں کہ ولیٔ کامل کی زندگی کی ہر ساعت کو محفوظ فرما رہے ہیں۔ [۳۱]

یہ تحقیقی بات بلاشبہ اللہ نے ہمیں یہ عظیم شخصیت عاشقِ رسول اور ولی کامل شخصیت سے وابستہ فرمایا، بلاشبہ اس طرح آج اور آنے والے دور میں آپ کی شخصیت کو زمانہ عزت کی نگاہ سے دیکھے گا''...... ہاں تو بات ہو رہی کہ آج حضرت مسعود ملت کو اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کام کرتے ہوئے ۳۴ رسال گزر چکے

ہیں مگر کبھی انعام وکرام کی خواہش ظاہر نہ فرمائی...... ہاں مگر اللہ کی طرف سے انعام وکرام ملے اس سے کون انکار کرسکتا ہے دیکھا جائے تو یہ بھی ایک انعام ہے کہ آج حضرت مسعود ملت ساری دُنیا میں ''ماہر رضویات'' کے لقب سے بھی یاد کئے جاتے ہیں...... آپ نے امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر تحقیقی کام ۱۹۷۰ء سے شروع کیا اور آج تک کام جاری وساری ہے، اسی دوران آپ نے کثیر تعداد میں تحقیقی مقالات ومضامین تحریر فرماچکے ہیں اور تقدیمات ومقدمات کی ایک، طویل فہرست موجود ہے...... حضرت مسعود ملت اعلیٰ حضرت پر بے شمار کتابیں تحریر فرماچکے جن میں محدث بریلوی...... فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں...... فاضل، بریلوی اور ترکِ موالات...... عبقری الشرق مولانا احمد رضا خان بریلوی...... امام احمد رضا اور علوم جدیدہ وقدیمہ...... امام احمد رضا اور عالمی جامعات...... اُجالا...... مشرق کا فراموش کردہ نابغہ...... گناہِ بے گناہی...... غریبوں کے غمخوار...... حیات مبارک امام اہل سنت...... خوب دنا خوب...... حیات امام اہلسنت...... اکرام امام احمد رضا...... دائرہ معارف امام احمد رضا...... امام احمد رضا اور عالم اسلام...... تاج الفقہاء...... تنقیدات وتعاقبات امام احمد رضا...... عشق ہی عشق...... عاشقِ رسول...... مولانا احمد رضا خان بحیثیت سیاستدان...... امام احمد رضا اور حرکت زمین...... امام احمد اور دارلعلوم منظر اسلام...... حیاتِ مولانا احمد رضا خان بریلوی...... گویا دبستان کھل گیا...... ارمغان رضا، دارالعلوم منظرِ اسلام بریلی شریف، رہبر ورہنما اور انتخاب حدائق بخشش وغیرہ وغیرہ خاص قابلِ ذکر ہیں...... اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر آپ نے اُس وقت کام شروع کیا جب جدید علمی دنیا میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے بہت ہی کم لوگ واقف تھے، حضرت مسعود ملت نے تحقیق کا سلسلہ شروع کیا اور آج تک یہ سلسلہ ایسا جاری وساری ہوا کہ اب ہر جگہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی علمی شخصیت روشن نظر آرہی ہے، یہ

سعادت حقیقتاً حضرت مسعود ملت ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعودِ احمد دامت برکاتہم العالیہ کے ہی حصہ میں آئی...... حضرت مسعود ملت نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے شخصیت کے ہر پہلو پر کام کیا، اب جہاں اعلیٰ حضرت کا ذکر ہو رہا ہے وہاں اب حضرت مسعود ملت کی عظیم شخصیت کا تذکرہ ہو رہا ہے...... اعلیٰ حضرت چودھویں صدی کے مجدد اور عظیم شخصیت تھے، الحمد للہ آج حضرت مسعود ملت کی شخصیت بھی اہم مقام حاصل کر چکی ہے، آپ نے کثیر تعداد میں تقدیمات وتقاریظ ومقدمات اعلیٰ حضرت پر لکھی جانے والی کتابوں پر تحریر فرمائی ہیں جو کہ ''آئینہ رضویات'' (مرتبہ محمد عبدالستار طاہر) عنوان سے چار جلدوں میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی نے شائع کر دی ہیں...... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر آپ نے الحمد للہ جتنا تحقیقی کام کیا ہے اور اِن کی شخصیت کو اُجاگر کیا ہے شاید ہی کسی نے کیا ہو، پوری دُنیائے سُنیت کے لوگ یہ جانتے ہیں کہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے بقول وہابیہ دیوبندیہ اعلیٰ حضرت کی شخصیت کو دوبارہ قبر سے نکالا ہے اور اِن کی خدمات کو عوام الناس تک پہنچایا ہے...... کچھ لوگوں نے تو یہاں تک کہا کہ ''ہم نے احمد رضا کو تو دفن کر دیا تھا، فلاں پروفیسر (حضرت مسعود ملت) نے قبر سے نکالا ہے اب اُنہیں دوبارہ دفن کرنے میں نصف صدی لگے گی''۔ [۳۲]

حضرت مسعود ملت نے اعلیٰ حضرت کے تجدیدی، علمی، دینی، ملی، سماجی، اصلاحی، ادبی، سائنسی کارناموں کا بڑے ہی دلنشین پیرائے میں ذکر فرمایا ہے...... ایک مقام پر ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی مدظلہ العالی تحریر فرماتے ہیں کہ...... ''پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے ان پر قلم اٹھایا تو جمود ٹوٹنے لگا اور عالم یہ ہوا کہ متعدد جگہوں پر امام احمد رضا پر تحقیق وتحریری کام کے لئے ادارے واکیڈمیاں قائم ہونے لگیں اور لوگوں کے حوصلے بلند ہونے لگے...... مصنف بھی ابھرے، مصنف گر بھی اٹھے اور منتظم مہتمم نیز ریسرچ اسکالر بھی ابھرے اور ہر طرف حرکت وعمل کی گہما گہمی نظر آنے لگی''۔ [۳۳]

دوسری جگہ یوں رقمطراز ہیں کہ......

"آج زمانہ اُسی عاشق...... رضا کے حُسن کا جلوہ دکھانے والے...... ادیب ومصنف اور محقق ودانشور سے خوب خوب واقف ہے۔ ایسا نہیں کہ کل اُس کی شخصیت محتاج تعارف تھی، وہ کل بھی جانا پہچانا جاتا تھا مگر اُس کی جان پہچان اور اُس کے مان واُس کی آن وبان کا جو عالم آج ہے البتہ وہ کل نہیں تھا...... عاشقِ رسول کے عشق نے اُسے خوب خوب مہکا اور چمکا دیا...... وہ مہکتی اور چمکتی ہوئی شخصیت ہے...... ایک ڈاکٹر، پروفیسر، دانشور، ایک سکالر، ایک رائٹر، ایک عالم دین، سجادہ نشین جسے زمانہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کے نام سے جانتا، پہچانتا اور مانتا ہے...... عالی نسب، عالی خاندان، عالی ظرف، اعلیٰ تعلیم یافتہ، اعلیٰ دماغ، اعلیٰ اخلاق، اعلیٰ کردار، سب کچھ اعلیٰ ہی اعلیٰ...... ان کو دیکھئے تو گلابوں کی یاد آئے...... اِن سے ملئے تو سحابوں کی یاد آئے۔ بات کرتے ہیں تو امرت رس ٹپکاتے ہیں...... کیا حُلیہ ہے، کیا نقشہ ہے...... اسلاف کا نمونہ، کیا علم ہے، کیا قلم ہے...... علم ایسا کہ ذہن وفکر سے لے کر دل کی دُنیا نُور بار کردیتے ہیں...... قلم ایسا کہ حقائق ومعارف کی دُنیا کی سیر کرائے، سینۂ قرطاس پر علم کے موتی لٹائے"......

نور و عظمت وہ لکھے، حسن کا وہ باب لکھے
وہ قلم جب بھی اُٹھے، عشق کی کتاب لکھے [۳۴]

بلاشبہ آپ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے علمی وتجدیدی کارناموں کو جدید انداز میں پیش فرما کر آج علمی دنیا واہلِ علم سے ماہر رضویات کا خطاب پایا......

اسی پر برادرم محمد عبدالستار طاہر نے اپنی کتاب "مسعود ملت اور رضویات" میں اور جامعہ عین الشمس، قاھرہ کی فاضلہ پروفیسر نبیلہ اسحاق نے اپنے مقالے "امام احمد

رضا اور مسعود ملت'' میں رضویات پر مسعود ملت کی تمام علمی کاوشوں کو سمیٹا ہے مطالعہ کر سکتے ہیں'......

حضرت علامہ محمد عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری مظہری رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ حضرت مسعود ملت کی اپنی خدمات پر اس کا اظہار یوں فرمایا کہ...... ''میرے ولی نعمت، مخدوم مکرم، پروفیسر، مرشد، سعادتِ لوح و قلم، حضرت مسعودِ ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب زید لطفہٗ کے نام نامی اسم گرامی سے آج کون واقف نہیں، عالمی سطح پر بھی آپ کو جانتے اور مانتے ہیں۔ آپ نے عمر عزیز کا ایک گرانقدر حصہ فروغ و ترویج رضویات کے لئے صرف فرمایا ۱۹۷۰ء سے، تادمِ امروز، آپ کا راہوارِ قلم سرپٹ دوڑتا چلا جا رہا ہے۔ آپ کی علمی و قلمی فتوحات بین الاقوامی سطح پر مسلم ہیں۔ آج آپ رضویات کے سلسلے میں واحد اتھارٹی تسلیم کئے جاتے ہیں، آپ کی حیثیت ایک مینارۂ نور کی ہے۔ جس کی روشنی میں اہلِ قلم منزل کے لئے رہنمائی پاتے ہیں۔ ۳۵

سچ فرمایا کہ آج اہل قلم حضرات آپ سے راہنمائی حاصل کرتے ہیں...... مقالات و مضامین ہوں' حضرت مسعود ملت انہیں رہنمائی اور حوصلہ عطا فرماتے ہیں'...... علامہ مفتی محمد مطیع الرحمٰن صاحب (شام پور، مغربی بنگال، انڈیا) نے حضرت مسعود ملت کے بارے میں اپنے اظہار خیال میں یوں فرمایا کہ...... ''پروفیسر مسعود احمد علم و تحقیق کی دنیا میں ایک معروف اور مسلم شخصیت کا نام ہے۔ ارباب مذاہب کی انجمن ہو یا یارانِ ادب کی بزم، وہ ہر جگہ یکساں اعتبار سے دیکھے جاتے ہیں اور معارف رضا کی حیثیت سے تو وہ ''وحدہٗ لاشریک'' ہیں یعنی اپنی نظیر آپ۔ اسی لئے لوگ انہیں ماہر رضویات کہتے اور لکھتے ہیں''۔ ۳۶

الحمدللہ اب تو ماہرِ رضویات سے جانے و پہچانے جاتے ہیں کیونکہ آپ نے اعلیٰ حضرت پر بہت کام کیا اور پہلے ہی عرض کیا چکا کہ اہل قلم و اہل علم بھی آپ ہی

سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں'...... جتنا آج کام ہو رہا ہے الحمدللہ یہ سب حضرت مسعودِ ملت کی عظیم محنت کا نتیجہ ہے،...... صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری مدظلہ العالی (صدر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی) ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ...... ''یہ حقیقت ہے کہ آپ کی سیرت و کردار، اندازِ گفتار اور طرزِ تحریر سے ایک عاشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عرفان اور اس کے ''عشقِ سرمدی'' کی لذت آشنائی حاصل ہوتی ہے۔ یوں تو اِن کی علمی اور تصنیفی زندگی کی ابتداء ۱۹۵۶ء کے اوائل سے، ہوتی ہے لیکن بارگاہِ خداوندی سے ان کے قلم کو وقار، تمکین اور اِن کی تحریرات کو عزت و افتخار اس دن سے عطا ہونا شروع ہوا جب اِن کا شہوارِ قلم ''ادبی تحقیق کے، ایک راز'' اور ''مدحتِ سنبل و ریحان'' کے خارزار سے گزر کر حصولِ رضائے احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے بحرِ عشق میں غوطہ زن ہوا اور احمد رضا کے چشمۂ آبِ حیوان سے اپنی علمی و تحقیقی تشنگی کو سیراب کرنا شروع کیا۔ اسی ''ریاضتِ عشق'' نے ''مسعودِ ملت'' کے تاج کے ساتھ ''مسندِ رضویات'' پر صدر نشین کیا اور آپ کے قلم کو اعتبار و اعتماد اور نگارشات کو قبولِ عام کی سند بخشی''۔ [۳۷]

دوسری جگہ آپ یوں رقمطراز ہیں کہ...... علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کا اسم گرامی دنیائے ''رضویات'' میں ایک سند کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان کا اندازِ تحریر و تحقیق ایک جداگانہ اسلوب کا حامل ہے''۔ [۳۸]

بلکہ یہ بھی کہہ لیں کہ آج حضرت مسعودِ ملت ''آئینہ رضا'' بن کر دین اسلام کی خدمت کر رہے ہیں...... تاریخ یاد دلاتی رہے گی کہ آپ نے (دسویں صدی ہجری اور چودھویں صدی ہجری) دو عظیم شخصیات کے علمی و دینی حالات و خدمات کو اُجاگر کیا اور ان ہستیوں کے روحانی فیض کو جاری و ساری کیا'...... غور کرنے کی بات ہے کہ اللہ نے حضرت مسعودِ ملت سے ہی یہ کام لئے...... یہ معمولی بات نہیں بہت بڑی بات ہے...... بیشک اللہ جس سے چاہتا ہے اس سے کام لیتا ہے...... یہ حقیقت ہے

کہ عظیم سیرتوں کو عام کرنے والا خود عظیم ہوتا ہے کیونکہ یہ کام وہی لوگ کر سکتے ہیں جو خود اس قابل ہوں' بلاشبہ یہ کیا جاسکتا ہے کہ حضرت مسعود ملت میں یہ خداداد صلاحیت موجود ہے اور ویسے بھی بیشک یہ سب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے کہ وہ جسے چاہے عزت بخشے اور جیسے چاہے عظیم مقام سے نوازے ......الحمدللہ حضرت مسعودِ ملت خود آج عظیم ہوتے چلے جارہے ہیں...... اِن کی سیرت وکردار اس دور میں اعلیٰ ہے اور اِن کا عمل شریعت وسُنت میں سرشار ہے......اس میں شک نہیں کہ آئندہ تاریخ اِن کی یاد دلاتی رہے گی، انشاءاللہ تعالیٰ......

○

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسعود ملت کو کن کن اہم انعامات واکرام سے نوازا ہے'...... الحمدللہ ان جیسا اس دور میں کوئی نہیں......اُن کے مداحوں میں علماء و مشائخ اوراولیائے وصوفیائے کرام بھی ہیں' پروفیسر' ڈاکٹر، دانشور وادیب بھی ہیں اور صحافی حضرات بھی ہیں' ان حضرات نے جن القاب وآداب سے یاد کیا اوران کے تأثرات پڑھ کر ماشاء اللہ بہت خوشی ہوئی کہ اللہ نے ہمیں ان سے وابستہ فرمادیا...... یہ بڑی خوش نصیبی کی بات ہے......اللہ نے بڑا کرم فرمایا ہم گنہگاروں پر کہ یہ نعمت بھی ہمیں عطا کی...... کیونکہ ایسی شخصیت کا ملنا بھی ایک نعمت سے کم نہیں' بہرحال یہ خطابات والقابات پڑھ کر حضرت مسعود ملت کی شخصیت اوران کی عظمت کا اندازہ لگائیں اور غور کریں کہ اللہ نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم و پیارے محبوبوں کے وسیلے جو آپ کو انعامات عطا فرمائے ہیں' یہ بھی کسی کسی کو نصیب ہوتے ہیں......حالانکہ غور کیا جائے تو دنیاوی انعامات ہیں'......ورنہ آخرت کے انعامات تو کچھ اور ہی ہیں......اس میں شک بھی کیا ہے کہ اللہ کے پیارے دنیا میں بھی سرخرو ہوتے ہیں اور آخرت میں بھی سرخرو ہوں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ......

اللہ اللہ! اب وہ القابات وخطابات بھی ملاحظہ فرمائیں جن سے آپ نوازیں گئے ہیں اور یہاں ذکر کئے جارہے ہیں..... سنیئے سنیئے اور خوب غور کیجئے.......

جیسے مثلاً ایک رائٹر، مفکرِ دانشور، ممتاز دانشور، ریسرچ اسکالر، عظیم قلمکار، محقق بے بدل، محقق ومورخ، محققِ عصر، کوثر نگار، فراخدل قلمکار، تحقیق نگار، رئیس التحریر، سحر نگار ادیب، تاریخ نگار، فاضل مورخ، مضمون نگار حقیقت پسند محقق، صحافت وقلم کے شہسوار، آتش بیاں، موثر بیانِ مبلغ، آتش رقم، ژرف نگار محقق، تحریر نگار، مایۂ نازاہل قلم، حاضر القلم، متعغر المضمون اشحاتِ قلم، نازشِ لوح وقلم، سعادتِ لوح وقلم، شیخ طریقت، رہبرِ شریعت، رہبر بے مثل و بے بدل، ذی وقار عالی مرتبت، عالم و فاضل، عالم باعمل، پیر کامل، عظیم عارف، پیرِ راسخ، ولی کامل، عارف باللہ، صوفی باصفا، فنا فی اللہ، عالم ارجمند، مالکِ عزمِ بلند، صاحبِ کرامت، صاحبِ فضیلت، طریقت پنہاں، جانِ جہاں، محبوبِ جہاں، نورِ نظر، محافظ ناموسِ رسالت، عاشقِ رسول، عاشق صادق، مجسم عشق رسول، ذوالمجد والکرم، روحِ رواں، بقیۃ السلف، حجۃ الخلف، مفتی وقت، ماہر جدید وقدیم علوم، قدیم وجدید علوم کے جامع، آسمان علم کے کوکب درخشاں، آسمانِ علم وعرفان، واقف اسرار اور رموز حقیقت، قاطع بدعت، مثالی متعلم، قابلِ تقلید معلم، باصلاحیت منتظم، یقین محکم، عمل پیہم، عدیم النظیر، مجسمۂ سچائی، فرماں برداری، حق کی رہبری، خشیت ایزدی، حق کی روشنی، بے حد خوبیوں و صفات، نابغہ روزگار صاحبِ علم، علم و دانش کا حقیقی سرچشمہ، عشقِ الٰہیہ، حبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، مہذب قابلِ اعتماد، اعلم العلماء، افقہ الفقہا، سند المحققین، قدوۃ المحققین، علامہ زماں، نباض دوراں، محبوبِ ملت، مجسم درس گاہ، مجمع اخلاق، باللیل ھم مھجعون، مایہ ناز مفکر، مفکرِ اسلام، مورخِ اسلام، نعمتِ اسلام، نعمتِ عظمیٰ، نازشِ اسلاف، اسلاف کی یادگار، مستقبل شناس، پیکر صدق و وفا، منبع جودوسخا، ماہر تعلیم، ماہر تصنیفات، ماہر نفسیات، مفکرِ اہل سنت، سرمایۂ اہل سنت، فخرِ اہل سنت، تاجِ

اہلسنت ، محبِ اہلسنت ، گنجینۂ اہلسنت ، نیرِ تاباں تاج اہلسنت ، تاجدارِ اہلسنت ، محترم المقام محبِ سنیت ، سرمایۂ سنیت ، افتخارِ سنیت ، نبہانی العصر ، خلیفۂ اعظم ، نائب اعلیٰ حضرت ، ترجمان مسلک اعلیٰ حضرت ، ناشرِ رضویت ، آئینہ رضا ، فنافی الرضا ، فیضانِ رضا ، مجددِ برحق ، مجدد مأۃ حاضرہ ، سرمایۂ ملت ، مسعودِ ملت ، ادب کے پیکر و ماہرِ ادبیات ، قلیل النوم ، الولد سر لابیہ ، قبلہ و کعبہ سیدی و مولائی حضور قبلہ ، واجب صد تکریم و تعظیم ، عظیم المرتبت ، عالی مرتبت ، مرّبی و مشفق ، حضور والا تبار ، فاضل گرامی حضرت فیض درجت ، احسان نظر ، بفیضانِ نظر ، مینارۂ نور ، وغیرہ وغیرہ

اللہ اللہ!

اپنے دامن میں لئے علم کا بحرِ زخار
دائرے میں کرم خاص کے محدود ہے وہ
(مسلم احمد نظامی)

احقر اُن القاب کو بھی اُجاگر کرنا چاہتا ہے جو آپ کو منقبت شریف میں عطا کئے گئے ملاحظہ فرمائیں!...... پیکرِ حسنِ عمل ، سرمایۂ روحانیت ، دبستانِ شریعت کا نصاب ، اسرارِ علم ، معرفت کے رازدار ، شک شکن ، ریب رُبا ، آفتابِ علم و حکمت ، مصدرِ فہم و فراست ، گوہر کانِ فصاحت ، حاصلِ گنج بلاغت ، رازدارِ حُسنِ فطرت ، مظہر روح ثقافت ، اتالیق معظم ، پیکرِ الطاف و شفقت ، مستی صہبائے اُلفت ، دین و ایمان کی حرارت ، گلستانِ ادب ، صاحبِ لطف ، عالم موعود ، مظہری شانِ مجسم ، زمرۂ لا یحزنون ، شاہین فضائے آسمانِ نیلگوں ، علم تصوف کے بحرِ بیکراں ، شیخ احمد کے گلستان کے گلِ تر ، افتخارِ سنیت ، فکر و فن کی شان و شوکت ، عاشقِ شمع رسالت ، ثناء خوانِ رسول ، عاشقِ محبوب ، سراپا محبت ، سراپا چاہت ، جادو بیاں محرر ، علم کا بحرِ ذخار ، گراں مایہ جہانِ مسعود وغیرہ وغیرہ۔ اللہ اللہ!

آفتابِ علم و حکمت حضرت مسعود ہیں
مصدر فہم و فراست حضرت مسعود ہیں

ابھی ۱۶؍ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ مطابق ۵؍جون ۲۰۰۴ء کو فقیر کے ہاں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی (تیسری) محفل مبارک منعقد ہوئی جس میں صاحبزادہ سید محمد علم الدین شاہ الازہری صاحب زید مجدہٗ (فاضل جامعہ الازہر، مصر) نے دوران تقریر حضرت مسعود ملت دامت برکاتہم العالیہ کی شخصیت پر جو روشنی ڈالی اور اپنی محبت و عقیدت کا جو اظہار فرمایا وہ غور کرنے اور سمجھنے کے قابل ہے..... تقریر کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ...... ''محترمی ومکرمی مسعودِ ملت، مسعودِ دین، مسعودِ اسلام، عاشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضورِ جناب حضرتِ علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ خداوند قدس ان کا عظیم سایہ ہمارے سروں پر تا ابد قائم ودائم رکھے اور انہیں محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی خدمت زیادہ سے زیادہ نصیب فرمائے، ہماری اس محفلِ مکرمہ میں ایک ایسی ہستی تشریف فرما ہیں کہ بیک وقت خداوند قدس نے اِن کے سر اقدس پر علمیت کا تاج سجایا ہے اور عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے دل میں سجایا ہوا ہے، نظر بھی روشن ہے، دل بھی روشن ہے، دماغ بھی روشن ہے، قلم بھی روشن ہے، خداوند قدس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ان کو امن وامان میں رکھے۔ (آمین)

آپ نے دورانِ تقریر یہ بھی فرمایا کہ ''سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال اور جو اُن حسن سے محبت کرتے ہیں وہ خود سراپا حسن بن جاتے ہیں،...... کسی کو حسین دیکھنا ہے تو میرے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسا کوئی خوبصورت وحسین نہیں اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا، اگر محبت کرنی ہے تو اس حسن والے کے ساتھ محبت کرو کہ سراپا حسن بن جاتا ہے، بیشک جو میرے آقائے محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے، بیشک سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن سے محبت کرتا ہے وہ بھی سراپا حسن بن جاتا ہے ۔

جس کے حسن کا عاشق بھلا اے دل

حسین ایسا بھی ہے کوئی حسینوں میں

یہ ڈاکٹر صاحب قبلہ کی ذات دیکھ رہے ہو، سراپا حسن بن جاتا ہے ؎

جس کے حسن کا عاشق بھلا اے دل

حسین ایسا بھی ہے کوئی حسینوں میں

میرے محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن کے ساتھ محبت کرنے والے حسین بن کر محفل میں بیٹھے ہوئے ہیں، سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن کے جلوے اپنے دامان میں سمائے ہوئے ہیں'' ...... اللہ اللہ! حسن سے ایک شعر یاد آیا اور کہنے والے نے خوب کہا کہ ؎

راز دارِ حسنِ فطرت حضرت مسعود ہیں

مظہرِ روح ثقافت حضرت مسعود ہیں

(مہجور)

ماشاء اللہ! حضرت مسعود ملت سراپا حسن و سراپا عاشق ہیں اس میں کوئی شک نہیں؛ کیونکہ حضرت مسعود ملت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق اور سچے سنتوں کے پیرو ہیں ...... سچ فرمایا علم الدین صاحب نے کہ حضرت آج اس محفل میں سراپا حسن بن کر بیٹھے ہوئے ہیں ...... الحمد للہ کیوں نہ ہو کہ آپ شریعت کے عامل اور سنت مبارکہ کے آئینہ ہیں ...... میں اس موضوع پر گفتگو کرتا مگر صفحات میں گنجائش نہیں ......

یکم اگست ۱۹۸۳ء/۲۳ ذیقعدہ ۱۳۸ھ میں جناب مسلم احمد نظامی صاحب کے تأثرات ہمیں یوں ملتے ہیں جس میں حضرت مسعود ملت کی شخصیت کو مختصراً بڑی ہی محبت و عاشقانہ انداز میں پیش کیا گیا ہے ...... آپ بھی پڑھیے اور خوب غور کیجئے:-

فرمایا...... ''میرے رسول کے سچے نقشے آج بھی موجود ہیں۔ یہ نقشے ملیں گے کالجوں میں، جدید علمی درسگاہوں میں، ہر بات انوکھی معلوم ہوتی ہوگی مگر ہاتھ کنگن کو آرسی کیا...... تجربہ شرط ہے آؤ میرے ساتھ...... چلو پاکستان...... ٹھٹھہ (بالائی سندھ) میں مشہور و معروف جگہ ہے اس میں ایک سرکاری کالج ہے۔ دیگر اساتذہ کے علاوہ وہاں ایک پرنسپل بھی ہوگا...... کون؟ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، یہ مظہر اللہ کا لختِ جگر...... اللہ رسول کا شیدائی دنیا میں دین کے مزے لے رہا ہے...... اس کی سیرت سے بڑھ کر صورت...... اس کی صورت سے بڑھ کر سیرت' ہے کوئی ہمت والا جو انگلی رکھ کر بتائے کہ سیرت مسعودی میں خدانخواستہ یہاں جھول ہے یا پانی مر رہا ہے!...... ہے کوئی مائی کا لال جو کہے کہ پروفیسر مسعود کی زندگی کا فلاں پہلو خلافِ شریعت ہے۔ اس کا ہر فعل...... اس کی ہر پیش رفت...... حرکات و سکنات...... سب، جی ہاں سب!...... عین شریعت...... اس کا کردار بے داغ...... اس کی گفتار دلنشین، صابر و شاکر...... گوشہ نشین، دنیا کے جھمیلوں سے دور، مگر ایک...... ہاں ایک بیٹا...... مظہری شان کا مظہر حقیقی!...... علم کے میدان میں کود پڑا...... اور ایسی زقندیں لگائیں کہ آسمانِ علم و ادب پر بدرِ منیر بن کر چمکنے دمکنے لگا...... اس کا قلم اس کی زبان سے تیز...... اس کی زبان اس کے قلم سے تیز...... اس کا ذہن رسا...... اس کی عقل قابلِ رشک...... اس کا کردار، اس کی گفتار، اللہ اللہ!...... گلشن مظہری کا یہ بلبل ہزار داستان...... مذہب و ادب کی دنیا میں آفتاب جہاں تاب، نغمات دانش بکھیرتا چلا جا رہا ہے...... اس کی نطق سے پھول جھڑتے ہیں...... اس کے قلم کی نوک سے موتی ٹپکتے ہیں...... صورت و سیرت میں فرشتہ مگر بظاہر انسان...... کون؟ ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد سلمہ اللہ تعالیٰ''۔[۳۹]

الحمد للہ! اس ناچیز کی نظر میں آپ شریعت و سنت مبارکہ کا آئینہ ہیں...... چلتے پھرتے اسوۂ حسنہ ہیں...... ادب کے سرتاج ہیں...... عشق و محبت کے پیکر ہیں......

وجودِ اخلاص ہیں...... وجودِ خلوص ہیں...... وجودِ مسعود ہیں...... دینِ اسلام کے محبّ ہیں...... اہلسنت و جماعت کے امیر ہیں...... اکابر اہلسنت کے آئینہ ہیں...... اکابر اسلام کے نقش و پیرو ہیں...... ولیِ نعمت ہیں...... وقت کے مجدد ہیں...... مجدد دین و اسلام ہیں...... مجدد ملت ہیں...... اللہ اللہ! سراپا وجودِ نعمت ہی نعمت ہیں...... ہاں آپ کا دل عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور ہے، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق ہیں'...... یہی وجہ ہے کہ آپ کے ارشاد میں اللہ عزوجل، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و پیروی کا ذکر ہوتا ہے...... حضرت مسعود ملت شریعت کے پابند اور سنت مبارکہ کے آئینہ ہیں...... بلاشبہ آپ سراپا شریعت ہے۔...... سراپا سنت ہے...... سراپا محبت ہے...... سراپا عشق ہے...... سراپا ادب ہے...... اللہ اللہ! کہاں تک ذکر کیا جائے آپ کی اعلیٰ شخصیت پر' ہاں یہاں جو القاب و خطابات کا تذکرہ ہوا اگر ان پر تشریح کی جائے تو اس پر کئی کتابیں تیار ہوسکتی ہیں ، مقالے لکھیں جاسکتے ہیں...... آپ کی شخصیت کہ جنہوں نے خوب کہا...... ہاں۔

شخصیت ہے آپ کی علمِ طریقت کی کتاب
آپ ہیں گویا دبستانِ شریعت کا نصاب

بہر حال جہاں آپ ماہر رضویات، سعادت لوح وقلم اور مسعودِ ملت کے لقب سے مشہور ہوئے وہاں نائب مجدد الف ثانی سے بھی پہچانے گئے......

○

حضرت مسعود ملت نے اس کے علاوہ کئی اہم شخصیات پر بھی کام کیا ہے اور قلم اُٹھایا ہے جن میں جلیل القدر صحابہ کرام حضرت حمزہ، حضرت عُمر فاروق، اور تابعین کے امام حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہم جیسی عظیم جلیل القدر ہستیاں قابلِ ذکر ہیں...... اسی طرح اُن میں وہ ہستیاں جو آپ کے دور سے پہلے اور جو ہم عصر رہی ہیں ان کی زندگی کی مختلف جہت پر لکھا جن میں اعلیٰ حضرت فقیہ الہند شاہ محمد مسعود

محدث دہلوی، حضرت شاہ محمد مظہر اللہ، حضرت شاہ رکن الدین الوری، حضرت سید امام علی شاہ، حضرت سید صادق علی شاہ، علامہ فضل حق خیر آبادی، محمد غوث گوالیاری، جمال الدین ہانسوی الخطیب، خواجہ عبداللہ، شاہ عبداللطیف بھٹائی، قاضی احمد دمائی، پیر مہر علی شاہ گولڑوی، میر سید علی غمگین، مولانا عبدالقادر بدایونی، مولانا عبدالقدیر بدایونی، مولانا عبدالعلیم صدیقی میرٹھی، شاہ ابوالخیر دہلوی، پیر جماعت علی شاہ، مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی، مفتی محمد برہان الحق جبل پوری، محمد ظفر الدین رضوی، علامہ سید محمد محدث کچھوچھوی، علامہ غلام جیلانی میرٹھی، علامہ محمد شفیع اوکاڑوی، مفتی محمد خلیل خاں برکاتی، مفتی تقدس علی خاں، پروفیسر فیاض احمد کاوش، مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا خان، علامہ شمس بریلوی، علامہ ارشد القادری، علامہ ابراہیم خوشتر صدیقی، علامہ مفتی محمد محمود الوری، عبدالمجید مجیدی، عبدالواحد یکتا دہلوی، عبدالرشید خاں لائق، علامہ ڈاکٹر محمد اقبال، بابائے اُردو مولوی عبدالحق، مولانا منور احمد، مولانا منظور احمد اور پیر آغا ابراہیم سرہندی رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ وغیرہ......

آپ کے علمی خدمات و دینی کارنامے کہ جن کا احاطہ چند اوراق میں ناممکن ہے لہٰذا اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے مزید کیلئے ''جہانِ مسعود......تذکارِ مسعود ملت...... منزل بہ منزل...... حضرت مسعود کے آثارِ علمیہ اور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد حیات، علمی اور ادبی خدمات (مقالۂ ڈاکٹریٹ) میں آپ کی علمی و روحانی شخصیت پر مطالعہ کیا جاسکتا ہے...... آپ کے انداز نگارش و مضمون نگاری اور اردو اگر غور کیا جائے تو اس دور میں آپ نے جتنا کام عالم اسلام اور بالخصوص سواد اعظم اہلسنت کیلئے کیا ہے یا تجدید و احیاء دین کی سعادت حاصل فرمائی اس کے صلے میں آج علماء و مشائخ نے (۱۹۹۱ء سے) آپ کو موجودہ صدی کا مجدد کہا اور تسلیم کیا' ۷ ؍ مارچ ۱۹۹۱ء کے ایک مکتوب گرامی میں سجادہ نشین آستانہ قادریہ غوثیہ (سدوال ضلع چکوال، پنجاب) ڈاکٹر علی محمد قریشی قادری اس کا اظہار یوں فرماتے ہیں کہ الفاظ ''مجدد مأۃ حاضرہ)

بحکم مرشد پاک لکھا گیا...... یہ فیصلہ سوفی صد صحیح ہوا کہ جو آپ کی بے لوث دینی و ملی ۳۰ سالہ خدمات کا منہ بولا ثبوت ہے،...... دوسرے مکتوب گرامی (۴ر رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ) میں جو اظہار فرمایا وہ بھی یقیناً پڑھنے اور ذہن میں رکھنے کے قابل ہے، فرمایا کہ......

"آپ کی بے لوث دینی خدمات کو مد نظر رکھتے ہوئے میری دلی
خواہش پوری ہوئی میرے مرشد پاک کی قسم سے لکھا جا چکا ہے اور
وہ صحیح بھی ہے......"۔ ۳۰ؔ

اگر ان الفاظ پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اس طرح اپنے مرشد پاک کی قسم کھائے تو ضرور اس میں صداقت ہے اور یہ بہت بڑی بات ہے کوئی معمولی بات نہیں...... کیوں کہ یہاں مرشد کی قسم کھائی جا رہی ہے جو لکھا گیا "مجدد ماۃ حاضرہ" صحیح بھی ہوا اور حق بھی ہوا...... بیشک جو عظیم ہوتے ہیں...... اِن کے انعام بھی عظیم ہوتے ہیں...... یہ نئی بات نہیں اللہ اپنے پیاروں کو ہر طرح کے انعاموں سے نوازتا رہتا ہے......اس کے ہاں کوئی کمی نہیں......وہ تو دینے کیلئے ہے اور بیشک وہ دیتا ہے......اس کے انداز الگ الگ ہیں......فقیر تو سمجھتا ہے کہ یہ عطائے "مجدد" اللہ ہی کی طرف سے ایک انعام ہے......وہ جس کو نوازے ہمیں کوئی اعتراض نہیں...... اللہ کی تو شان ہی یہ ہے کہ وہ ہر ایک کو ہر انعام و خوبیوں سے نوازتا رہتا ہے مگر الحمدللہ یہاں تو اللہ کے پیاروں کی بات ہے جو نیک بھی ہیں اور کامل بھی ہیں شریعت و سنت کو صحیح پھیلانے والے ہیں، ویسے بھی اللہ ہر صدی میں ایک مجدد کو پیدا کرتا ہے حدیث مبارکہ میں بھی آیا ہے شک کی گنجائش نہیں......اگر مسعود ملت کے حق میں فیصلہ ہوا تو یہ بھی حق ہے،......زیادہ تفصیل میں جانا نہیں چاہتا ہمارے لئے تو اتنا ہی کافی ہے کہ اللہ نے حضرت مسعود ملت کو اس صدی کا مجدد چن لیا ہے اور سب سے اہم بات اہلِ علم بھی اعتراف کرتے ہیں اور تسلیم کرتے ہیں......

ویسے بھی کوئی ہر کسی کو یوں ہی مجدد تو نہیں کہہ سکتا...... (حضرت مسعود ملت کے دینی کام وتجدیدی کام جس سے سارے عالم سنیت کے لوگ واقف ہیں) اللہ کی طرف سے نظر حاصل ہو تو انہیں ضرور مجدد والی خوبیاں نظر آتی ہیں جو مجدد کی خصوصیت ہوتی ہیں......خوب کہا ؂

کیا تم کو بتائیں ہم کیا کیا نظر آتا ہے
ہر سمت مجدد کا جلوہ نظر آتا ہے

(کاوش)

○

ابھی حال ہی میں ۱۲ ربیع الاول ۱۴۲۵ھ کو شاہی مسجد فتح پوری دھلی میں محفل عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک موقع پر مفتی اعظم ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد دامت برکاتہم العالیہ (شاہی امام وخطیب مسجد فتح پوری) نے علماء ومشائخ اہلِ سنت کی موجودگی میں اس حقیقت کا اظہار فرمایا اور اپنے متعدد خطوط اور پیغام میں بھی اسی حقیقت کا ذکر کیا ہے جس کو پاکستان اور ہندوستان کے اخباروں نے شائع بھی کیا...... ۷ ارنومبر ۱۹۹۸ء کے مکتوب میں فرمایا...... خط طویل ہے یہاں مختصراً ذکر کیا جارہا ہے' آپ فرماتے ہیں کہ...... ''جامعہ ازہر سے ڈاکٹر حازم کا خط بہت محبت کا ہے، ایک ایک لفظ سے عقیدت وخلوص کے جذبات جھلک رہے ہیں، یہ آپ کا مجددِ مأۃ حاضرہ (پندرھویں صدی ہجری) ہونے کی ظاہر وباہر دلیل ہے پندرہویں صدی ہجری میں آپ نے جس عظمت کے ساتھ علوم قرآنیہ، علوم سنت اور احیاء سنت ورد بدعات کی خدمتِ جلیلہ کو انجام دیا ہے۔ یقیناً ایک مجدد کی خصوصیت ہوسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اب سے پہلے آپ سے قرآن کریم سے متعلق خدمت لی اور قرآنی تراجم وتفاسیر پر تحقیقی مقالہ سپردِ قلم ہوا اور یہ خدمت جب سے ہی آج تک جاری وساری ہے...... اسی مکتوب میں حضرت مفتی اعظم تحریر فرماتے ہیں کہ...... ''اللہ تعالیٰ نے

آپ سے پندرھویں صدی کے مجدد کا کام لینا مقرر فرمایا ہے اس لئے آپ کی توجہ بین الاقوامی سلسلۂ اشاعت کی طرف فرمادی بلکہ یہ کام بحسن وخوبی انجام پارہا ہے۔ اور بالواسطہ یا بلا واسطہ دنیا فیض حاصل کررہی ہے۔ یہ آپ کے عالمی مجدد ہونے کا ثبوت ہے''۔ [۱۴۱]

الله الله...... حضرت مسعود ملت کو یہ سعادت حاصل ہوئی اور آپ کے ملفوظات ونگارشات سے آج دُنیا فیض پارہی ہے...... ماشاء اللہ! احیاءِ دین کی خدمت آپ سے لی گئی جن کے صلے میں آج اس نفس پروری دور میں آپ مجدد ہوئے ...... بیشک' یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا جو اپنے نیک بندوں کے دل میں ڈال دیا اور کہلوادیا کہ حضرت مسعود ملت مجدد مأۃ حاضرہ ہیں...... اسی طرح سجادہ نشین خانقاہ خواجہ باقی باللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ڈاکٹر محمد سعید احمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک مکتوب (۳۰/اپریل ۱۹۹۱ء) میں کیا خوب فرماگئے'...... آپ بھی پڑھیں اور خوب غور کریں اور حضرت مسعود ملت مجدد ملت کی شخصیت کا خوب اندازہ لگائیں کہ اللہ تعالیٰ نے اور کن کن خوبیوں سے نوازا ہے...... آپ نے فرمایا تھا کہ جناب نے جس قدر محنت وکوشش سے اپنا قیمتی وقت نکال کر اپنی پوری زندگی کو تحقیق وتجدید میں صرف فرمایا ہے واقعی اس لحاظ سے خطاب ''مجدد مأۃ حاضرہ'' بھی کم ہے...... سمندر تحقیق وتجدید کی عمیق گہرائیوں میں غوطہ زن ہوکر جو نادر موتی کتب ہائے کثیرہ میں پروئے ہیں وہ اپنی نظیر نہیں رکھتے...... اگر اس کے ساتھ یہ بھی بڑھا دیا جائے ...... ''آسمان علم کے کوکب درخشاں'' تو زیادہ مناسب ہوگا۔ اللھم زدوفزد آمین...... [۱۴۲] ہاں۔

پڑ رہی ہے نت نئی دنیاؤں پر تیری نظر
تو ہے شاہین فضائے آسمان نیلگوں
(غلام مصطفیٰ مجددی)

ویسے بھی کوئی ہر کسی کو یوں ہی مجدد تو نہیں کہہ سکتا...... (حضرت مسعود ملت کے دینی کام وتجدیدی کام جس سے سارے عالم سنیت کے لوگ واقف ہیں) اللہ کی طرف سے نظر حاصل ہو تو انہیں ضرور مجدد والی خوبیاں نظر آتی ہیں جو مجدد کی خصوصیت ہوتی ہیں...... خوب کہا ؂

کیا تم کو بتائیں ہم کیا کیا نظر آتا ہے
ہر سمت مجدد کا جلوہ نظر آتا ہے
(کاوش)

ابھی حال ہی میں ۱۲ ربیع الاول ۱۴۲۵ھ کو شاہی مسجد فتح پوری دھلی میں محفل عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک موقع پر مفتی اعظم ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد دامت برکاتہم العالیہ (شاہی امام وخطیب مسجد فتح پوری) نے علماء ومشائخ اہلِ سنت کی موجودگی میں اس حقیقت کا اظہار فرمایا اور اپنے متعدد خطوط اور پیغام میں بھی اسی حقیقت کا ذکر کیا ہے جس کو پاکستان اور ہندوستان کے اخباروں نے شائع بھی کیا...... ۱۷ رنومبر ۱۹۹۸ء کے مکتوب میں فرمایا...... خط طویل ہے یہاں مختصراً ذکر کیا جا رہا ہے' آپ فرماتے ہیں کہ...... ''جامعہ ازہر سے ڈاکٹر حازم کا خط بہت محبت کا ہے، ایک ایک لفظ سے عقیدت وخلوص کے جذبات جھلک رہے ہیں، یہ آپ کا مجددِ مأۃ حاضرہ (پندرھویں صدی ہجری) ہونے کی ظاہر وباہر دلیل ہے پندرھویں صدی ہجری میں آپ نے جس عظمت کے ساتھ علوم قرآنیہ، علوم سنت اور احیاء سنت ورد بدعات کی خدمتِ جلیلہ کو انجام دیا ہے۔ یقیناً ایک مجدد کی خصوصیت ہوسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اب سے پہلے آپ سے قرآن کریم سے متعلق خدمت لی اور قرآنی تراجم وتفاسیر پر تحقیقی مقالہ سپردِ قلم ہوا اور یہ خدمت جب سے ہی آج تک جاری وساری ہے...... اسی مکتوب میں حضرت مفتی اعظم تحریر فرماتے ہیں کہ...... ''اللہ تعالیٰ نے

آپ سے پندرھویں صدی کے مجدد کا کام لینا مقرر فرمایا ہے اس لئے آپ کی توجہ بین الاقوامی سلسلۂ اشاعت کی طرف فرمادی بلکہ یہ کام بحسن وخوبی انجام پارہا ہے۔ اور بالواسطہ یا بلا واسطہ دنیا فیض حاصل کررہی ہے۔ یہ آپ کے عالمی مجدد ہونے کا ثبوت ہے''۔[۴۱]

اللہ اللہ...... حضرت مسعود ملت کو یہ سعادت حاصل ہوئی اور آپ کے ملفوظات ونگارشات سے آج دُنیا فیض پارہی ہے...... ماشاء اللہ! احیاءِ دین کی خدمت آپ سے لی گئی جن کے صلے میں آج اس نفس پروری دور میں آپ مجدد ہوئے ...... بیشک' یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا جو اپنے نیک بندوں کے دل میں ڈال دیا اور کہلوا دیا کہ حضرت مسعود ملت مجدد مأۃ حاضرہ ہیں...... اسی طرح سجادہ نشین خانقاہ خواجہ باقی باللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ڈاکٹر محمد سعید احمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک مکتوب (۳۰/اپریل ۱۹۹۱ء) میں کیا خوب فرماگئے'...... آپ بھی پڑھیں اور خوب غور کریں اور حضرت مسعود ملت مجدد ملت کی شخصیت کا خوب اندازہ لگائیں کہ اللہ تعالیٰ نے اور کن کن خوبیوں سے نوازا ہے...... آپ نے فرمایا تھا کہ جناب نے جس قدر محنت وکوشش سے اپنا قیمتی وقت نکال کر اپنی پوری زندگی کو تحقیق وتجدید میں صرف فرمایا ہے واقعی اس لحاظ سے خطاب ''مجدد مأۃ حاضرہ'' بھی کم ہے...... سمندر تحقیق وتجدید کی عمیق گہرائیوں میں غوطہ زن ہوکر جو نادر موتی کتب ہائے کثیرہ میں پروئے ہیں وہ اپنی نظیر نہیں رکھتے...... اگر اس کے ساتھ یہ بھی بڑھا دیا جائے...... ''آسمان علم کے کوکب درخشاں'' تو زیادہ مناسب ہوگا۔ اللھم زدوفزد آمین...... [۴۲] ہاں۔

پڑرہی ہے نت نئی دنیاؤں پر تیری نظر
تو ہے شاہین فضائے آسمان نیلگوں
(غلام مصطفیٰ مجددی)

حضرت مسعود ملت دامت برکاتہم العالیہ کی روحانی شخصیت آج اس موجودہ صدی کیلئے کوئی معمولی شخصیت نہیں......آج سارا عالم آپ کی ملفوظات اور نگارشات سے فیض حاصل کر رہا ہے......آئندہ چند سالوں میں حضرت مجدد ملت مسعود ملت کی شخصیت اور بھی نکھر کے سامنے آئے گی، انشاء اللہ تعالیٰ......

پیر طریقت حضرت مولانا جاوید اقبال مظہری مجددی مدظلہ العالی (بانی امام ربانی فاؤنڈیشن، انٹرنیشنل) بھی یہی فرما رہے ہیں کہ!......

''اللہ تعالیٰ مجدد کی شخصیت پر مجدد دین ہی سے کام کراتا ہے''......''اللہ تعالیٰ نے حضرت مسعود ملت کو پسند کیا اور یہ عظیم کام کرائے آپ کو بھی مجدد چُن لیا''......

بہت ہی خوب فرمایا آپ اس صدی کے مجدد ہیں اس میں کوئی شک نہیں کیوں کہ جس طرح آپ نے دین کا کام کیا ہے یا کر رہے ہیں بالکل اس میں مجدد کی شان نظر آتی ہے اور پھر دلیل یہ بھی ہے کہ آپ نے ہزار سال کے مجدد حضرت مجدد الف ثانی اور مجدد اعلیٰ امام احمد رضا خاں رضی اللہ عنہم کی شخصیات پر کام کیا انہیں عوام الناس تک روشناس کرایا......الحمدللہ! یہ کام خود ایک مجدد ہی کر سکتا ہے اور یہ خدمات آپ کے حصے میں آئی......اس کے علاوہ آپ سواد اعظم اہلِ سنت کیلئے جو خدمات سرانجام دے رہے ہیں اس سے بھی عالم سنیت واقف ہیں یہ بات سب کے سامنے روشن ہوئی حضرت مجدد الف ثانی ایک ہزار سال کیلئے مجدد ہیں اور حضرت مسعود ملت خود آپ سے فیض یافتہ ہیں، اسی صلہ میں آج آپ خود مجدد کے عہدے پر فائز ہیں اور وقت کے (یعنی پندرہویں صدی ہجری کے) مجدد ہوئے اعلیٰ حضرت چودہویں صدی ہجری کے مجدد تھے حضرت مجدد الف ثانی اور اعلیٰ حضرت کے روحانی فیض نے یہ سلسلہ حضرت مسعود ملت سے جاری فرمایا......اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا یہ مقام اُنہی کو ملتا ہے جو دین و شریعت کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق آگے بڑھائے......الحمدللہ حضرت مسعود ملت کی شخصیت ہمارے سامنے

ہے...... اِن کا عمل اور انداز تبلیغ ایک روشن حقیقت ہے...... الحمد للہ! اس دور میں آپ ایک الگ ہی شخصیت نظر آتے ہیں...... آپ کو دیکھ کر اسلاف کرام کی یاد آتی ہے...... مختصر یہ کہ تقریباً ۱۹۷۰ء میں خانوادۂ مجددیہ کے چشم و چراغ حضرت بدر المشائخ مولانا فضل الرحمٰن مجددی علیہ الرحمہ نے لاہور کی ایک روحانی محفل میں اپنے دستِ مبارک سے سیاہ رنگ کا جبہ شریف پہنایا اور مجددی فیض سے نوازا......[۴۴]

قابل غور بات ہے کہ اکثر انعام وہ ہوتا ہے جو مانگنے سے ملتا ہے...... مگر یہاں تو معاملہ ہی کچھ اور ہے کہ انعام خود عطا ہو رہا ہے...... دیکھا یہ گیا ہے کہ حضرت مسعود ملت نے کبھی خواہش نہیں کی مجھے انعام دیئے جائیں...... بلکہ حضرت کو لوگ خود ہی انعام و کرام سے نوازتے ہیں...... اللہ اللہ یہاں تو روحانی انعامات کی بات ہے...... درحقیقت یہ انعام بھی (جبہ شریف) ایک عظیم انعام ہے جو حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی جانب سے عطا ہوا...... یعنی ان سے معلوم یہ ہوا کہ آپ کا روحانی فیض ہر دم حضرت مسعود ملت پر جاری و ساری ہے...... بلکہ جو جبہ شریف عنایت فرمایا اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے آپ کو پسند کیا، اپنا محبوب و نائب بنایا...... جس طرح آپ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے روحانی و علمی فیض کو پھیلا رہے ہیں شاید ہی دوسروں سے پھیل رہا ہو، کام دوسرے علماء و مشائخ بھی کر رہے ہیں اور روحانی سلسلے کو جاری کیے ہوئے ہیں، مگر جو حضرت مسعود ملت کا انداز ہے...... یقیناً وہ آپ ہی کا حصہ ہے...... آپ نے جو ایک ہزار سال کے مجدد جس پر اپنی محبت و عقیدت سے کام کیا اور مجدد دین کو عام کیا...... حقیقت میں اللہ نے آپ کو بھی اسی عہدے پر فائز فرما دیا...... جن جن خاص شخصیتوں نے آپ کو مجدد لکھا ہے ان کا پہلے ہی تذکرہ ہو چکا ہے......

جیسا کہ عرض کیا گیا آپ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے محبوب ہیں...... ابھی حال ہی میں ۱۷ ربیع الاول ۱۴۲۵ھ مطابق ۱۹ مئی ۲۰۰۴ء کو پہلی بار

سرہند شریف حاضر ہو کر فیض یاب ہوئے اور انعامات مجددیہ سے نوازے گئے...... سجادہ نشین خلیفہ محمد یحییٰ مدظلہ العالی نے بڑا کرم فرمایا، حضرت مسعود ملت مزار شریف پر سر جھکائے حاضر تھے کہ مزار شریف کی چادر شریف آپ کے گلے میں ڈال دی...... اللہ اللہ! یوں لگتا ہے کہ چادر مبارک سجادہ نشین نے نہیں بلکہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے عطا فرمائی'...... اور یہ تو چند ہی انعامات ہیں الحمد للہ حضرت مجدد الف ثانی کے محبوب و پیارے ہونے کی یہ بھی ایک دلیل ہے...... آپ کا مقام اس سے بھی بلند نظر آ رہا ہے، کیوں کہ آپ کا مشن صرف اور صرف یہی ہے کہ شریعت وسنت پر عمل کیا جائے اور اِس کی اشاعت کی جائے...... یہ سعادت آپ ہی کے حصہ میں آئی ہے...... سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت لوگوں کے دلوں میں آپ نے اپنی ملفوظات اور خطاب سے پیدا کی یہ بات معمولی نہیں...... آپ نے سنت کی اتباع پر عمل کرنے پر زیادہ زور دیا...... سنت کی اہمیت کو اُجاگر کیا ہے...... آپ کا اکثر یہی ارشاد ہوتا ہے کہ سنت میں ہی قوت ہے...... سنت میں ہی طاقت ہے اور سنت میں ہی عظمت ہے...... دیکھا جائے تو سنت پر چل کر آپ میں قوت و ایمانی جذبہ پیدا ہوا'...... کیوں کہ آپ کے ارشاد میں خاص قوت اور ایمانی جذبہ ہے' عرض کیا جا چکا ہے کہ آپ کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت و عشق ہے...... اسی طرح صحابہ کرام، خلفاء راشدین، اہل بیت، ازواجِ مطہرات، تابعین و تبع تابعین، محدثین و اکابر اہلسنت سے بھی آپ کو بے حد محبت وعقیدت ہے اور اسلاف کرام کے نقش قدم پر چل کر دین اسلام کی خدمت کر رہے ہیں...... اسلاف کرام کے مشن کو آگے بڑھاتے چلے جاتے ہیں......

O

الحمد للہ آج حضرت مسعود ملت کی شخصیت پر بہت کچھ کام ہوا اور ہو رہا ہے مقالے لکھیں جا رہے ہیں...... مضمون تحریر کئے جا رہے ہیں اور مقالۂ ڈاکٹریٹ پیش

کیئے جارہے ہیں......آپ کے دینی وزندگی حالات اور علمی خدمات پر دس کتابیں شائع ہوچکی ہیں اور ہورہی ہیں ابھی حال ہی میں آپ کی علمی ادبی حیات و دینی خدمات پر بہار یونیورسٹی (بھارت) سے ڈاکٹر اعجاز انجم لطیفی نے ضخیم تحقیقی مقالہ لکھ کر ۱۹۹۷ء میں ڈاکٹریٹ کیا ہے اور ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی ہے، یہ غالباً آپ واحد شخصیت ہیں کہ جن کی حیات ہی میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی گئی ہے، جس سے آپ کی عظمت واہمیت کا اندازہ ہوتا اور خوش نصیبی اور بڑا اعزاز ہے ڈاکٹر اعجاز انجم لطیفی صاحب کے لئے بھی کہ یہ سعادت ان کے حصہ میں آئی......دُعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اسی طرح ایسے عظیم کام کرنے کی سعادت عطا فرمائے اور ان کے علم وعمل میں اضافہ فرمائے......اس کام پر انہیں بیکراں اور انعام واکرام سے نوازے۔آمین......

سجادہ نشین مفتی اعظم شاہی امام وخطیب مسجد جامع فتح پوری دہلی حضرت محمد ڈاکٹر مکرم احمد دامت برکاتہم العالیہ مقالہٗ ڈاکٹریٹ پر اپنا اظہار خیال یوں فرماتے ہیں کہ!......

''اس مقالہ کے مطالعہ سے یہ بات واضح طور پر عیاں ہوجاتی ہے کہ مسعود ملت ایک عظیم المرتبت عالم دین، عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، عارف باللہ جل مجدہ، شیخِ طریقت، مایہ ناز مفکر، مؤثر بیانِ مبلغ محققِ بے بدل، ماہر رضویات، ماہر نفسیات، ماہر ادبیات اور ان جیسے بے شمار فضائل وکمالات سے آراستہ ہیں۔ وہ معاصر ادباء وفضلا، علماء صلحاء، مفکرینِ اور محققین، اہل قلم اور دانشوروں میں منفرد اور ممتاز شخصیت کے حامل ہیں۔ عالم اسلام میں بلکہ یورپ، افریقہ اور ایشیاء میں بھی ان کی عالمانہ فاضلانہ تصانیف اور نگارشات نے سواد اعظم کو متاثر کیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک''۔[۴۴]......

حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ ''مقالہ ڈاکٹریٹ پر ایک جگہ تاثرات یوں پیش کرتے ہیں کہ......ڈاکٹر اعجاز انجم صاحب کا عظیم احسان ہے کہ انہوں نے اہل سنت کے عظیم محسن اور اسکالر کی علمی خدمات کو جمع اور مرتب کرنے میں

نہایت جدو جہد فرمائی، پھر اس عظیم کاوش کو خوبصورت مطبوعہ صورت میں متعارف کرانے کیلئے ادارہ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز، کراچی نے گراں سرمایہ صرف کر کے اہل سنت پر مزید احسان کیا"۔ [۴۵]

پروفیسر پیر نثار احمد سرہندی مدظلہ العالی، صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد مدظلہ العالی کے نام ایک مکتوب میں تحریر فرمایا......

پی۔ ایچ۔ ڈی کا مقالہ "پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد حیات علمی وادبی خدمات" موصول ہوا بہت زیادہ خوشی ہوئی۔ حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔ میری نظر میں حقیقت یہ ہے کہ جتنا حضرت استاذی نے اسلام پاک اور اہل سنت وجماعت کے لئے کام کیا ہے وہ شاید کسی نے نہیں کیا...... لہٰذا ان کے کام کو دیکھتے ہوئے تمام عالم اسلام کو ان کی تعریف وتوصیف میں رطب اللسان ہونا چاہیے۔ [۴۶]...... اللہ اللہ ! کیا خوب فرمایا...... بات ہے ان کی شخصیت اور ان کے عظمت کی' ہاں ؎

عظمتِ دین بنی شوکت تاریخِ سلف
ہے وسیع اور گراں مایہ جہانِ مسعود

(بدر)

○

حضرت مسعود ملت دامت برکاتہم العالیہ بین الاقوامی علمی واشاعتی ادارہ، ادارۂ مسعودیہ کراچی...... ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی...... امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی...... ادارہ مظہر اسلام لاہور...... شرکت اسلامیہ، میرپورخاص (سندھ) کے سرپرستِ اعلیٰ بھی ہیں...... اس کے علاوہ ماہنامہ معارف رضا کراچی، مجلّہ المظہر کراچی بھی آپ ہی کے سرپرستی میں برابر شائع ہو رہے ہیں'......

حضرت مسعود ملت آج دین اسلام کی خدمت اپنی تصانیف کے ذریعے عام

فرما رہے ہیں بلا شبہ آپ ایک گوشہ میں بیٹھ کر قلمی جہاد فرما رہے ہیں ...... اپنے افکار و ملفوظات سے ہزاروں لوگوں کو فیض پہنچا رہے ہیں...... بقول حضرت جاوید اقبال مظہری مجددی مدظلہٗ العالی کہ !......

"الحمدللہ آج سارا عالم حضرت مسعودِ ملت کے عارفانہ، عالمانہ، عاشقانہ ملفوظات اور افکار پڑھ پڑھ کر اور سن سن کر رو رہا ہے"۔ [46]...... آج آپ کی شخصیت معمولی نہیں، بلکہ عالم اسلام کیلئے نعمتِ عظمیٰ ہے، آپ کی ذات بابرکات آج ہمارے لئے ایک قابلِ تقلید نمونے کی حیثیت رکھتی ہے...... جن کے نقشِ قدم پر چل کر ہم دین کی طرف گامزن ہو سکتے ہیں...... حضرت مسعود ملت کی شخصیت سنت مبارکہ کا کامل نمونہ ہے...... خود بھی شریعت و سنت کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں، دوسروں کو بھی اس طرف متوجہ فرماتے ہیں...... خود بھی عمل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی اپنے مفلوظات سے اس عمل پر تلقین فرماتے ہیں......

آپ کا تبلیغی اندازِ بیان سب سے الگ...... آپ کے کام میں دکھاوا نہیں ریا کاری نہیں...... جو کام کرتے ہیں یا عمل فرماتے ہیں صرف اللہ و رسول کی رضا کیلئے ،آپ کی نظر اللہ و رسول کی طرف ہوتی ہے...... آپ کا عمل صاف ستھرا اور نکھرا ہوا' ہر عمل شریعت کے مطابق ہوتا ہے...... آپ کی مجلس اور انفرادی زندگی اسی کی شاہد ہے، جو محفلوں میں شرکت کر رہے ہیں وہ تو بخوبی جانتے ہیں...... غرض یہ کہ آپ کی شخصیت کو دیکھ کر کوئی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا...... عرض کیا جا چکا کہ احقر خود آپ کی تحریری کتابوں سے متاثر ہوا، کتابیں پڑھتے پڑھتے آپ سے ملنے کا سبب بنا' الحمدللہ دیکھ کہ اس سے زیادہ اچھا پایا آپ کی روحانی و نورانی شخصیت نے مجھے اور متاثر کیا'...... آپ کی سادہ شخصیت سے متاثر ہو کر حلقہ ارادت میں داخل ہوا...... اگر برادرم محمد عارف مسعودی اور برادرم عبدالراشد مسعودی واسطہ نہ بنتے تو فقیر کو یہ اعزاز نہ ملتا...... یہ سب میرے ربِ کائنات کا کرم ہے کہ ضرور کوئی عمل ایسا پسند کیا

ہوگا کہ اس عظیم ہستی سے وابستہ فرمادیا اور کرم ہوا مجھ پر کہ حضرت مسعود ملت کے نظرِ کرم وروحانی اثرات سے فقیر آج لکھنے اور کچھ کہنے کے قابل ہوا...... الحمدللہ آج حضرت ہی کی روحانی شخصیت اوران کی دینی، علمی خدمات مختصر حالات پر لکھنے کی سعادت حاصل ہوئی ایسا نہیں کہ حضرت مجدد دین مسعود ملت کوئی تعریف وتعارف کے محتاج ہے !...... بلکہ ہمارے لئے ایک سعادت کی بات ہے کہ ایسی عدم النظیر وگراں قدر شخصیت کی علمی ودینی خدمات کو اجاگر کیا اور یہ اعزاز حاصل ہوا کہ آپ کے ساتھ ناچیز کا نام آیا حضرت مسعود ملت جن کا وجود مبارک ہی مسعود ہے (محمد مسعود احمد) جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے آغوش میں ہے...... ہاں جو محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سایۂ عظیم میں ہوتا ہے......

اللہ اللہ! پھر تو کرم ہی کرم ہوتا ہے...... جو آقائے دو جہاں (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نسبت حاصل ہوجائے تو انعام ہی انعام ہے...... الحمدللہ آپ پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کا بھی سایہ ہے اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کا بھی سایہ ہے ...... اللہ اللہ! آپ پر فضل ہی فضل ہے اور کرم ہی کرم ہے...... آپ جن کے دامن سے وابستہ ہیں اُن کا انعام تو آپ پر ہے ہی جو آپ کے دامن سے وابستہ ہیں اللہ اللہ! وہ بھی کوئی انعام سے خالی نہیں...... یہاں تو نسبت ہی نسبت ہے اور جہاں نسبتیں حاصل ہوجائیں وہاں اللہ کا کرم ہی کرم ہوتا ہے...... کچھ حصہ انہی کے صدقے مل جاتا ہے اور جن سے نسبتیں حاصل ہوجائیں پھر تو فیض ہی فیض ہے جو ان سے ملتا ہے...... نسبتوں کو نہ چھوڑیئے ان کے دامن سے وابستہ ہوجائیں...... یہ تو وسیلہ ہیں اللہ ورسول تک پہنچنے کیلئے، سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے عاشق ہیں اور سچے پیرو ہیں...... سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیوانے ہیں،...... سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سنت مبارکہ کے شیدائی ہیں،...... ہاں یہی شان حضرت مسعود ملت کی ہے......

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور آقائے دو جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

صدق و عشق کے نسبت آپ بھی سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آئینہ بنے ہوئے ہیں یہ کوئی افسانہ نہیں حقیقت ہے ورنہ آپ حضرت سے مل سکتے ہیں اور ان کی روحانی و نورانی شخصیت کو ملاحظہ کر سکتے ہیں...... آپ دیکھیں گے کہ حضرت شریعت وسنت مبارکہ پر عمل پیرا بلکہ چلتے پھرتے ایک اسوۂ حسنہ نظر آتے ہیں...... ہم نے تو دیکھا ہے کہ آپ کوئی فالتو بات نہیں فرماتے، آپ کے ہاں کام کی بات زیادہ ہوتی ہے، وقت کی بہت ہی قدر کرتے ہیں'......

آپ کے ہاں جو محفلیں ہوتی ہیں ان میں بھی وقت کی پابندی بہت زیادہ فرماتے ہیں دیکھا گیا ہے کہ آپ وقت کی قدر کرتے ہوئے یہاں تک اپنا خطاب بھی چھوڑ دیتے ہیں...... دور سے آئے لوگوں کا لازمی خیال فرماتے ہیں اور آپ کی نظر سب مہمانوں پر ہوتی ہے...... درحقیقت لوگ بھی آپ ہی کا خطاب سننے کے لئے آتے ہیں اور بڑے ہی غور اور توجہ سے آپ کا خطاب سنتے نظر آتے ہیں'......

آپ کا جو انداز بیان ہے وہ سب سے جدا ہے ہر بات آہستہ آہستہ سے سمجھاتے چلے جاتے ہیں...... بلکہ آپ کی ہر بات مجلس میں ہر طرح کے لوگوں کیلئے ہوتی ہے آپ کے بیان وخطاب میں کسی نہ کسی کے لئے ضرور کوئی نہ کوئی اہم بات ہوتی ہے...... جس کو انسان غور وتوجہ سنے تو میں سمجھتا ہوں اس کی زندگی ہی سنور جائے، آپ اپنے خطاب میں گہرائی کی باتیں کیے جاتے ہیں کوئی سمجھنے اور غور کرنا والا ہو' الحمد للہ سب ہی مجلس میں غور وفکر سے سنتے ہیں'...... الحمد للہ آپ کی روحانی گفتگو سب کو متاثر کرتی ہے'...... ویسے جو کامل ہوتے ہیں...... ان کی بات بھی کامل ہوتی ہے اور اثر بھی رکھتی ہے...... اللہ اللہ! حضرت مسعود ملت ان خوبی کے مالک ہیں کہ ان کی نصیحت اثر بھی کرتی اور متاثر بھی کرتی ہے...... بے شمار لوگ ہیں جو آپ کی صحبت میں بن گئے' اور دین کی طرف گامزن ہوگئے آپ کی ایمانی و روحانی نصیحتیں بیشک ایمانی جذبہ پیدا کرتی ہیں...... آپ کے انداز بیان' اندازِ تبلیغ اور آپ

کی علمی دینی زندگی کا اس مختصر سے مقالے میں تذکرہ کرنا بہت ہی مشکل اور ناممکن سی بات ہے، ہاں مگر جو کچھ لکھا گیا اللہ عزوجل و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا اور نیک خلوص سے لکھا گیا' ویسے دلوں کے راز تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے...... ہاں مگر جو کچھ ہوتا ہے یہ سب توفیقِ الٰہی سے ہوتا ہے...... حضرت مسعود ملت پیر و مرشد ہی نہیں بلکہ ہمارے لئے ولی نعمت بھی ہیں دل میں خیال گزرا کہ حضرت مسعود ملت کے مختصر حالات اور اِن کی علمی و دینی خدمات پر لکھنے کی کوشش کی جائے اور لوگوں تک پر پہنچائے جائیں...... حالانکہ آپ کی شخصیت تو عالم اسلام میں جانی و پہچانی ہے آپ کی شخصیت جس کے بارے "تذکار مسعود ملت" پوری طرح آگاہ کرتی ہے' مگر ہمارا لکھنا تو صرف سعادت حاصل کرنا ہے'...... اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ سعادت حاصل ہوئی، دعا ہے اللہ تعالیٰ سے کہ اس احقر کی کوشش کو قبول و منظور فرمائے اور ہم سب کیلئے چراغ راہ بنائے آمین!......

ویسے احقر تو ہرگز اس قابل نہ تھا کہ اس عظیم ولی نعمت، حضرت مسعود ملت، مجدد مأۃ حاضرہ، نبہانی العصر، امیر اہل سنت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد دامت برکاتہم العالیہ کے دامن سے وابستہ ہوتا...... نہ جانے کونسا عمل میرے مولائے کریم کو پسند آیا ہوگا اور اس نے اپنے محبوب کریم ولی کامل سے شرف بیعت کی سعادت سے نواز دیا...... ھذا من فضل ربی، میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے اکابر اہلسنت اور حضرت مسعود ملت دامت برکاتہم العالیہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے کیوں کہ اِن کا راستہ دربار رسالت مآب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے' جہاں سے براہِ راست انسان قربِ الٰہی کی منزل حاصل کر لیتا ہے...... اب اسی کو دیکھ لیں کہ مضمون دو صفحے پر شروع کیا گیا تھا' الحمد للہ مزید لکھنا شروع کیا صفحے پڑھتے چلے گئے' یہ سب میرے ولی نعمت حضرت مسعود ملت کے روحانی فیض کی کرامت ہے کہ کام بڑھتا چلا گیا' دُعا ہے اللہ تعالیٰ اور سرکار دو عالم

صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے اس کام کو پورا فرمائے اور اس کوشش کو قبول ومنظور فرمائے‘......احقر شکرگزار ہے محترم ڈاکٹر اقبال اختر القادری زید مجدہ کا ہے کہ انہوں نے نہ صرف عنوان کی تجویز پیش کی‘ بلکہ جگہ جگہ رہنمائی فرمائی اور پھر پورے رسالے پر نظر ثانی بھی فرما کر حوصلہ افزائی فرمائی......طباعت سے پہلے مسودہ جب صاحبزادہ ابوالسرور محمد سرور احمد مدظلہ العالی کو پیش کیا گیا‘ پسند بھی کیا‘ اپنی راہنمائی سے بھی نوازا اور ساتھ ہی مجھ ناچیز کے نام کے آگے ''نقشبندی مجددی'' کا اضافہ بھی فرمایا‘ پہلے خیال گزرا کر جو لکھا وہ ٹھیک ہے‘ دل نے قبول کیا اور شکرگزار ہوا حضرت محمد مسرور احمد مدظلہ العالی کا کہ اِن یہ اعزاز وکرام سے مجھ ناچیز کو نوازا......سب سے اہم بات کہ حضرت مسعود ملت کا روحانی فیض الحمدللہ! ہر لمحہ مجھ پر بلکہ سب پر جاری و ساری ہے......بہت ہی خوش نصیبی ہے کہ اس طرح کے نیک کام ہو رہے ہیں اور اس کا سہرا بھی حضرت مسعود ملت کو جاتا ہے‘ ورنہ اس سے پہلے تو ایسے کام نہ کر پایا تھا......اللہ نے آپ کی صحبت عطا کی اور سعادتیں نصیب ہوئیں......دعا ہے اللہ سے کہ ہمیں آقائے دو جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اِن کے پیاروں سے سچی محبت وعشق فرمائے اور ہمارے دلوں کو اسلاف کرام کی محبت وعقیدت سے معمور فرمائے آمین......ثم آمین

شب ۲۷رر جب المرجب
۱۴۲۵ھ/۱۳ستمبر ۲۰۰۴ء بروز پیر

احقر محمد علی سومرو مسعودی
۴۶۶/ ۲۸/ ۱۷ اجونا گڑھ محلہ
جامع محمدی مسجد، بلدیہ ٹاؤن‘ کراچی

☆......☆......☆

حواشی

۱ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد! تذکرۂ مظہر مسعود، ۱۹۶۹ء مطبوعہ کراچی ص۔ ۲۷

۲ مکتوب بنام مسعود ملت محررہ ۱۹۶۴ء

۳ تذکرہ مسعود ملت، مطبوعہ لاہور، ص۔ ۲۶

۴ المظہر مجلّہ: شمارہ شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ/ اکتوبر ۲۰۰۳ء، مطبوعہ ادارۂ مسعودیہ کراچی

۵ المظہر مجلّہ: شمارہ رجب و شعبان ۱۴۲۳ھ/ اکتوبر، نومبر ۲۰۰۲ء مطبوعہ کراچی

۶ محررہ ۱۹۷۶ء، بحوالہ المظہر مجلّہ شمارہ اپریل، مئی ۲۰۰۲ء

۷ المظہر مجلّہ شمارہ جمادی الثانی ۱۴۲۵ھ اگست ۲۰۰۴ء

۸ المظہر مجلّہ شمارہ نومبر ۲۰۰۳ء

۹ تذکرہ مسعود ملت: محمد عبدالستار طاہر، مطبوعہ لاہور، ص۔ ۲۷۲

۱۰ پروفیسر سید محمد عارف: تذکرہ مسعود، (۱۹۷۶ء) بحوالہ سیرت مجدد الف ثانی مطبوعہ کراچی، ص۔ ۴۵۲

۱۱ آر۔ بی۔ مظہری: جہانِ مسعود، مطبوعہ کراچی ص۔ ۱۰۳

۱۲ تقدیم امام احمد رضا اور عالمی جامعات افکار حق آکیڈمی، بہار، (بھارت)

۱۳ مکتوب بنام صاحبزادہ محمد مسرور احمد، محررہ جولائی ۲۰۰۳ء

۱۴ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد: سیرت مجدد الف ثانی، مطبوعہ کراچی (۱۹۷۷ء) ص ۲۰۔

۱۵ ایضاً ص۔ ۴۲

۱۶ مکتوب محررہ یکم نومبر ۱۹۶۰ء بحوالہ سیرت مجدد الف ثانی، ص۔ ۲۱

۱۷ ایضاً ص۔ ۲۱

۱۸ سیرت مجدد الف ثانی: ص۔ ۲۱

۱۹ ایضاً ص۔ ۲۲

۲۰ ایضاً ص۔ ۲۲

۲۱ المظہر مجلّہ: شمارہ ذی القعدہ ۱۴۲۳ھ/ جنوری، فروری ۲۰۰۳ء، مطبوعہ کراچی

۲۲ محررہ ۵/ رجب ۱۴۳۲ھ بنام مسعود ملت بحوالہ، المظہر شمارہ اگست ۲۰۰۳ء

۲۳ محررہ مکتوب ۱۵/ شعبان ۱۴۲۳ھ، بحوالہ المظہر شمارہ اپریل ۲۰۰۳ء

۲۴ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد: گویا دبستان کھل گیا، ص۔ ۱ مطبوعہ ۱۹۹۱ء کراچی

۲۶ آئینہ رضویات: (جلد دوم) مطبوعہ کراچی ص۔۱۰
۲۰ عبدالنعیم عزیزی: مسعود ملت اور امام احمد (۱۹۹۳ء) بحوالہ آئینہ رضویات حصہ دوم، ص۔۷۶
۲۷ ڈاکٹر اعجاز انجم لطیفی! مقالۂ ڈاکٹریٹ، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد حیات، علمی اور ادبی خدمات، ص۔۱۰۶
۲۸ ایضاً! ص۔۱۰۴
۲۹ آئینہ رضویات: حصہ دوم، ص۔۲۳
۳۰ بحوالہ آئینہ رضویات، حصہ دوم ص۔۷۲
۳۱ مکتوب محررہ ستمبر ۱۹۹۷ء بنام محمد عبدالستار طاہر بحوالہ: تذکار مسعود ملت، ص۔۲۶۵
۳۲ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد: اُجالا، ص۔۶۰، مطبوعہ رضا اکیڈمی لاہور
۳۳ تذکار مسعود ملت: ص۔۸۸
۳۴ ایضاً! ص۔۷۶
۳۵ معارف رضا! اپریل تا جون ۲۰۰۳ء ص۔۳۲، ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی
۳۶ نبیلہ اسحٰق چودھری: امام احمد رضا اور مسعود ملت، ص۔۱۲، مطبوعہ مظہری پبلی کیشنز کراچی
۳۷ محمد عبدالستار طاہر: آئینہ رضویات (جلد چہارم) مطبوعہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی۔
۳۸ معارف رضا: اپریل تا جون ۲۰۰۳ء ص۔۱، مطبوعہ کراچی
۳۹ آر۔ بی۔ مظہری: جہانِ مسعود، ص۔۱۵۴، مطبوعہ (۱۹۸۵) ادارۂ تحقیقات احمد رضا، کراچی
۴۰ تذکار مسعود ملت: ص۔۳۸۲ مطبوعہ لاہور
۴۱ مقالۂ ڈاکٹریٹ: انجم لطیفی، ص۔۳۵۶، مطبوعہ ضیاء الاسلام، پبلیکیشنز کراچی
۴۲ محمد عبدالستار طاہر: منزل بہ منزل، ص۔۹۵، مطبوعہ (۱۹۹۱ء) انٹرنیشنل پبلی کیشنز سندھ
۴۳
۴۴ مقالۂ ڈاکٹریٹ: انجم لطیفی، ص۔۳۶
۴۵ المظہر مجلّہ: شمارہ، جنوری، فروری ۲۰۰۳ء ادارۂ مسعودیہ کراچی
۴۶ محررہ ۲۰ ذیقعد ۱۴۲۳ء بنام مدیر اعلیٰ، المظہر مجلّہ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اختتامیہ

ماہرِ تحریرات، ممتاز قلم نگار، عظیم محقق و تحقیق نگار، محبوبِ جہاں، عاشقِ رسُول، مُحب اہلسنت، سُنتِ مبارکہ کے آئینہ اور سراپا ادب حضرتِ مسعود ملت دامت برکاتہم العالیہ دورِ حاضر کے لئے کوئی معمولی شخصیت نہیں...... اس وقت آپ کے علمی، ادبی و قلمی چرچے تمام ملکوں میں ہو رہا ہے...... الحمدللہ! موجودہ دور میں آپ کی شخصیت سب میں اعلیٰ نظر آتی ہے......

حضرت مسعود ملت نہ تو تعریف کے محتاج ہیں اور نہ ہی تعارف کے محتاج...... یہ ہمارے لئے سعادت ہے کہ اِن کے ساتھ ہمارا نام آ رہا ہے اور خوش نصیبی کی بات ہے کہ ہم ایک علمی، ادبی و روحانی شخصیت کا تذکرہ کر رہے ہیں...... یہ حقیقت ہے افسانہ نہیں، اکثر لوگ یہ سعادت سمجھتے ہیں کہ اِن کے ساتھ ہمارا ذِکر بھی ہو جاتا ہے اور الحمدللہ نام بھی لیا جاتا ہے بہرحال حضرت مسعود ملت جن کے علمی و دینی کارنامے بے شمار ہیں اُن کا کوئی احاطہ نہیں...... اب تک بے شمار مضامین، مقالات، تقدیمات اور کتابیں تحریر فرما چکے ہیں...... خاص کر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر بہت ہی خوب عاشقانہ و عارفانہ انداز میں لکھ کر ایک اہم فریضہ انجام فرمایا ہے...... درحقیقت آپ کے ملفوظات ونگارشات نے لوگوں کے دلوں میں عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جگایا ہے...... آپ کے اندازِ تحریر نے ایک نئی روشنی عطا کی ہے...... آپ کی تحریر نے جذبۂ ایمان ومحبت پیدا کی ہے...... صحیح معنوں میں آپ نے اپنی تحریر کے ذریعے عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عوام الناس میں

اُجاگر فرمایا ہے...... الحمدللہ! آپ کی کتابیں اس بات کی شاہد ہیں بلاشبہ آپ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے اور محبوب ہیں......

مختصر یہ کہ آپ نے دو اہم شخصیات حضرت مجدد الف ثانی اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہما کے علمی و روحانی فیض کو خوب جاری و ساری فرمایا...... بیشک ان عظیم ہستیوں کی علمی و دینی خدمات کو عوام الناس کے سامنے اُجاگر کرنے میں آپ ہی کا اہم کارنامہ ہے...... حضرت مسعود ملت جن کی دینی و سادہ شخصیت پر کیا تذکرہ کیا جائے بلکہ اِن چند سے صفحات میں بیان کرنا ناممکن سی بات ہے بہر حال حضرت کے چاہنے والے ہر جگہ خاصی تعداد میں ہیں...... جن میں اکثر لوگ صرف کتابوں کے حوالے سے جانتے و پہچانتے ہیں اور غائبانہ طور پر آپ سے محبت و عقیدت رکھے ہوئے ہیں...... الحمدللہ! حضرت کا روحانی فیض بھی اب تمام ممالک میں پھیل چکا ہے ہر جگہ آپ کے مریدین و معتقدین موجود ہیں......

اب حضرت مسعود ملت کی شخصیت پر بہت سے لوگوں نے لکھا اور لکھ رہے ہیں راقم خود اپنی کم علمی کے باوجود کچھ لکھنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے...... پیش نظر اپنے موضوع ''ولیِ نعمت مسعود ملت'' کو مختصر سے صفحات پر شروع کیا تھا...... صاحبزادہ ابوسرور محمد مسرور احمد مدظلہ العالی کو پیش کیا تو پسند بھی کیا اور حوصلہ افزائی بھی فرمائی...... اللہ کے فضل و کرم سے مزید لکھا...... اپنی چاہت کا اظہار جو دل میں آیا پیش کرتا چلا گیا بیشک یہ ولیِ نعمت کی کرامت اور روحانی فیض کا اثر تھا کہ صفحات میں اضافہ ہوتا گیا اور کتاب تیار ہوگئی...... اس حقیری کوشش کو پسند کیا گیا اور حضرت مسرور احمد مدظلہ العالی نے نظر ثانی فرمائی...... اِسے شعبان المعظم میں شائع ہو جانا تھا لیکن اِسے ایک حکمت ہی سمجھیئے...... حضرت مسعود ملت نے ایک جگہ خوب لکھا کہ!......

اے جذبۂ محبت تیرے آگے مسافتیں معدوم ہو جاتی ہیں.... زمان و مکاں کے فاصلے سمٹ جاتے ہیں...... ماہ و سال طیورِ آوارہ کی مانند اڑتے پھرتے ہیں......

نہ مکاں کی کوئی حقیقت نہ زماں کی کوئی حقیقت...... ایک حقیقت کے سامنے سب بے حقیقت ہو کر رہ جاتے ہیں...... ہاں جذبۂ محبت اپنی کرامت دکھاتا ہے اور کرم خاص کا آغاز ہوتا ہے...... (پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد! افتتاحیہ ۲۰۰۲ء مطبوعہ ادارۂ مسعودیہ کراچی)

الحمد للہ! اس ناچیز پر بڑا کرم ہوا اور ایک نیک کام کا آغاز ہوا...... بلا شبہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ سب ولیِ نعمت کی کرامت و فیضِ کرم ہے...... بیشک فیضانِ مسعودِ ملت نے اس علمی و قلمی سلسلے کو جاری و ساری فرمایا...... ورنہ یہ ناچیز اس قابل کہاں تھا بہر حال رسالہ ''ولیِ نعمت مسعودِ ملت'' تیار ہو گیا اور طباعت و اشاعت کے بعد آپ کے سامنے ہے...... احقر خصوصی طور پر شکر گزار ہے حضرت مولانا جاوید اقبال مظہری مدظلہ العالی اور محترم حضرت ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری زید مجدہ کا جنہوں نے اپنے تاثرات و تقدیم پیش فرما کر میری حوصلہ افزائی کی اور ساتھ ہی اپنے قیمتی الفاظ سے احقر کو نوازا...... محترم جناب معراج الدین مسعودی صاحب کا بھی ممنون ہوں کہ انہوں نے اپنے مفید مشورے عنایت فرمائے، مولائے کریم سب کو دارین کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے اور ساتھ ہی ہم سب کو ہمارے اسلاف کرام اور اپنے ولیِ نعمت سے سچی محبت و عقیدت عطا فرمائے (آمین)

۱۴ر محرم الحرام ۱۴۲۶ھ

۲۳ر فروری ۲۰۰۵ء

احقر محمد علی عبد اللہ سومرو مسعودی